حصّہ چہارم

اسلامی نِصاب

دانائے سُبُل

13
م

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی • لاہور پاکستان •
ذخیرہ

محمد عبدالحکیم قاضی۔ ایم، اے

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور
مکتبہ قادریہ

الحِکمت ۲۸ صدیق سٹریٹ
حیدر روڈ، اسلام پورہ۔ لاہور

یکے از تالیفاتِ ادارۂ فیضِ عالم

اسلامی نصاب حصّہ چہارم

دانائے سُبُل

از

محمد عبدالحکیم قاضی ایم۔ اے، رُکن سُنّی رائٹرز گلڈ

الحکمت ۲۸ صدیق سٹریٹ
جیدر روڈ، اسلام پورہ۔ لاہور

ملنے کا پتا
مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ
لاہور ـــــ پاکستان

ابتدائیہ

①

59532

اس کتاب کے مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
				جائزہ	م
۱	**ابتدائیہ**				
	کتاب کے مضامین	ا	۲	**دانائے سُبُل**	۱
	مناجات	د		اعترافِ حقیقت	۴
	مدح	د		کائنات کی عظیم ترین شخصیت	۸
	ایصالِ ثواب	ر		اللہ کی طرف سے نورُ	۱۴
	یہ نصاب اور اسکے ماٰخذ	س			
	عرضِ حال	ص	۳	**اللہ جلّ جلالہٗ**	۱۷
	آرزو	ص		حمد	۱۷
	انتساب	ط		مدح	۱۸
	ہم رسول اللہ کے	ع		رَبّ العٰلمین	۱۹
	علمی اور عملی فوقیت	ف		اَحسَنُ الخالقین	۲۰
	گزارش	ک		اَحکمُ الحاکمین	۲۱

منظور پریس، لاہور

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	۲۳		دُعا	۴۵
	ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	۲۴	۴	اللہ تعالیٰ کی کتاب	۴۶
	توحید کے مضمرات	۲۵			
	اول عبادت	۲۵		نصیحت اور شفا	۴۷
	کلماتِ طیبات	۲۷		سچی کتاب	۴۸
	مسنون دعائیں	۲۸		اعتراف	۵۰
	چند اوراد	۲۹		پہلی برکت مکمل ضابطۂ حیات	۵۱
	اطمینان قلب	۳۰		دوسری برکت عظیم ابدی قوت	۵۲
	دوم وحدت نسلِ انسانی	۳۲		اعجاز قرآن	۵۴
	سوم مقام نسواں	۳۳		تیسری برکت دعوتِ عقل و فکر	۵۵
	دخترِ اسلام کی اہمیت	۳۴		چوتھی برکت فضل و کمال کا زینہ	۵۶
	نیک خاتون کی خوبیاں	۳۶		اصلاحی اثرات	۵۷
	چہارم ملت بیضا تن و جاں لَآ اِلٰہ	۳۷		اصلاحی اثرات کا اعتراف	۵۸
	جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اُس کا ہو جاتا ہے	۳۸		پانچویں برکت شرفِ انسانی	۵۹
				چھٹی برکت حرکت اور فعالیت	۶۱
	پنجم تسخیرِ کائنات	۴۰			
	مسلماں سُن	۴۱		ساتویں برکت تحریکِ عملِ صالح	۶۲
	جاگ اور جگا	۴۱			
	جائزہ	۴۵		آٹھویں برکت وحدتِ افکار	۶۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	قرآنِ مجید میں تدبر	۶۵
	قرآنِ کریم سے استفادہ	۶۶
	تفسیر بالرائے	۶۸
	قرآنِ کریم سے روگردانی	۶۹
	مسلمانو! عبرت عبرت عبرت	۷۱
	جائزہ	۷۲
	ندائے غیب	۷۳
۵	**اللہ کریم کا دین**	۷۴
	اسلام	۷۶
	پہلی خوبی دین حق ہے	۷۷
	دوسری خوبی کل انسانوں کا دین	۷۹
	تیسری خوبی روحانی مسلک	۸۰
	چوتھی خوبی مثالی تہذیب و تمدن اعلیٰ	۸۲
	پانچویں خوبی ہمہ گیر نظام حیات	۸۳
	چھٹی خوبی مکمل دین	۸۵
	ساتویں خوبی اللہ کریم کا پسندیدہ دین	۸۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	آٹھویں خوبی آسان دین	۸۸
	ذمہ دارانہ زندگی کا محرک	۸۹
	عالمی مسائل کا حل	۹۱
	اوّل عصبیت	۹۱
	دوم اعلیٰ اقدار کا فقدان	۹۲
	سوم مسئلہ زوجیت	۹۴
	بیویوں کی تعداد	۹۶
	نظریہ یک زوجگی	۹۸
	ازدواجی مسائل	۹۹
	پردہ	۱۰۰
	تزویج اور طلاق	۱۰۱
	چہارم معاشیات	۱۰۴
	۱ - کمانے کا حق	۱۰۴
	۲ - اکلِ حلال	۱۰۵
	۳ - دولت سے ایذا رسانی	۱۰۶
	۴ - دولت کا صحیح استعمال	۱۰۸
	مذہب پر اعتراضات	۱۰۹
	اول امیروں کی بالادستی	۱۰۹
	دوم توہم پرستی	۱۱۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	سوم دعا پر تکیہ	۱۱۲
	پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فعّال زندگی	۱۱۴
	اسلام کس کی تلوار سے پھیلا	۱۱۶
	مسلمانوں کی اسلام سے روگردانی کیوں	۱۱۷
	پہلا فرض اسلامی نظام زندگی اپنانا	۱۱۷
	دوسرا فرض فطری صلاحیتوں کو بروئے کار لانا	۱۱۹
	تیسرا فرض سائنس میں فوقیت حاصل کرنا	۱۲۰
	چوتھا فرض اسلام کو صحیح رنگ میں پیش کرنا	۱۲۲
	مثبت تبدیلی	۱۲۳
	اسلام اور غیر مسلم مفکرین	۱۲۶
	آج کی فوری ضروریات	۱۲۷
	اول اسلام کا نفاذ	۱۲۷
	دوم اسلامی نظام تعلیم	۱۲۸
	سوم اصلاح معاشرہ	۱۲۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	چہارم تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ	۱۳۲
	اَلْمَعَادُ	۱۳۴
	یَوْمُ الْحِسَاب	۱۳۵
	فہمِ قرآن	۱۳۶
	میں نثار ترے کلام پہ	۱۴۰
	تبلیغِ حق	۱۴۵
	جائزہ	۱۴۷
	نذرانۂ عقیدت	۱۴۸
۶	**بحضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام**	۱۴۸
	نذرانۂ نعت	۱۴۹
	ہدیۂ عقیدت	۱۵۰
	سلام	۱۵۱
	خراجِ تحسین	۱۵۲
۷	**تکملہ**	۱۵۳

۲

مناجات بدرگاہِ الٰہُ العٰلمین

اے خدا اے مہربان مولائے من　　اے انیسِ خلوتِ تنہائے من
اے کریم کارسازِ بے نیاز　　دائم الاحساں شہِ بندہ نواز
اے کہ نامت راحتِ جان و دلم　　اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم
ہر دو عالم بندۂ اکرامِ تو　　صد چو جانِ من فدائے نامِ تو
ما خطا آریم تو بخشش کنی　　نعرۂ اِنّی غفورٌ مے زنی
اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

۳

مدح بحضور رحمۃ للعٰلمین

مصطفےٰ نورِ جنابِ امرِ کُن　　آفتابِ برجِ علم من لدُن
معدنِ اسرارِ علّامُ الغیوب　　برزخِ بحرینِ امکان و وجوب
بادشاہِ عرشیان و فرشیاں　　جلوہ گاہِ آفتابِ کن فکاں
راحتِ دل قامتِ زیبائے اُو　　ہر دو عالم والہ و شیدائے او
در دو عالم نیست مثلِ آں شاہ را　　در فضیلتہا و در قربِ خدا
رحمتش عام است بہرِ ہمکناں　　لیک فضلش خاص بہرِ مومناں

(مولانا احمد رضا خان)

۴

ایصالِ ثواب

دادی محترمہ حافظہ جان بی بی۔ ان کے ہزارہا شاگردوں میں قطبِ زماں صوفی شہاب الدین محمد چشتی علیہ الرحمۃ ایسے اولیاء کرام شامل ہیں۔

بڑی امی محترمہ طالع بی بی۔ فرید کوٹ میں ان کے شاگردوں کا شمار نہیں۔

امی جان مکرمہ حسینہ بی بی۔ محترمہ نے کبھی اپنے آپ کو حافظہ نہیں کہا۔ حافظہ کا یہ عالم کہ جس سورۃ کا ذکر آتا زبانی سنانے لگتیں۔ درس و تدریس کا دائرہ نہایت وسیع۔ مولانا محمد سعید شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے انہی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔

بزرگوں کی نیک روحو!

اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے۔	يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ
تم آگے جا چکے ہو۔ ہم پیچھے آنے والے ہیں۔	وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

۵

بغرضِ خوشنودیٔ مزاج

ہمشیرہ محترمہ حاجہ فاطمہ سلمہا جنہوں نے اپنی امیوں کے کارِ خیر کو جاری کر رکھا ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر میرا ساتھ دیا ہے۔

جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا

اس تعارف سے مقصود یہ ہے کہ میری بہنیں اور بیٹیاں اپنے اسلاف کی نیک روایات کو جاری رکھیں۔ اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغی مرکز جاری کریں اور اپنی معروف زندگیوں کا کچھ حصہ اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف کر کے سعادتِ دارین حاصل کریں۔

۶

یہ نصاب اور اس کے ماٰخذ

اِس نصاب میں وہ اصل چیزیں دی گئی ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

میں تفسیر۔ حدیث۔ سیرت کی مروجہ کتابوں کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ رسائل۔ جرائد اور روز نامے بھی پڑھتا ہوں۔ اللہ کریم کا احسان ہے کہ آج ہم بجا طور پر اسلامی لٹریچر پر فخر کر سکتے ہیں۔ میں نے ۱۹۲۴ سے درس و تدریس کا سلسلہ اختیار کر رکھا ہے۔ قوم کی تعلیمی ضرورتوں کو سمجھتا ہوں۔ اسلامی ذوق رکھنے والے حضرات کے لئے میں نے معتبر کتابوں سے مفید مواد اخذ کیا ہے اور اسے آسان صورت میں پیش کر دیا ہے۔ اس کاوش میں مَیں نے سرکارِ دو عالم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی دو حدیثوں پر عمل کیا ہے۔

علمی بات عالم کی اپنی گم شدہ چیز ہے   اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ
جہاں پائے وہی اس کا حق دار ہے   فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا

(جامع ترمذی)

اچھی بات مجھے جس کتاب سے ملی ہے میں نے لے لی ہے۔ مؤلفینِ کرام کا شکریہ۔

پھر ارشاد ہے کہ: حدیثِ مبارک ۲
لوگوں تک میری بات پہنچاؤ خواہ   بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰيَةً
ایک آیت ہی ہو۔   (مشکوٰۃ شریف)

اب میں اِس نصاب کے ذریعہ آیاتِ بینات اور احادیث مبارکہ کو عام لوگوں تک پہنچا رہا ہوں۔ اللہ کریم قبول فرمائے۔

آج کل عربی متن کو حذف کرنے کا رجحان ہے۔ یہ حرکت مجھے ناپسند ہے کلام الٰہی اور حدیثِ مبارک کا دیکھنا۔ پڑھنا اور سمجھنا سراسر ثواب ہے۔

۷

عرضِ حال

بایں پیری رہِ طیبہ گرفتم
نوا خواں از سرورِ عاشقانہ
چوں آں مُرغے کہ در صحرا سرِ شام
کشاید پر بفکرِ آشیانہ

(علاّمہ اقبال)

۸

آرزو

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے

(علاّمہ اقبال)

سبق ۱

انتساب

مسلمان نوجوانوں کے نام جن کی تعلیم و تربیت میں اس عاجز نے
اپنی عمر کے ساٹھ سال صرف کئے ہیں اور
جن سے اللہ تعالیٰ کے نام پر التجا ہے کہ
حضور رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں

آیت کریمہ ۱

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی	لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ
بہتر ہے۔	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
اس کے لیے کہ اللہ اور آخر کے دن	لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ
کی اُمید رکھتا ہو۔	وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ

(الاحزاب ۳۳-۲۱)

در دلِ مسلم مقامِ مصطفےٰ
آبروئے ما ز نامِ مصطفےٰ
ہر کہ عشقِ مصطفےٰ سامانِ اوست
بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست

(علامہ اقبال)

دُنیا اور آخرت کی خوش حالی کا راز نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فخرِ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

حدیث مبارک ۴

ہر شخص اس حالت میں اُٹھے گا جس حالت میں مرے گا۔	يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَامَاتَ عَلَيْهِ

(صحیح مسلم)

آئیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مبلغ بنیں اور مبلغ کی حیثیت سے ہی اپنی جان جان آفرین کے سپرد کریں تاکہ مبلغ کی شان میں ہی دوبارہ جی اُٹھیں۔

آیت کریمہ ۲

اور جو کچھ توفیق ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے۔	وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا بِاللّٰهِ

(ہود ۱۱-۸۸)

⑩

ہم رسول اللہ کے جنّت رسول اللہ کی

لطفِ سرکارِ دو عالم ہے خدا کی معرفت
اور احسانِ خدا بعثت رسول اللہ کی
قاسم اسکے آپ ہیں معطی ہے خلاقِ جہاں
کھا رہے ہیں ہم سبھی نعمت رسول اللہ کی
سیرت و کردارِ آقا سے نظر پھیرے ہوئے
جا رہی ہے کس طرف اُمّت رسول اللہ کی
راہ نما محمودؔ روزِ حشر تک انسان کو
یا کلامِ حق ہے یا سنّت رسول اللہ کی

سبق ۲

علمی اور عملی فوقیت

اسوۂ حسنہ کی تبلیغ نتیجہ ہے حُبِّ خیر الانام کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور یہی بنا ہے مسلمان کے کردار کی اور اس کی سیرت کی۔ پس مسلمان کو علاّمہ اقبال کا یہ درس یاد رکھنا چاہیئے کہ:

غنچہ از شاخسارِ مصطفےٰ
گُل شو از بادِ بہارِ مصطفےٰ
از بہارش رنگ و بو باید گرفت
بہرۂ از خُلقِ او باید گرفت

مسلمان نوجوانوں کے شایانِ شان نہیں کہ نظامِ رحمت سے اور خود اپنے آپ سے بیگانہ رہیں۔ اور اندھا دھند تہذیبِ افرنگ اختیار کر کے چلے جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تہذیبِ افرنگ ایک فریب ہے۔ یہ درخت بظاہر بلند ہے، مگر ہے بالکل بے ثمر۔

اس میں صرف دولت کے لیے دوڑ دھوپ ہے نہ اس میں بلند کرداری ہے، نہ سکونِ خاطر۔

مسلمان نوجوانوں کو چاہیئے کہ اسلامی ذہن کے ساتھ تسخیر کائنات کو اپنی زندگی کا نصب العین ٹھہرائیں تاکہ دنیا امن اور سلامتی سے ہم کنار رہے انہیں اپنی صلاحیتوں کو بیدار کر کے قدرت کے اسرار و رموز پر غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ اس کے مخفی خزانوں تک رسائی حاصل کر کے قوت اور توانائی سے مالامال ہوں۔

ملتِ اسلامیہ کے احیاء اور بقاء کا انحصار مسلمانوں کی علمی اور عملی فوقیت پر ہے۔

سچ فرمایا فخرِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

حدیث مبارک ۴

جسے اس حالت میں موت آئے کہ	مَنْ جَآءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ
اسلام کو زندہ کرنے کی نیت سے	يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ
علم حاصل کر رہا ہو۔ تو اس کے اور	فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ
نبیوں کے مابین جنت میں صرف ایک	وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ ۔
درجہ ہوگا۔	(مشکوٰۃ شریف)

انسان کا باقی مخلوقات پر افضل ہونے کا موجب اسکا علم اور عمل ہے۔ اللہ کریم نے حضرت آدم علیہ السلام کو جملہ اشیاء کے نام، ان کے خواص اور اُن سے صناعات کا علم عطاء فرمایا۔ ملائکہ اشیاء کے نام نہ بتا سکے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سب اشیاء کے نام بھی بتا دیے اور اُن کے پیدا کرنے کی حکمت بھی۔

اللہ کریم نے فرمایا فرشتو!	آیت کریمہ ۳
آدم کو سجدہ کرو	اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

پس عروج اور اقتدار اُس قوم کا مقدر ہے جو علم اور عمل میں بالاتر ہے

مدار اب فقط علم پر ہے شرف کا
کہ باقی ہے زندگی اک سلف کا
یہ آپ بحر و بر دے رہے ہیں گواہی
کہ ہے علم میں زورِ دستِ الٰہی

(مولانا حالی)

سبق ۳

گزارش

اِس کتابچہ میں جو آیاتِ بنیات اور احادیثِ مبارکہ درج ہیں اُنہیں بار بار پڑھیئے ، ان کے معانی اور مطالب سمجھیئے۔ ان کے مطابق زندگی ڈھالیئے۔ زیادہ سے زیادہ آیات اور احادیث کو حفظ کیجئے۔

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ سے کہا جائے گا :

حدیث مبارک ۵

قرآن پڑھتے جاؤ اور بڑھتے جاؤ
ترتیل سے پڑھو ،
جیسے دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتے تھے
یقیناً تمہاری منزل آخری
آیت پر ہے جسے تم پڑھو گے

اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا
كُنْتَ
تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا
فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ
اٰيَةٍ تَقْرَاُهَا

(جامع ترمذی)

مزید فرمایا

حدیث مبارک ۶

جو میری اُمّت پر احکام دین کی
چالیس حدیثیں یاد کرے اسے اللہ
فقیہہ اُٹھائے گا۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ
حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا
بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا

اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّ شَهِيْدًا

(مشکوٰۃ شریف)

کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اپنے کریم آقا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان برکات سے فائدہ اٹھائیں تاکہ دنیا اور آخرت میں اپنی خوش حالی کا سامان فراہم کر پائیں۔

آیت کریمہ

اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(البقرہ ۲ - ۱۲۷)

ان ابتدائی اوراق میں آپ نے ۴ آیاتِ بینات پڑھی ہیں اور ۶ احادیثِ مبارکہ۔ ان میں آیات اور احادیث کو زبانی یاد کرنے کی ترغیب ہے۔ کوشش کیجئے کہ آپ زیادہ سے زیادہ آیات اور احادیث حفظ کر لیں۔

اپنی علمی قابلیت کا خود جائزہ لیجئے۔

۱- مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپ پر کیا فرض عائد ہوتا ہے؟
۲- آیاتِ بینات اور احادیثِ مبارکہ کو زبانی یاد کرنا کیوں ضروری ہے؟

وہ دانائے سُبل ختم الرسل مولائے کل
جس نے غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

(علامہ اقبال

* * *

پہنچے اگر نہ جلوۂ خیرالانام تک
کوتاہی سربسر یہ ہماری نظر کی ہے
یہ عصرِ کج نہاد، یہ تہذیب کم سواد !
اِن کو ضرورت اُسوۂ خیرالبشر کی ہے
تعلیمِ مصطفےٰ پہ عمل ہو تو بات ہے
بس اک یہی سبیل فلاح و ظفر کی ہے

(سید یزدانی جالندھری)

* * *

ان کی کہو، ان کی سُنو، ان سے لگاؤ دِل
جس دل میں وہ نہ ہوں وہ جگہ گاؤ خر کی ہے

(حافظ بصیرپوری)

* * *

یا ربّ دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے
جو رُوح کو گرما دے اور قلب کو تڑپا دے (علامہ اقبال)

۱

احادیث مبارکہ ۴

آیاتِ بیّنات ۲۱

دانائے سُبُل

سبق ۴

بہترین و مہترینِ انبیاء
جُز محمد نیست در ارض و سما

یقیناً ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی حق کے راستوں کے شناسا اور شناور ہیں۔

سُبُل جمع ہے السَّبِیْل کی جس کے معنی ہیں حق کا راستہ یعنی وہ صحیح راستہ جس پر چل نکلنا آسان بھی ہے اور منزلِ مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ بھی۔

اللہ کریم کا ارشاد ہے میرا راستہ ہی
سیدھا راستہ ہے   سَبِیْلَ الرَّشَادِ

(۴۰ - ۴۹)

اور کہ صرف یہی راستہ امن اور سلامتی کا راستہ ہے اور حکم ہے کہ
محبوب فرما دیجئے   آیت کریمہ ۱
یہی میرا اپنا راستہ ہے   هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ

(۱۲ - ۱۰۸)

ہمارے آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیائے کائنات کی واحد ہستی ہیں جن کی تعلیم و تربیت مروجہ طریقہ کے مطابق آنکھ، کان اور ہاتھوں کے ذریعہ حروف سیکھنے اور لکھنے سے شروع نہیں ہوئی۔ آپ کی تعلیم آپ کے قلب مبارک سے شروع ہوئی۔ ارشاد ہے :-   آیت کریمہ ۲
محبوب! کیا تیرے سینے کو ہم نے خود نہیں کھول دیا۔   اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

(۹۴ - ۱)

اور یقین دلایا کہ   آیت کریمہ ۳

ہم تجھے ایسا پڑھائیں گے کہ کبھی نہ   سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰىٓ
بھولو گے ۔   (۸۷ - ۶)

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں ماضی ۔ حال اور مستقبل کے ہر زمانہ کے احکام موجود ہیں ۔ اور اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مُعَلِّم خود اللہ تعالیٰ ہے جو ہر آن اور ہر حال کا علیم اور خبیر ہے ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی دلیل ان کی یہ شان ہے کہ بنی نوع انسان کے ہر طبقہ کو وہ کچھ پڑھایا اور سکھایا جس سے دنیا نا آشنا تھی ۔

قرآن پاک کے نزول سے پہلے سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
نہ کوئی کتاب پڑھی   آیت کریمہ ۴   مَا كُنۡتَ تَتۡلُوۡا مِنۡ كِتٰبٍ
اور   وَّ
نہ اپنے ہاتھ سے کوئی خط کھینچا   لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيۡنِكَ

نہ دنیا کے کسی استاد سے پڑھنا سیکھا نہ لکھنا ۔ اور یکایک ان کی ذات والاصفات سے صدور ہو رہا ہے علوم عالیہ اور آیاتِ بینات کا ۔ مثلاً تخلیق کائنات کے بارہ میں فرمایا   آیت کریمہ ۵

یہ سب کچھ اللہ نے پکی   مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ
تدبیر سے پیدا کیا ہے   اِلَّا بِالۡحَقِّ   (۱۰ - ۵)

دیکھئے کائنات کے ضبط و تنظیم میں کیسی کیسی حکمتیں کارفرما ہیں ۔

سورج زمین سے تخمیناً نو کروڑ تیس لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ اگر یہ فاصلہ اس سے دو گنا ہوتا تو سردی درجۂ انجماد تک پہنچ جاتی ۔ اگر یہ فاصلہ اس سے نصف ہوتا تو حرارت چار گنا بڑھ جاتی ۔ ہر دو صورتوں میں زمین پر زندگی ناممکن ہو جاتی ۔

چاند کا فاصلہ زمین سے دو لاکھ چالیس ہزار میل ہے۔ اگر چاند زمین سے پچاس ہزار میل دُور ہوتا تو دن میں دو بار مد و جزر کی لہریں اتنی بلند اور تند اٹھتیں کہ زمین پر کوئی جاندار زندہ نہ رہ سکتا۔

کرۂ ارضی اپنے محور پر ½۶۶ ڈگری زاویہ بناتا ہے۔ اس سے موسموں کا خوشگوار تغیّر و تبدل واقع ہوتا ہے۔ اگر یہ جھکاؤ نہ ہوتا اور کرۂ ارضی اپنے محور پر عموداً واقع ہوتا تو سمندروں سے آبی بخارات اڑ اڑ کر جنوب اور شمال میں برف کے برّاعظم بناتے جاتے۔ قطبوں پر برف کے دباؤ کی وجہ سے زمین درمیان سے پھٹ کر اُبھر آتی۔ خطِ استوا ڈراؤنی خندق بن کر رہ جاتا۔

سبق ۴ ۱ ۲

سوچئے ستاروں اور سیاروں کے مابین فاصلے اور ان کے جھکاؤ کیا ایک حادثہ ہیں؟ ان کے پیچھے کسی مدبّر کی تدبیر کارفرما نہیں؟

دیکھئے کیسا متناسب مستحکم اور خوشگوار ہے کائنات کا یہ سارا ماحول۔ تمام عناصر کس خوبی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

کائنات کی پیدائش کے بارہ میں فرمایا

پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی آیت کریمہ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ

وہ دھواں سا تھا۔ پھر اس سے وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا

اور زمین سے فرمایا تم دونوں بخوشی یا بکراہت آؤ وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا

گویا زمین اور آسمانوں سے دریافت کیا کہ وجود میں آنے کے بعد جن احکام کے محل بنوگے کیا ان پر رضا و رغبت کے ساتھ راضی رہوگے؟

انہوں نے عرض کیا آیت کریمہ قَالَتَآ

ہم بخوشی حاضر ہیں۔ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ

(حٰمٓ السجدہ ۴-۱۱)

جدید سائنس شاہد ہے کہ پہلے فضا توانائی کی شعاؤں سے بھری ہوئی تھی پھر گیس پھیلتی گئی۔ آخر مادہ بن گیا۔

آج برٹرینڈ رسل اور آئن سٹائن ایسے سائنس دان تخلیق کائنات کے اس نظریہ کے علاوہ خالق کائنات کی ہستی تک کو تسلیم کر رہے ہیں۔

مسلمان کا یہ تو عقیدہ ہے کہ قرآن مجید الہامی کتاب ہے اور ہر قسم کے علم و عرفان کا منبع ہے۔ غیر مسلم مفکرین کو بھی قرآن کریم کی اس عظمت کا اعتراف ہے۔

(۴)

سبق ۴ ب

اعترافِ حقیقت

مسلمانوں کو اپنے علم اور عمل کے ورثہ پر اعتماد بحال کرنا چاہیے۔ غیر مسلم مفکرین تک کو مسلمانوں کے علمی خزانوں پر ناز ہے۔ فرانس کے مشہور مفکر مارس بوکائیل لکھتے ہیں:

قرآن جہاں ہمیں سائنس	Quran while inviting us to
کو فروغ دینے اور اس سے کام لینے کی دعوت دیتا ہے	cultivate Science itself
وہاں خود بہت سے نظریے پیش کرتا ہے	contains many observations
مظاہر قدرت کے بارہ میں	on natural phenomena
اور وضاحت کے طور پر تفصیل دیتا ہے	and includes explanatory
یہ سب کچھ پایا جاتا ہے	details which are seen to be
عین مطابق	in total agreement with
جدید سائنسی معلومات کے۔	modern Scientific data.

اس جیسی کوئی شے نہیں ملتی یہود و نصاریٰ کی الہامی کتابوں میں ۔	There is no equal to this in the Judo Christian Revelation

(La Bible, Le Coran et La Science by Maurice Bucaille)

④

سبق ۵

حالات حاضرہ پر فیصلہ کن پیش گوئیاں فرمائیں مثلاً روم اور ایران کی باہمی مخالفت سے متعلق فرمایا :

آیاتِ کریمہ ۸ تا ۱۲

الٓمّٓ ۔ رومی مغلوب ہوئے	الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ
پاس کی زمین میں	فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ
اور اپنی مغلوبی کے بعد	وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ
عنقریب غالب ہوں گے	سَيَغْلِبُوْنَ
چند برس میں ۔	فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۝

(۳۰ - ۱ تا ۵)

ایران اور روم ایک دوسرے کے خلاف تھے ۔ ایرانی مجوسی تھے ۔ مشرکین عرب کو پسند تھے ۔ رومی اہلِ کتاب تھے مسلمان انہیں ترجیح دیتے تھے ۔ ملک شام کے نزدیک ایرانی اور رومی لڑے ۔ ایرانی خسرو پرویز کی قیادت میں جیت گئے ۔

رومیوں کا ہار جانا مسلمانوں کو ناگوار گزرا ۔ مشرکین عرب کہنے لگے جس طرح ایران کے کافر روم کے اہلِ کتاب پر غالب آئے ہیں اسی طرح مکہ کے کافر مسلمانوں پر جو اہلِ کتاب ہیں غالب آئیں گے ۔

قرآنِ کریم نے پیش گوئی فرمائی ۔ عنقریب رومی پھر ایرانیوں پر غالب آئیں گے ۔ اور اس دن ایمان والے بھی اللہ کی مدد سے يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ خوش ہوں گے یعنی مسلمان بھی مشرکینِ عرب کو نیچا دکھائیں گے ۔

یہ پیش گوئیاں اُس وقت خلافِ قیاس تھیں۔ مشرکین نے اِن آیات کو اسلام کے سچا یا جھوٹا ہونے کا معیار ٹھہرالیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس شرط کو قبول فرمالیا۔

یہ واقعہ سنہ ھ کا ہے۔ اِن آیاتِ بیّنات کے نازل ہونے کے سات سال بعد واقعی ایسا ہوا۔ رومیوں نے ہرقل کی سرکردگی میں ایرانیوں کو شکست فاش دی اور اپنے علاقے واپس لے لئے۔

دوسری طرف مسلمانوں نے جنگِ بدر میں مشرکینِ عرب کو شکست دے کر ان کے گھناؤنے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

اِن پیش گوئیوں کے سچا ہونے کے بعد قرآنِ کریم کے کلامِ الٰہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا رسول ہونے میں کوئی شک نہ رہا۔

مستقبل سے متعلق پیش گوئی فرمائی کہ :

سراقہ بن مالک !　　　　حدیث مبارک ۱

تیری کیا شان ہوگی جب تجھے کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

کَیْفَ بِكَ اِذَا لَبِسْتَ سَوَارَیْ کِسْرٰی (بیہقی)

یہ پیش گوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں پوری ہوئی۔ کسریٰ بن ہرمز کے کنگن سراقہ بن مالک کو پہنائے گئے۔

حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ :　　　　حدیث ۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا کہ ہم مسلمان ہندوستان میں لڑائی لڑیں گے۔

وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ الْہِنْدِ

(سنن نسائی)

امام نسائی نے ۳۰۳ ہجری میں وفات پائی۔ سلطان محمود نے ۲۹۳ھ میں ہندوستان

پر حملہ کیا۔ اسلامی لٹریچر میں ہند دریائے اٹک کا نام ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث مبارک ۳

قیامت نہ آئے گی جب تک کہ زمانہ	لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی
قریب قریب نہ ہو جائے۔	يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ

(جامع ترمذی)

اور وضاحت فرمائی کہ سال مہینہ کی مانند ہو جائے گا۔ مہینہ ہفتہ کی مانند۔ ہفتہ ایک دن جیسا اور ایک دن ایک گھنٹہ جیسا اور گھنٹہ آگ کی لپٹ جیسا۔

کیا جدید ذرائع رسل و رسائل اور نئے نئے آلاتِ پیغام رسانی کی بدولت یہ حالات رونما نہیں ہو رہے؟

پھر فرمایا: حدیث مبارک ۴

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم	لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی
اُن بڑی باتوں کو نہ دیکھ لو	تَرَوْا اُمُوْرًا عِظَامًا
جنہیں کبھی تم نے نہ دیکھا ہو۔ نہ ہی	لَمْ تَكُوْنُوْا تَرَوْنَهَا
ان کے بارہ میں سوچا ہو۔	وَلَا تُحَدِّثُوْنَ بِهَا اَنْفُسَكُمْ

کیا اس وقت نئی نئی حیرت انگیز چیزیں ہمارے سامنے نہیں آ رہیں؟

ان حقائق کے پیشِ نظر عقلِ سلیم رکھنے والا ہر انسان یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہے کہ کائنات میں دانائے سُبُل صرف ایک ہے اور وہ ہے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔

حضرت عابد نظامی نے کیا خوب فرمایا ہے: ؎

سب اہلِ دانش و مردانِ کار دیکھے ہیں
نہیں ہے کوئی بھی طیبہ کے راہ نما کی طرح

خدا کے بعد خدا کی قسم خدائی میں
نہیں ہے کوئی محبوب کبریا کی طرح
یہ بات خالق و مخلوق میں برابر ہے
درود پڑھتے رہو رات دن خدا کی طرح

(بواسطے وقت میگزین ۲ دسمبر ۱۹۸۲)

⑤

کائنات کی عظیم ترین شخصیّت

سبق ۶

حُسنِ یوسف، دمِ عیسٰی، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آج سے چودہ سو سال قبل ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے۔

اَن پڑھوں میں فِی الْاُمِّیّٖنَ

(۶۲-۲)

اور جائے پیدائش بے آب و گیاہ جنگل کی

ایک وادی میں جہاں کھیتی نہیں ہوتی بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ

(۳۷-۱۴)

تاہم نومولود کی شان یہ ہے کہ

عظیم رسول ماں کے شکم سے عالم اور عارف اَلرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیّ

والدین کے اکلوتے بچے۔ باپ کا سایہ پایا نہیں۔ وہ آپ کی ولادت سے پہلے رحلت فرما گئے۔

چالیس سال فکر، فقر اور فاقہ میں گزرے۔

چالیس سال پر ایک دن اور پر ہوا۔ حضور غارِ حرا میں تھے کہ جناب جبریل نے آپ کو رسول ہونے کا مژدہ سنایا۔ چند دن بعد حکم ہوا: آیاتِ کریمہ ۱۲ تا ۱۵

اے درست کرنے والے کل کائنات کے	یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۝
اُٹھیے	قُمْ
اور ڈرائیے (لوگوں کو بُرے اعمال سے)	فَاَنْذِرْ ۝
اور اپنے رب کا بول بالا کیجیے۔	وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے ہیں۔ ۷۴ - ۱ تا ۳

تاہم حالت یہ ہے کہ آیت کریمہ

جیسے ایک کھیتی کہ اس نے اپنا پٹھا نکالا	كَزَرْعٍ خَرَجَ شَطْـَٔهٗ

(۴۸ - ۲۹)

تن تنہا ہیں اور اللہ کریم کا نام لے کر بیڑا اُٹھایا ہے کُل کائنات کی اصلاح کا۔ اور طریقہ بھی بالکل انوکھا۔ نہ قومیت کا نعرہ لگا کر سوتی قوم کو جگایا۔ نہ اقتصادی بدحالی کا رونا رو کر ہوا و ہوس کا لالچ دلایا۔ درس دیا تو یہ کہ آیت کریمہ ۱۶

لوگو! کہو اے اللہ بادشاہی کے مالک	قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ
تو جسے چاہے بادشاہی بخشے	تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ
اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے	وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ
اور جسے چاہے عزت دے	وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ
جسے چاہے ذلت دے	وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ
تیرے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے	بِيَدِكَ الْخَيْرُ
بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے	اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

پھر فرمایا اللہ ایک ہے ۔ صرف وہی عبادت کے لائق ہے اس کی ذات وہ ہے کہ

اے بروں از وہم و قال و قیلِ من

اس لئے خالق کی صفات پر غور و فکر کیا کرو ۔ اور حتی الامکان ان صفات کو اپناؤ اور مخلوق کی خدمت بجا لاؤ ۔

نیز متنبہ فرمایا کہ یہ زندگی چند روزہ ہے ۔ مرنا ہے اور مر کر پھر جی اُٹھنا ہے اور اپنے اعمال کے مطابق انجام سے دوچار ہونا ہے ۔ یقین جانو قیامت اور جزا و سزا عین حق ہے ۔

سبق ١٦

٦

یہ حقیقتیں اُس زمانہ کے عربوں کی سمجھ میں مشکل سے آ سکتی تھیں ۔

عربوں کو اپنی سرداری اور امارت پر مان تھا ۔ الوہیت کا اقرار کر کے وہ اپنے اقتدار کو کیوں خیر باد کہیں ؟

وہ تھے بت پرست ۔ ہر قبیلہ کا اپنا بُت تھا جو اس قبیلہ کی آن اور شان تھا ۔ وہ ایک ان دیکھے کو مان کر اپنے ظاہر اور باہر خداؤں سے کیوں منہ موڑیں ؟ آبائی رسومات ۔ اپنے شعائر اور مناسک کا بھانڈا کیوں پھوڑیں ؟

عرب سرداروں کو غرور تھا اپنی شرافت پر ۔ انہیں اسلام کی مساوات کیوں بھاتی ؟ وہ تو جل مرے اور بوکھلا اُٹھے کہ

سینۂ ما از محمد پاش پاش !

اس لئے کہ :

اسودان با احمران آمیختہ
آبِ روئے دودمانے ریختہ

اور انتہا یہ ہے :

با غلام خویش بر یک خوان نشست

چنانچہ بے گانے تو بیگانے یگانے بھی شمعِ رسالت کو بجھانے کے درپے ہو گئے۔ قبیلہ قریش کے سردار اور آنحضور کے چچا ابوجہل اور ابولہب آپ کی مخالفت میں پیش پیش تھے۔

اِن حالات میں باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہے۔

محبوب!

آیت کریمہ ۱۷

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ — انہیں اپنے رب کی طرف پکی تدبیر سے بلائیے

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۱۶ - ۱۲۵) — اور بہترین نصیحت سے

(۷)

سبق ۷

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حق کی تبلیغ و اشاعت میں جس تدبر اور دانائی سے کام لیا ہے دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں۔

- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا اپنے تاریخی وجود سے کی۔ فرمایا میں نے تمہارے درمیان اپنی عمر کا ایک حصہ بسر کیا ہے۔ بتاؤ آپ نے مجھے کیسا پایا۔ سب نے کہا امین اور صادق۔
- آپ جو بات کہتے وہ قابلِ فہم اور معقول ہوتی۔ حکم معروف کا دیتے جس کی سچائی عین واضح۔ منع منکر سے فرماتے جس کی بُرائی کے سب قائل۔ چنانچہ آپ کا ہر ارشاد لوگوں کے دل میں گھر کر جاتا۔
- جو کہا کر کے دکھایا۔ آپ کا ہر حکم قابلِ عمل ہے اور اس کے کرنے کا طریقہ اور سلیقہ نہایت حسین ہے۔
- شجاعت۔ عدالت۔ سخاوت اور عبادت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر تھے۔ ہر وصف میں دوسروں کے لئے کامل نمونہ۔ کوئی اور آپ سے

ہمسر نہ تھا نہ ہے۔ نہ ہوگا۔ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالت اور نبوّت کے آفتاب ہیں۔ اور کسی میں فضیلت اور خوبی کی جو رمق بھی ہے وہ اسی ماہتاب کی کرن ہے۔ ان کے سامنے سب مات تھے اور مات ہیں۔

- توحید کو مرکزی نقطہ قرار دے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی اور دنیوی دونوں سطحوں پر اتنا اور ایسا کام کیا جس کی مثال نہیں۔ روحانی ہی نہیں سب سیاسی مسائل بھی اسی ضمن میں خودبخود حل ہوگئے ؎

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوئے اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکے
وہ راز اس کملی والے نے بتلا دئے چند اشاروں میں

نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ آیت کریمہ ١٨

اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہونے لگے۔ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا (١١٠-٢)

آخری حج کے موقعہ پر ایک لاکھ چوالیس ہزار کا جم غفیر آپ کے تابع فرمان تھا ہر فرد تسبیح اور تہلیل میں مشغول اور دیکھتے ہی دیکھتے تیس لاکھ مربع کیلومیٹر مربع زمین پر حکومتِ الٰہیہ قائم ہوگئی۔ ساری کی ساری آبادی آپ کی نام لیوا۔

لوگوں نے دینِ اسلام کو اپنی رغبت سے قبول کیا۔

آیت کریمہ ١٩

دین میں زبردستی نہیں لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ (٢-٢٥٦)

اس لئے کہ

نیک راہ گمراہی سے بالکل جدا ہوگئی ہے قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ

حق واضح ہے۔ اور لوگ اپنی رضا اور رغبت سے حق کی طرف رواں دواں ہیں

مزید دیکھئے کہ

- بہرسبب اثرات مقامی اور قومی نہیں۔ بین الاقوامی ہیں۔ دنیا کا کون سا کونہ ہے

جہاں مسجد نہیں اور مکی والے کا سبز ہلالی پرچم سربلند نہیں ؟ کونسا خطہ ہے جہاں ان کی تعلیمات کے اصلاحی اثرات نمایاں نہیں ؟ کون سا مذہب ہے جس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے روشنی حاصل کر کے اپنی اصلاح نہیں کی ؟

- اصلاحی اثرات وقتی اور عارضی نہیں ۔ ابدی اور مستقل ہیں ۔ ماضی ۔ حال اور مستقبل ہر زمانہ میں ان کا رنگ نمایاں ہے ۔ دہریت کے اس دور میں صرف مساجد سے ہی دن میں پانچ بار اللہ اکبر اور اشہد انّ محمد رسول اللہ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی ۔
- امّتِ مسلمہ کے دل میں حبِ رسول کا جذبہ تازہ بتازہ ہے ۔ مسلمان کے لباس ۔ طعام اور اطوار میں مسنون ہونے کی شرط ہر حال میں ظاہر ہے ۔ حلال اور حرام کا امتیاز ناگزیر ہے ۔
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شان یہ ہے کہ ان کی عزت اور ان کا وقار عین محفوظ ہے ۔ ان کے گستاخ کو جہان میں امان نہیں ۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے ۔

⑧

سبق ۸

یہ سب لم یا بیان آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتی مساعی اور ان کے اپنے خلقِ عظیم کا نتیجہ ہیں ۔ اس میں کسی غیر کا ہاتھ نہیں ۔ صحابہ کرام اور دیگر فدائین کی خدمات اپنی جگہ نہایت شاندار اور قابلِ قدر ہیں ۔ اللہ کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ۔ تاہم انہیں سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت اور طاعت کا موقعہ ملنا ان کی خوش قسمتی ہے ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ دُربار میں ان کی رسائی ان کے لئے ذریعۂ نجات ہے ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اچھے وصف کی نسبت حاصل ہے ۔ وہ کسی غیر کے سہارے سے قطعی طور پر بے نیاز ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اتنا کچھ دے رکھا ہے کہ باقی لوگ ان کے دسترخوان کے خوشہ چین ہیں ۔

انہیں شواہد کی بنا پر امریکہ کے مایۂ ناز مفکر میکائیل ایچ ہارٹ نے اپنی بیش بہا تصنیف دی ہنڈرڈ مطبوعہ ۱۹۷۸ء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ باجود کو دنیا بھر کی سب سے با اثر شخصیت قرار دیا ہے ؎

آپ کو مانا گیا سب سے بڑا تاریخ ساز
زیست کے ہر موڑ پر شانِ قیادت دیکھ کر

(حفیظ تائب)

⑨

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور

سبق ۹

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور ہیں۔ آنحضور کے وجودِ باجود اور آپ کی پاک تعلیمات کی بدولت کفر اور جہالت کی تاریکیاں دور ہوئیں۔ حق کی راہ روشن ہوگئی۔ علم و عرفان کی روشنیاں عام ہوگئیں۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

ذاتِ اقدس اور بدنِ اطہر کا ہر عضو معجزہ ہے۔

تاہم آپ بشر ہیں۔ بشر کے معنی ہیں انسان

قرآن کریم میں ہے: آیت کریمہ

فرما دیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قُلْ

آیت کریمہ ۲۰

ظاہری صورت بشری میں میں تم جیسا ہوں إِنَّمَآ أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
تاہم صورت خاصہ میں کوئی اور میری مثل نہیں اس لئے کہ
مجھے وحی آتی ہے يُوحَىٰٓ إِلَيَّ

(۸ - ۱۱۸)

پس آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد اور ظاہر حدِ بشریت پر ہے۔ مگر آنحضور کی روحِ مبارک اور باطن بشریت سے بہت بلند اور بالا ہیں۔ وہ ملاءِ اعلیٰ سے متعلق ہیں۔ علوم۔ معارف اور قربِ الٰہی میں کوئی اور آپ کے ہم پلہ نہیں۔

آپ بشر ہیں مگر ایسے بشر کہ بشریت کو آپ کی ذاتِ اقدس سے شرف حاصل ہوا۔ آپ ہیں
ساری اولادِ آدم کے سردار سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ ۔
ایسے بشر کہ

صد ہزاراں جبرئیل اندر بشر

---

(۱۰)

سبق ۱۰

آیت کریمہ ۲۱

قرآن کریم میں ہے:
بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ
ایک نور آیا نُورٌ (۵ - ۱۵)

تفسیر خازن میں ہے:
یعنی محمد صلی اللہ علیہ يَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وسلم۔ اللہ کریم نے آپ کا نام اسلئے وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمَّاهُ اللّٰهُ

نور رکھا کہ آپ کی نورانیت سے رہِ ہدایت حاصل ہوتی ہے جس طرح سے نور سے اندھیروں میں ہدایت ملتی ہے۔ نُوْرًا لِاَنَّهٗ يُهْتَدٰى بِهٖ كَمَا يُهْتَدٰى بِالنُّوْرِ فِى الظَّلَامِ

چمن لال چمن لاہوری اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

وہ خاتمِ پیغمبراں وہ شاہ و شاہِ شہاں
وہ غم گسارِ بے کساں رُوحِ روانِ مرسلاں
محبوبِ ربِّ دو جہاں
وہ جن کے آنے سے کھلی دل کے گلستاں کی کلی
پھر پھولنے پھلنے لگی
جو شاخ تھی سوکھی ہوئی
ٹوٹی ہوئی
پھوٹی ہوئی
مشرق سے مغرب تک ہوا اِک دم اُجالا نور کا
اور کفر کی ظلمت جو تھی کافور گویا ہو گئی
آنے سے ان کے بے گماں
وہ شاہ و شاہِ شہاں وہ خاتمِ پیغمبراں

(تحفۂ محمدی - تاج کمپنی)

خالقِ ارض و سمٰوٰت کی طرف سے اِس نورِ منیر کی نورانی تعلیمات کے سرچشمے تین انوار ہیں: ۱- اللہ جل جلالہٗ ۲- اللہ تعالیٰ کی کتاب ۳- اللہ کریم کا پسندیدہ دین

اب تک آپ نے ۲۵ آیاتِ بیّنات پڑھی ہیں اور ۱۰ احادیث مبارکہ سب کے معانی سمجھئے۔ اور ان پر عمل کیجئے۔ زیادہ سے زیادہ حفظ کیجئے۔

اللہ جلَّ جلالہٗ

حمد اور مدح

اس باب میں ۲۹ آیاتِ بینات ہیں اور ۹ احادیثِ مبارکہ سب کے معانی پر غور و فکر کیجیے۔ ان کے مطابق زندگی ڈھالیے۔ زیادہ سے زیادہ آیات اور احادیث حفظ کیجیے۔

①

سبق ۱۱

حمد

حمد کے معنی ہیں تعریف اُن صفتوں کی جن کا اظہار اختیار اور ارادہ سے ہو۔

ہر خوبی، ہر جمال اور ہر کمال کا اختیار چونکہ صرف اللہ کریم کو ہے اس لیے حمد دراصل حقیقت اللہ تعالیٰ کو ہی سزاوار ہے۔ کمال اور جمال جیسا کچھ اور جو کچھ کسی اور میں ہے محض اللہ کریم کی با اختیار تدبیر کا کرشمہ ہے۔ اس کی تعریف دراصل ذاتِ باری تعالیٰ ہی کی حمد ہے جسکی قدرت سے اس کائنات کی ساری رنگینیاں ہیں یہ حقیقت عین واضح ہے کہ

اللہ ہی کے لیے ہے یہ ہر حمد	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تمام چیزوں کا وجود اللہ کریم کی قدرت کی دلیل ہے اور ہر شئے اسکی حمد میں مصروف ہے۔

آیت کریمہ ۱

کیا تم نے نہیں دیکھا اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اور چڑیاں جو پر کھولے اور قطار باندھے ہوا میں اڑتی ہیں۔	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ط (النور ۲۴-۴)

سبق ۱۲

مدح

مدح کے معنی بھی تعریف ہے۔ البتہ مدح میں جذبہ تعظیم اور توقیر کا ہونا ہے نہ کہ عبادت کا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

آیت کریمہ ۲

تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط — عزّت اور توقیر کرو

(الفتح ۴۸-۹)

عبادت صرف اللہ کریم کی ہے۔ تعظیم غیر اللہ کی جائز ہے بشرطیکہ اسکی ہیئت ایسی نہ ہو جو شرعاً حرام ہے۔

نعت وہ نظم ہے جو خصوصاً نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ہو۔ مرثیہ شہدائے کربلا کا ذکر ہے جو المناک لہجہ میں بطور مسدس نظم کیا جائے۔

نعت اور مرثیہ دونوں اصنافِ سخن نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضور کے اہلبیت اطہار کیساتھ خاص ہیں۔ کسی اور ہادی کے حق میں ایسی محبت اور عقیدت کا اظہار نہیں ہوا۔

یہ حقیقت اس آیت کریمہ کی ایک زندہ تفسیر ہے کہ

آیت کریمہ ۳

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح ۹۴-۴) — اور ہم نے تیرے لیے تیرا ذکر بلند کر دیا ہے

نعت مصالح دین میں سے ہے۔ سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنی مدح سُنی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ دربارِ رسالت کے مشہور مدح خوان ہیں۔

البتہ چاہیئے کہ نعت کے الفاظ اور طرزِ بیاں کا دائرہ شریعت کے اندر ہوں۔

③

سبق ۱۳

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(رب تمام جہانوں کا) (۱-۱)

آیت کریمہ ۴

سب تعریف اللہ کیلئے جو کل جہان کا   اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
ربّ ہے۔   (الفاتحہ ۱-۱)

وہی وہ ہے جو کائنات کی ہر ہر شئی کو درجہ بدرجہ پال کر حدِ کمال تک پہنچاتا ہے۔ موجودات کی کوئی چیز اس کے نظامِ ربوبیت سے باہر نہیں۔

وہی سب کا رازق ہے۔ اسی کے فیض کا دروازہ ہر آن سب کے لیے کھلا ہے۔ اللہ کریم اَلرَّحْمٰن ہے۔ سراسر رحمت ہے۔ وہ رحمٰن جو الرَّحِیْم بھی ہے۔

آیت کریمہ ۵

جس نے اپنے لیے ضروری ٹھہرا لیا   کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ
ہے کہ رحمت ہو۔   (الانعام ۶-۱۲)

وہ ایسا رحمٰن ہے کہ اسکی رحمت ہر آن سب کو عام اور شامل ہے۔ پھر دیکھیے اس کا نظامِ رحمت خود کار ہے۔

ہر شئے اپنے رہنے سہنے میں مصروف ہے۔ خود سنورتی ہے، اوروں کو سنوارتی ہے۔ خود اوروں سے فیض لیتی ہے۔ آگے دوسروں کو فیض دیتی ہے۔

ہر شئی کو ہر ضرورت مہیا ہے۔ ہر ایک کے رزق کے خزانے بھرپور ہیں۔ ہر ایک کے رزق کی تقسیم کا نظام اپنے آپ چل رہا ہے۔ ہر چیز کو زندہ رہنے کے لیے جس جس شئی کی جس جس ہیئت میں ضرورت ہے وہ عین وقت پر مناسب مقدار

میں بلا ناغہ چل رہی ہے۔

یہ سارا نظام ایسا باقاعدہ اور مکمل ہے کہ

آیت کریمہ ۶

تو رحمٰن کی صنعت میں کوئی فتور نہ دیکھے گا۔	مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط
	(الملک ۶۷-۳)

۴

سبق ۱۳

اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

(سب سے بہتر بنانے والا) (۲۳-۱۴)

جو ہمارا رب ہے وہی ہمارا خالق ہے

آیت کریمہ ۷

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا	اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
	(الاعراف ۷-۵۴)

اور کیسی حسین اور جمیل ہے یہ کائنات! زمین آسمان، دن رات، صبح شام، گرمی سردی۔ یہ سارا نظام کیسا عجیب ہے! سورج اور چاند۔ سیارے اور ستارے اپنی اپنی جگہ اپنا کام کس باقاعدگی اور خوبی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ پہاڑ سفید سرخ کالے کلوٹے، برفانی چوٹیاں،

چشمے ، آبشاریں ، نہریں ، دریا ، سمندر ، موجیں اور موجوں کو چیرتے ہوئے جہاز ، خاص اندازہ کے مطابق آسمان سے بارشیں ، باغ باغیچے ، پھل پھول ، انسان حیوان ، چرند پرند ۔ ان کے جوڑے "تاکہ سکون پائیں اور باہم محبت کے جذبہ سے سرشار رہیں ۔ یہ سب کچھ کیسا دلفریب ہے ۔ ہر شئی کیسی حسین اور جمیل ہے ، کائنات کے ماحول میں کیسی موزوں اور مناسب ہے ۔ کس کمال کی ترتیب ہے ! کس خوبی کی ترکیب !! اور کس شان کی تنظیم !!! ہر چیز کیسی درست ہے ایسی جیسی کہ ہونی چاہیئے پھر ہر ایک کا اپنا راہِ عمل ہے ۔

کائنات کا یہ نظام ایسا حیرت انگیز ہے اور اس کی تخلیق میں ایسی حکمتیں کارفرما ہیں کہ دانشمند بے ساختہ پکار اُٹھتے ہیں :

آیت کریمہ ۸

اور وہی ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین بامقصد حق ظاہر کرنے کو ۔	وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ (الانعام ۶ ـ ۷۳)

۵

سبق ۱۴

اَحْکَمُ الْحٰاکِمِیْنَ

(سب سے بڑا حاکم) (۹۵ ـ ۸)

جب اللہ ہی رازق ہے ، اللہ ہی خالق ہے تو اس میں کیا شک ہے کہ وہی حاکموں کا حاکم ہے ۔

عقلِ سلیم رکھنے والے ہر انسان کو اعتراف ہے ۔

آیت کریمہ ۹

اے اللہ! تو ہی ملکوں کا مالک	اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی
ہے تو جسے چاہے حکومت دے	الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
اور جس سے چاہے حکومت چھین لے۔	الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ
جسے چاہے عزت دے۔	وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ
اور جسے چاہے ذلت دے۔	وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط
تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے۔	بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط
بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔	اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥

(آل عمران ۳-۲۶)

کائنات میں حکومت ہے ہی اللہ کریم کی۔ حکومت - امارت - عزت - بھلائی اسی کی قدرت کے تابع ہے۔ رات دن عجیب عجیب تصرفات ارادۂ الٰہی سے ظہور میں آتے ہیں، ہر قسم کی تنگی اور فراخی اسی کے اختیار میں ہے۔

آیت کریمہ ۱۰

اور آخر سب کو اللہ ہی کے حضور لوٹ کر جانا ہے۔	اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ

(ہود ۱۱-۴)

آیت کریمہ ۱۱

تو کیوں بندہ اللہ کے سوا غیر کو پکارے جو نہ	یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
نقصان کر سکے نہ فائدہ پہنچائے۔	مَا لَا یَضُرُّہٗ وَمَا لَا یَنْفَعُہٗ ط

(الحج ۲۲-۱۲)

59531

۶

سبق ۱۵

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

آیت کریمہ ۱۲	قرآنِ پاک میں ہے :
يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝	لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور تم سے پہلے والوں کو بھی تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج	وہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے کچھ پھل نکالے تمہارے لئے غذا۔
فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	پس نہ ٹھہراؤ اللہ کے لئے ہمسر اور جانتے بھی ہو۔

(البقرہ ۲ ۔ ۲۱ ۔ ۲۲)

اللہ نے سب کو پیدا کیا، تن تنہا۔ پیدا کرنے میں نہ کسی کو اپنے ساتھ شریک کیا۔ نہ کسی شخص یا کسی شئ سے مدد لی۔ اللہ ہی سب کو نشو و نما۔ حیات و بقا۔ آرام و راحت کا سامان مہیا فرماتا ہے۔ یہ کرم اس کا ذاتی ہے۔

ایسا کرنے میں وہ نہ کسی کو اپنے ساتھ شریک کرنے کا محتاج ہے۔ نہ کسی کی مدد لینے کا۔ عالمِ اسباب میں اسباب کی تاثیر اسی کے فضل و کرم سے ہے۔ ہر حاجت میں کارسازِ حقیقی اللہ کریم ہی ہے۔ تو پھر کیوں نہ معبود بھی اسی ایک کو گردانا جائے۔ غیر اللہ تو کوئی عبادت کے لائق ہے ہی نہیں۔

۷

سبق ۱۶

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

اسلام میں ایسے خدا کا تصور نہیں جو ہو مگر اسے بندوں سے سروکار نہ ہو۔ اسلام کا اللہ

آیت کریمہ ۱۴

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وہ ہے کہ زندہ ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

(البقرہ ۲-۲۵۵)

ذاتِ باری تعالیٰ خود زندہ ہے اور ہر مخلوق کو زندگی عطا کرتا ہے۔ خود قائم ہے۔ ہر مخلوق کو جب تک چاہے قائم رکھتا ہے۔

اللہ اپنی مخلوق کا پوری طرح نگران اور محافظ ہے۔

اللہ کریم نے دنیا میں انسان کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ اسے اختیارات اور انعامات سے نوازا ہے۔ یہ دنیا انسان کے لئے دارالعمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زندگی اور موت بخشی ہے۔

آیت کریمہ ١٥

تاکہ آزمائے کہ کون عمل کے لحاظ سے نیک ہے۔ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط

(الملک ٦٧-٢)

انسان کی زندگی امتحان گاہ ہے۔ یہ زندگی گویا اس کے عمل کمانے کی مدت ہے۔ یہ مدت ختم ہو جاتی ہے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

انسان کی موت انسان کو ختم نہیں کرتی۔ انسان کے امتحان کی مدت کو ختم کرتی ہے۔

موت کے بعد انسان نے جی اٹھنا ہے۔ اب اُس کی ابدی زندگی شروع ہوگی۔ اس زندگی میں وہ اپنے اعمال کی جزا پائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر زبان اور دل سے ایمان لانے کے کئی ایک مضمرات ہیں۔

٨

توحید کے مضمرات

سبق ١٧

اوّل عبادت

آیت کریمہ ١٦

اللہ ہی کی عبادت کرو وَاعْبُدُوا اللّٰہَ

(النسآء ٤-٣٦)

اسلام میں عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ احکام شریعت کی پیروی تو ذکر الٰہی ہے ہی اللہ کریم کی رضا جوئی کے لئے جو کام بھی خلوصِ نیت سے کیا جائے عبادت ہے۔

اسلام میں زکوٰۃ، روزہ اور حج مشہور عبادتیں ہیں۔ سب سے اہم عبادت نماز ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

آیت کریمہ ۱۷

نمازِ قائم کرو
بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے اور پابندیٔ وقت کے ساتھ فرض ہے۔

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج
اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

(النسآء ۴ - ۱۰۳)

مزید حکم ہے کہ
جب نماز ادا کر چکو تو اللہ کی یاد میں لگ جانا کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ
قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج

(۴ - ۱۰۳)

یہ احکام گو نمازِ خوف کے سلسلہ میں ہیں تاہم ہر مسلمان سے تقاضا ہے کہ اللہ کریم کا ذکر ہمیشہ اس کی زبان پر جاری اور دل میں ساری رہے۔

حدیثِ مبارک ۱

جو شخص اللہ کو یاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو زندہ ہے اور جو اللہ کی یاد نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مُردہ ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ
وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ
الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

(صحیحین)

یہ شان صرف فخرِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے کہ کتبِ حدیث ان دعاؤں سے بھری پڑی ہیں جو مختلف حالات میں ہر وقت آپ کی زبانِ مبارک پر جاری رہیں۔

---

(۹)

سبق ۱۸

چند بر محل کلماتِ طیّبات

اللہ کریم کا سب سے زیادہ ذکر، ہمارے آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں۔

آنحضور تمام اوقات میں اللہ کریم کا ذکر فرمایا کرتے كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰے فِيْ كُلِّ اَحْيَانِهٖ

ہمیں بھی حتی المقدور اس سنّتِ کریمہ پر عمل کرنا چاہیئے چند بر محل کلماتِ طیّبات درج ذیل ہیں :

۱- بلندی کو چڑھیں تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۲- نیچے کو اُتریں تو سُبْحَانَ اللّٰہُ
۳- اچھی شئی پائیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۴- عمدہ چیز دیکھیں تو مَاشَاءَ اللّٰہُ
۵- مکروہ چیز دیکھیں تو مَعَاذَ اللّٰہُ ۶- چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
۷- چھینک سُننے والا کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہ ۸- کوئی احسان کرے تو جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا
۹- خطرہ درپیش ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
۱۰- گھر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ
۱۱- سواری پر بیٹھتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا

۱۰

سبق ۱۹

چند مسنون دُعائیں

۱۔ کھانے بیٹھتے وقت	اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ اَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ	اللہ! ہمیں برکت دے اور اس سے بہتر کھلا
۲۔ مریض کے لئے	اَللّٰھُمَّ اشْفِهٖ وَ اَعْفِهٖ	اللہ! اسے شفا دے اور تندرست کر دے
۳۔ دورانِ سفر	اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَ اخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا	اللہ! سفر میں ہمارا رفیق بن اور اہل و عیال کا محافظ
۴۔ بستی میں داخل ہوتے وقت	اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهَا	اللہ! ہمیں اس میں خیر دے
۵۔ نیا چاند دیکھ کر	اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ	اللہ! اس چاند کو برکت اور ایمان کے ساتھ نکال
۶۔ آئینہ دیکھ کر	اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ حَسِّنْ خُلُقِیْ	اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے سیرت بھی اچھی بنا

⑪

سبق ٢٠

چند اوراد

١۔ سب سے افضل ذکر	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط
٢۔ دو کلمے زبان پہ ہلکے، ثواب میں بھاری، اللہ کریم کو بہت پیارے	سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ
٣۔ ہر روز صدق دل سے پڑھنے والے پر جنّت واجب	رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
٤۔ حفاظت اور تائیدِ غیبی کے لئے	آیت کریمہ ١٨ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝
٥۔ صبح کے وقت	اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
٦۔ شام کے وقت	اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
٧۔ اُٹھتے وقت (سونے کے بعد	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
٨۔ وسائل رزق کی فراخی کے لئے	یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ

۹- سوتے وقت

اللہ ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آپ زندہ ہے اوروں کو قائم رکھنے والا ہے۔ اُسے نہ اونگھ آئے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں۔ کون ہے جو اسکے ہاں سفارش کرے بغیر اسکے حکم کے۔ جانتا ہے جو کچھ اُنکے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ نہیں پاتے اسکے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین۔ اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی۔ اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔

آیت الکرسی ۱۸

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ
لَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ
یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ
مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ
اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا
یَـُٔوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ ۝ (البقرہ ۲- ۲۵۵)

---

⑫

سبق ۲۱

اطمینانِ قلب

نہ چھوڑ اے دل فغانِ صبح گاہی
اماں شاید ملے اَللّٰہُ ھُوْ میں

انسانی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ اطمینانِ قلب ہے

آیت کریمہ ۱۹

خوب سُن لو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ط
(الرعد ۱۳- ۲۸)

الوہیت پر یقین ذہنی انتشار سے نجات دلاتا ہے۔ اللہ کریم کے حضور ایک سجدہ

؎ ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

جس قدر ذکرِ الٰہی ہوتا ہے اُسی قدر سکونِ خاطر نصیب ہوتا ہے۔ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

حدیثِ مبارک ۲

اپنے آپ کو قرآن کریم کی تلاوت	عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَ
اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا پابند کر لو۔	ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔
اس سے اللہ آسمان کی فضاؤں میں	فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ
تیرا نام بلند کرے گا اور زمین کی	وَ نُوْرٌ لَّكَ فِي الْاَرْضِ
تاریکیوں میں تجھے نور عطا کرے گا۔	(مشکوٰۃ شریف)

اطمینانِ قلب دولت سے نہیں خریدا جا سکتا۔ یہ توکل سے حاصل ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حدیثِ مبارک ۳

جو اللہ نے دیا ہے اس پر راضی رہ	اِرْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ
تو سب سے غنی ہے	لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ

پھر فرمایا

حدیثِ مبارک ۴

ان کی طرف بھی دیکھو جو تم سے نیچے	اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ
ہیں۔ صرف ان کی طرف نہ دیکھو	مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ
جو تم سے اوپر ہیں۔	هُوَ فَوْقَكُمْ۔ (صحیح مسلم)

۱۳

توحید کے مضمرات

سبق ۲۲

دوم وحدتِ نسلِ انسانی

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہدیٰ کا　　　کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالقِ دوسرا کا　　　خلائق سے ہے جس کا رشتہ وِلا کا
یہی ہے عبادت، یہی دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں　　　(مولانا حالی)

نظریۂ توحید سے واضح ہے کہ سب انسان نسل کے لحاظ سے ایک اور برابر ہیں۔

حدیث مبارک ۵

سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور　　　اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْا اٰدَمَ وَ
آدم مٹی سے پیدا ہوئے۔　　　اٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ (جامع ترمذی)

اس لئے نسل کے لحاظ سے اپنے آپ کو برتر اور دوسروں کو کمتر ٹھہرانے کا کوئی جواز نہیں۔

سرورِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

حدیث مبارک ۶

ساری خلقت اللہ کریم کا عیال ہے　　　اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ
اللہ کو خلقت میں سے سب سے　　　فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ
پیارے وہ ہیں جو اس کے عیال　　　مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی اَھْلِہٖ
کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔　　　(شعب الایمان)

بنیادی حقوق سب کا حق ہے۔ اُن کا تحفظ ضروری ہے

معیارِ شرافت نہ نسب ہے نہ دولت۔ شرافت کا معیار ذاتی فضیلت ہے۔

آیت کریمہ ۲۰

بے شک اللہ کے ہاں زیادہ عزت	إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ
والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔	أَتْقَاكُمْ (الحجرات ۴۹-۱۳)

؎ کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہاں شوی

توحید کے مضمرات

۱۴

سبق ۲۲

سوم مقام نسواں

نظریۂ توحید نے ہی عورت کو اس کا مناسب مقام عطا کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

آیت کریمہ ۲۱

اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے جس	يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ
نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا	الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ
اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا	وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
اور ان دونوں سے مرد اور عورتیں	وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا
کثیر تعداد میں پھیلا دیے۔	وَنِسَاءً ج

(النساء ۴-۱)

گویا مرد اور عورت دونوں ایک باپ کی اولاد ہیں۔ اس لئے نسل کے لحاظ سے دونوں ایک ہیں۔

گھر ایک چھوٹی سی ریاست ہے جس کی نگرانی کے لئے امیر درکار ہے اس لئے فرمایا

آیت کریمہ ۲۲

مرد عورتوں پر نگران ہیں

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ

(النساء ۴-۳۴)

انتظامی لحاظ سے عورت کو مرد کی فرماں برداری لازم ہے تاہم عورت غلام نہیں۔

آیت کریمہ ۲۳

عورتوں کے بھی حقوق ہیں مردوں پر
جیسے مردوں کے حقوق ہیں عورتوں
پر دستور کے مطابق

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ

(البقرہ ۲-۲۲۸)

عورت جائز احترام کی مستحق ہے

آیت کریمہ ۲۴

عورتیں مردوں کے لئے لباس ہیں
مرد عورتوں کے لئے لباس ہوں

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ
وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ

(البقرہ ۲-۱۸۷)

مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے:

۱۔ پردہ ہیں۔ ۲۔ زینت ہیں ۳۔ راحت ہیں

---

⑮

سبق ۲۴

دختر اسلام کی اہمیت

قرآن کریم نے ایک اور عام فہم انداز میں عورت کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔

ارشاد ہے:

آیت کریمہ ۲۵

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں	نِسَآءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ
	(البقرہ ۲ - ۲۲۳)

وہ اس لئے ہیں کہ ان سے نیک اولاد حاصل کرو۔ ایسی صالح اولاد جو ماں باپ اور قوم و ملّت کے نام کو بلند کرے۔ جس طرح اچھی فصل لینے کے لئے کھیتی کی پرورش اور حفاظت کرتے ہو اسی طرح نیک بیوی کے حقوق ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھو۔ تمہارا نام تمہاری نیک اولاد سے زندہ رہے گا۔ تمہاری سلامتی اور خوش حالی کا راز گھر کے خوشگوار ماحول پر ہے۔

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انسان کی بہترین دولت

مومن بیوی ہے	زَوْجَۃٌ مُّؤْمِنَۃٌ
	(جامع ترمذی)
کیوں نہ ہو؟	حدیث مبارک ہے
عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی نگران ہے۔	وَالْمَرْأَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ
اسی کا مقام یہ ہے کہ وہ دین کی راہ پر چلنے میں اپنے خاوند کی معاون بنتی ہے۔	تُعِیْنُہٗ عَلٰی دِیْنِہٖ
	(جامع ترمذی)

١٦

سبق ۲۵

نیک خاتون کی خوبیاں

کتاب و سنت نے عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیا ہے۔ وہ نفسیات کی ماہر ہو اور حسنِ اخلاق کا نمونہ۔ اس کی گود میں جو بچے پلیں وہ حسنی اور حسینی سیرت کے پیکر ہوں۔

لڑکیاں لڑکے کیوں بنیں؟ نزاکت ان کا زیور ہے۔ وہ اپنے جامہ میں رہیں۔

عورتیں اپنی نسوانیّت کیوں ترک کریں؟ شائستہ مزاجی ہی ان کے شایانِ شان ہے۔

اللہ کریم نے انسان کو بہترین تقویم سے بنایا ہے اور اُسے خوب سنوارا ہے۔ ہر انسان کو اپنے حسن و جمال کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ قدرتی حسن کی حفاظت کے لئے میک اپ کی ضرورت نہیں۔ اس کی حفاظت کے لئے عفّت۔ پاک دامنی۔ عمدہ غذا اور صحت مند مشاغل درکار ہیں۔

عورت کو ایسے علم کی کیا ضرورت
؎ جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن (علامہ اقبال)

نیک بیوی کی شان یہ ہے کہ

حدیث مبارک ۸

مومن نے اللہ کے تقوے کے	مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ
بعد کوئی شئے نیک عورت سے	تَقْوَى اللهِ خَيْرًا مِنْ
بہتر نہیں پائی۔	زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ

ایسی زوجہ کہ اگر اسے شوہر حکم دے تو بجا لائے۔ شوہر اسے دیکھے تو وہ خاوند کو خوش کرے۔	إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ
اور شوہر اسے قسم دے تو پورا کرے۔	وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ
اور اگر شوہر موجود نہ ہو تو بیوی اپنی عصمت اور شوہر کے مال کی خیر خواہ ہو۔	وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ (سنن ابن ماجہ)

توحید کے معجزات

⑰

سبق ۲۷

چہارم ملّتِ بیضا تن و جاں لا اِلٰہ

نظریہ توحید کی ایک برکت بے پناہ تحریک و قوّتِ عمل ہے۔

جب اللہ نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں اور وہی ہر چیز کی حاجت اور ضرورت کے مطابق کفیل ہے تو بندہ کیوں نہ مانے کہ:

	آیت کریمہ ۲۶
اللہ ہی کی حقیقی بادشاہی ہے اسی کو سب تعریف	لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ (التغابن ۶۴ -)
وہ وہ ہے کہ ذات اور صفات میں واحد اور یکتا ہے۔	هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ
	آیت کریمہ ۲۷
اللہ بے نیاز ہے	اَللّٰهُ الصَّمَدُ

سب اس کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔

اِس عقیدۂ توحید نے دنیا کے تمام انسانوں کو ایک رشتہ میں پرو دیا ہے۔ اور جو لوگ دل و جان سے اس پر ایمان لے آتے ہیں ان کے لئے بے پناہ طاقت اور توانائی ہے۔

بندہ اللہ کریم پر ایمان لے آتا ہے تو اللہ کے سوا اور سب کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اپنا تعلق صرف اللہ سے جوڑ لیتا ہے۔ اللہ کریم کی ذات کا صرف احساس ممکن ہے۔

بندہ صرف یہ کر سکتا ہے کہ اس منزل کی طرف رواں دواں رہے۔ اللہ کریم کی صفات ظاہر اور باہر ہیں۔ ان صفات کے ادراک سے اللہ اور بندہ کے مابین قرب پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ حُسن اور خوبی کے صفاتی ناموں اَسْمَاءِ حُسْنٰی (الحشر ۵۹-۲۴) پر اپنے اخلاق کی عمارت تعمیر کرتا ہے۔ اِس قرب کی بنا پر وہ اللہ کریم کا محبوب بن جاتا ہے۔

۱۸

سبق ۲۷

جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے

(مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ)

ایسے صاحبِ نصیب آدمی کا درجہ اِس حدیث سے واضح ہے۔

فخرِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ کریم کا ارشاد ہے کہ

حدیث مبارک ۹

بندہ ہمیشہ میرا قرب چاہتا ہے نفلوں سے۔	مَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ
یہاں تک کہ اسے دوست رکھ لیتا ہوں	حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ
جب میں اُسے دوست رکھ لیتا ہوں	فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ
تو اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔	کُنْتُ سَمْعَہٗ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ
اور اسکی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔	وَبَصَرَہٗ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ
اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔	وَیَدَہٗ الَّذِیْ یَبْطِشُ بِہٖ
اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔	وَرِجْلَہٗ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا
اور اس کا دل ہو جاتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے۔	وَفُؤَادَہٗ الَّذِیْ یَعْقِلُ بِہٖ
اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔	وَلِسَانَہٗ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ بِہٖ

(صحیح بخاری)

بقول علامہ اقبال

فرد از توحید، لاہوتی شود
ملّت از توحید جبروتی شود

تاریخ شاہد ہے کہ اُمّتِ مُسلمہ نے جب بھی اپنے سینوں کو توحید کے نور سے منور کیا اور باقی دنیا کو اس سے بہرہ ور کرنے کے لئے میدانِ عمل

ہیں آئی، فتح و نصرت نے اس کے قدم چومے۔

۱۹

توحید کے مضمرات

پنجم تسخیرِ کائنات

سبق ۲۸

نظریۂ توحید سے ہی تسخیرِ کائنات کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے۔

آیت کریمہ ۲۸

اور اس نے تمہارے کام میں لگا	سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ
رکھا ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین	وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ
میں ہے سب کو اپنی طرف سے	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
بے شک اس میں ان لوگوں کے	يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝
لئے نشانیاں ہیں جو غور کرتے رہتے ہیں۔	(الجی شیۃ ۴۵-۱۳)

سورج، چاند، ستارے، ہوا، خشکی، تری کی سب قوتیں انسان کی خدمت کے لئے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے غور و فکر اور تسخیرِ فطرت کی صلاحیت دی ہے۔ اس پر ہدایت کی راہیں کھول رکھی ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان چیزوں کو کائناتی تصرف میں لائیں۔ اللہ کریم کے شکر گذار بندے بنیں تاکہ ان پر عطاء اور بخشش کے دروازے کھلیں۔

یاد رکھیئے پاپائی۔ برہمنی اور کئی دیگر نظاموں کی طرح اسلام روشن خیالی کے مخالف نہیں۔ ایسے دقیانوسی نظام انسان پر نامعقول نظریات ٹھونسنا چاہتے ہیں اور روشن خیال لوگوں کو مارمکاتے ہیں۔ اسلام دینِ فطرت ہے۔ یہ

انسانی ذہن کو جلا دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ انسان اپنی ذات اور اِرد گرد کی چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کرے ۔

اللہ کریم نے انسان کو طرح طرح کے انعامات سے نوازا ہے ۔ ہمیں چاہیے کہ شکر گزار بندوں کے طور پر اپنی بساط کے مطابق ان انعامات کے قوانین اور قواعد کو سمجھیں ۔ ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں اور صراطِ مستقیم پر قائم رہ کر دنیا اور آخرت میں خوش حال رہیں ۔

علومِ طبعی میں ایمانی نقطۂ نظر سے محنت کرنا اور مفید نتائج اخذ کرنا عین سعادت ہے ۔

اس میدان میں گوئے سبقت لے جانا مسلمان کا منصب اور اس کی شان ہے ۔

٢٠

سبق ٧٩

مسلمان ! سُن

ترے دین و ادب سے آ رہی ہے بوئے رہبانی
یہی ہے مرنے والی اُمتوں کا عالمِ پیری

جاگ اور جگا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

آیت کریمہ ٢٩

یقیناً انسان کا سننا ، دیکھنا، سوچنا   اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ

سب اپنی اپنی جگہ جواب دہ ہیں کُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ مَسْئُوْلًا

(بنی اسرائیل ۱۷-۳۶)

کان۔ آنکھ۔ دل اللہ کریم کے انعامات ہیں۔ قیامت کے دن پوچھا جائے گا کہ تم نے بجا طور پر کانوں سے سننے، آنکھوں سے دیکھنے اور دل سے سوچنے کا کام لیا ہے یا نہیں؟

سائنس کیا ہے؟

آس پاس کی چیزوں کا صحیح ادراک

اسلام کیا ہے؟

اللہ کریم کی رضا جوئی جس کی مشیت سے ساری چیزیں وجود میں آئیں۔

اسلام اور سائنس دونوں مسلمانوں کے لیئے ہیں۔ ان دونوں کا اپنانا مسلمان کا حق ہے۔

مسلمان اپنے ان حقوق کو نہ اپنائیں گے تو دنیا فساد کی لپیٹ میں آجائے گی۔

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام انتہائی بلندیوں تک پرواز کر کے عرشِ عظیم پر پہنچتے ہیں تو سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔

اللہ ہی کے لیئے ہیں ساری قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ

کافر سب سے نچلی پرواز چاند کی طرف کرتا ہے تو اعلان کرتا ہے اللہ نہیں ہے۔ میں نے اس پرواز میں اللہ کو کہیں نہیں پایا۔

مومن کی کامیابی اس کے ایمان کو قوت دیتی ہے۔

کافر کی پرواز اس کے کفر میں اضافہ کرتی ہے۔

سبق ۳۰

مسلمانوں کو چاہیے کہ سائنس کے میدان میں ترقی کر کے مفید اور کارآمد آلات بنائیں تاکہ عالمِ اسلام کا دفاع کر پائیں اور دنیا کو امن و امان کا گہوارہ بنائیں۔

سائنس کا میدان کفار کے لئے خالی چھوڑ گیا تھا تو وہ مہلک آلات بنا کر مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیں گے۔

سوچو! آج حالات کیا ہیں؟

؎ جاگو وگرنہ حشر تک سوتے رہو گے پھر
دیکھو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

مدینہ منورہ سے نبوت کے انوار کی کرنیں پھیلیں تو یورپ اور ہندوستان تاریکی کے دور میں تھے۔ امریکہ اور آسٹریلیا نامعلوم تھے۔

غیروں نے سب کچھ ہم سے سیکھا۔ آج وہ کہاں ہیں! اور ہم؟

جس کو ہم نے آشنا لطفِ تکلم سے کیا
اُس حریفِ بے زباں کی گرم رفتاری بھی دیکھ
دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیحِ شیخ
بتکدے میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ
بارشِ سنگِ حوادث کا تماشائی بھی ہو
اُمّتِ مرحوم کی آئینہ دیواری بھی دیکھ
دیکھ کر نجد کو اُفق پر ہم لٹاتے تھے گہر
اے تہی ساغر! ہماری آج ناداری بھی دیکھ

(علامہ اقبال)

کبھی اے نوجواں مسلم تدبّر بھی کیا تُو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جسکا ہے اک ٹوٹا ہُوا تارا

ہمارے اسلاف کو توحید پر پختہ ایمان تھا۔ رضائے الٰہی اُن کی زندگی کا نصب العین تھا۔ اللہ کریم کی ذات کا علم انسان کے ادراک سے سرحدوں سے ماوراے ہے۔

ہمارے اسلاف نے صدقِ دل کے ساتھ صفاتِ الٰہیہ پہ اپنے کردار کی عمارتیں استوار کیں۔ اس سے اُنہیں ایسا پاکیزہ دستورِ حیات ملا کہ اخلاقی سربلندیاں ان کا حصہ بن گئیں۔ دنیا کی کامرانیاں ان کے قدم چومنے لگیں۔ ان کی زندگی اس شان کا عملی نمونہ تھی کہ

ازکلیدِ دیں درِ دنیا کشاد

وہ اس زمین کے باسی تھے۔ مگر ان کے ارادے آفاقی تھے۔ تسخیرِ کائنات اُن کا مقدر تھا۔ اِس اعجازِ عمل کی بدولت وہ کیا تھے؟

جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا

مگر ہم ہوا و ہوس کے نشہ میں اُلٹے چل پڑے ہیں۔ ہم نے زمین کو آسمان سمجھ لیا ہے۔ دنیا کے خس و خاشاک کو متاعِ حیات ٹھہرا لیا ہے مقصد میں پستی کے رجحان کے راہ پاتے ہی ہم زوال کا شکار ہو گئے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ :۔

قبضے سے امّت بیچاری کے دیں بھی گیا دنیا بھی گئی۔

آئیے ہم سچی توبہ کریں اور من تن دھن سے نظامِ مصطفٰےؐ کو اپنا لیں۔ تاریخ گواہ ہے :

ہر کہ عشقِ مصطفٰےؐ سامانِ اوست
بحر و بر در حلقۂ دامانِ اوست

اب تک آپ نے ۴۵ آیات بیّنات پڑھی ہیں اور ۱۹ احادیث مبارکہ۔ ان کے معانی سمجھئے۔ ان پر عمل کیجئے۔ کتنی آیات اور کتنی احادیث مبارکہ آپ نے زبانی یاد کی ہیں؟

۲۲

اپنا جائزہ خود لیجئے

۱۔ حمد اور مدح میں کیا فرق ہے؟ دونوں کی کیا اہمیت ہے؟

۲۔ یہ کائنات کس طرح اس حقیقت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اَحسَنُ الخَالِقِین ہے؟

۳۔ اللہ کریم کے سوا کیوں کوئی اور عبادت کے لائق نہیں؟

۴۔ توحید پر ایمان لے آنے سے ہم پر کیا کیا فرائض عائد ہوتے ہیں؟

۵۔ اسلام نے کس طرح طبقۂ نسواں کو اس کا جائز مقام دیا ہے؟

۶۔ اسلامی ذہن کے ساتھ سائنسی ترقی کیوں ضروری ہے؟

۷۔ ایک آیت کریمہ اور ایک حدیث مبارک زبانی لکھیئے۔ دونوں کے معانی بیان کیجئے؟

دُعا

ما پریشاں در جہاں چوں اختریم
ہمدم و بیگانہ از یک دیگر ایم
راہ رواں را منزلِ تسلیم بخش
قوّتِ ایمانِ ابراہیم بخش

۲

سبق ۳۱

اللہ تعالیٰ کی کتاب

آیات کریمہ ۱ تا ۳

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى
عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ
عِوَجًا ۜ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا
شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
حَسَنًا ۙ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ
اَبَدًا ۙ (الکہف ۱۸ : ۱ تا ۳)

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے
بندے پر کتاب اتاری اور اس میں
اصلا کجی نہ رکھی۔ عدل والی کتاب
کہ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے
اور ایمان والوں کو جو نیک کام کریں
بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا
ثواب ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے۔

سب خوبیاں اللہ کریم کے لیے ہیں جس نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا جو اللہ کی طرف سے بندوں پر عظیم انعام اور فلاح و بہبود کا اعلےٰ سامان ہے۔

قرآن کریم عین حق ہے۔ اس میں کوئی کجی نہیں۔ نہ لفظی، نہ معنوی۔ نہ ہی اس میں اختلاف ہے، نہ انتشار۔ کافروں کے لئے عذاب کی بشارت ہے، مومنوں کے لئے ثواب کی۔

۲

ہدایت اور رحمت

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

(یونس ۱۰ - ۵۷)

اِس باب میں ۳۲ آیات بینات ہیں اور ۷ احادیث مبارکہ۔ سب کے معانی سمجھیے۔ ان پر عمل کیجیے۔ زیادہ سے زیادہ آیات اور احادیث زبانی یاد کیجیے۔

سبق ۳۲

①

اللہ کی طرف سے نصیحت اور شفاء

(مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ)

انسان کو اِس دنیا میں طرح طرح کی ضرورتیں درپیش ہیں۔ اس کی سب سے بڑی ضرورت زندگی بسر کرنے کا وہ صحیح طریقہ ہے جسے اختیار کر کے وہ دُنیا اور آخرت میں خوش حال رہے۔ اللہ کریم کا بے حد احسان ہے کہ جہاں اس نے انسان کی اور ضرورتیں پوری کر رکھی ہیں وہاں اپنے فضل و کرم سے انسان کو

آیت کریمہ

سیدھا راستہ دکھانا ضروری سمجھا ہے عَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ (نحل ۱۶-۹)

ہماری ہدایت کے لئے اللہ کریم نے نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآنِ مجید نازل فرمایا:

آیت کریمہ ۵

بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ

(بنی اسرآءیل ۱۷-۹)

قرآنِ کریم علم و عرفان کا وہ خزانہ ہے اور اس کا اندازِ بیان اتنا موثر اور ناصحانہ ہے کہ اس کے انوار سے وہم اور وسوسے مٹ جاتے ہیں۔ ضلالت اور جہالت کی تاریکیاں دُھل جاتی ہیں۔ باطل عقائد اور رذیل خیالات ختم ہو جاتے ہیں۔ صحیح عقائد۔ اچھے اوصاف اور بلند اخلاق دل و دماغ میں گھر کر جاتے ہیں۔ گویا انسان تمام ظاہری اور باطنی بیماریوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

---

②

سبق ۳۳

اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب

آیت کریمہ ۶

قرآن وہ بلند مرتبہ کتاب کوئی شک کی جگہ نہیں۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ

(البقرہ ۲-۱)

قرآنِ کریم کے کتاب الٰہی ہونے میں کیا شک؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

آیت کریمہ ۷

۱۔ بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان کر دیا۔ تو ہے کوئی یاد کرنے والا؟

لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

(القمر ۵۴ - ۲۲)

دنیا بھر میں قرآن مجید ہی ایک کتاب ہے جو نابینوں کو بھی یاد ہو جاتی ہے۔

آیت کریمہ ۸

۲۔ بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

(الحجر ۱۵ - ۹)

قرآن کریم اس کثرت اور تواتر سے پڑھا جاتا ہے کہ اس میں زیر و زبر تک کی کمی بیشی ممکن نہیں۔ نہ آج تک اس میں کوئی ردّو بدل ہوا ہے، نہ ہو گا۔

۳۔ ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

(البقرہ ۲ - ۲)

قرآن کریم کے فدائی نیک اور صالح لوگ ہیں۔

آیت کریمہ ۹

۴۔ بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اتاری جس میں تمہاری ناموری ہے۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ

(الانبیاء ۲۱ - ۱۰)

قرآن کریم اپنے فدائیوں کے لئے عزت۔ کرامت۔ وقار اور سربلندی کا موجب ہے۔

پس قرآن کریم رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا زندہ معجزہ ہے اور اس میں شک نہیں کہ

یہ کتاب اللہ نے اتاری ہے بڑی برکت والی اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكًا

خیال رہے کہ یہ حقیقتیں صرف مسلمان ہی کے مذہبی عقائد نہیں۔ انہیں غیر مسلم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مشہور مفکر مسٹر ایف۔ ایف آر بتھناٹ کو اعتراف ہے کہ:

قرآن جیسا تھا ویسا ہی ہے
اس میں کوئی تبدیلی یا ردو بدل
نہیں کر پائے۔ نہ جوشیلے لوگ
نہ مترجمین۔ نہ محرفین
تا ایندم
افسوس سے کہنا پڑتا ہے
کہ ایسا دعوے نہیں کیا جا سکتا
دیگر تمام صحائف کے بارہ میں
خواہ وہ عتیق عہد نامے ہیں یا
جدید

This has remained the same, without any change or alteration by enthusiasts, translaters or interpolaters, upto the present time. It is to be regretted that the same cannot be said of all the books of the old and new Testments.

(Construction of the Bible and the Quran by on : F F. Arbuthnot)

قرآن کریم بنی نوع انسان کے لئے بے حد برکات کا موجب ہے۔

④

سبق ۳۴

پہلی برکت

ہمیشہ کے لئے مکمل ضابطۂ حیات

آیت کریمہ

لوگوں کے لئے واضح اور صریح بیان ہے۔

بَیَانٌ لِّلنَّاس

(آل عمران ۳-۳۸)

قرآنِ مجید کوئی نیا دین پیش نہیں کرتا۔ یہ تو تصدیق کرتا ہے ان کتابوں کی جو آگے تھیں۔ مُصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ۔ یہ اسی دین کا داعی ہے جو اس وقت سے متواتر جاری ہے جب سے انسان نے دنیا میں بسنا شروع کیا۔ یہ دین اُس فطرت کے عین مطابق ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔

اس دین کے پہلے داعی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پھر مناسب وقتوں پر اور انبیاء کرام تشریف لائے۔ سب نے اسلام کی تبلیغ کی۔ سب کا دین ایک تھا۔ پہلی اُمتوں نے اپنے انبیاء کی تعلیم کو بدل دیا۔ اس لئے قرآن نازل کیا گیا کہ

آیت کریمہ ۱۰

نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس حقیقت کو لوگوں پر واضح کر دیں جس میں ان کے مابین اختلاف ہوا۔

لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِیْ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ

(النحل ۱۶ - ۶۴)

یہ اختلاف توحید اور یوم حساب کے بارہ میں تھا۔ قرآن مجید نے اسلام کو پھر صحیح صورت میں پیش کیا۔

موجودہ صورت میں	آیت کریمہ ۱۱
قرآن پاک صحیفے ہیں۔ ان میں سب کی سب سیدھی باتیں لکھی ہیں۔	صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البیّنۃ ۹۸-۲)

قرآن مجید اب تمام الہامی ہدایات کا مجموعہ ہے۔ یہ اب کُل بنی نوع انسان کے لئے ابدی ضابطۂ حیات ہے۔ اس کی غرض وغایت یہ ہے کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

	آیت کریمہ ۱۲
لوگوں کو اندھیروں سے اُجالے میں لائیں۔	لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ۔ (ابراہیم ۱۴-۱)

---

⑤

دوسری برکت

سبق ۴۵

عظیم ابدی قوّت

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم   حکمتِ اُو لایزال است و قدیم
نسخۂ اسرارِ تکوینِ حیات   بے ثبات از قوّتش گیرد ثبات

(علّامہ اقبال)

قرآنِ کریم دُنیا بھر کے انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ ملّتِ اسلامیہ کا دستور العمل ہے ۔ روئے زمین کے مسلمان قرآنِ مجید کی زبان میں ہی نماز ادا کرتے ہیں ۔ قرآنِ پاک سے ہی دینِ اسلام اور عربی زبان کو استحکام حاصل ہے ۔ یہ حقیقت واضح ہے کہ

از یک آئینی مسلمان زندہ است
پیکرِ ملت ز قرآں زندہ است

قرآنِ کریم کے اصلاحی اثرات مسلمہ ہیں :

راہ زناں از حفظِ اُو رہبر شدند
از کتابے صاحبِ دفتر شدند
دشت پیمایاں ز تابِ یک چراغ
صد تجلی از علوم اندر دماغ

قرآنِ کریم نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمایاں معجزہ ہے ۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ لوگو! اگر تم قرآن سے متعلق شک میں ہو تو

آیت کریمہ ۱۳

اس جیسی ایک سورۃ تو لے آؤ   فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ

(البقرہ ۲-۲۳)

سارے مل کر کوشش کر دیکھو ۔ یقیناً ایسی ایک سورۃ نہ بنا سکو گے جو فصاحت و بلاغت، نظم و ضبط اور اسرار و رموز میں اس جیسی ہو ۔
تو کیوں نہیں مان لیتے کہ یہ اللہ کریم کی سچی کتاب ہے ۔

انگلستان کے مایۂ ناز مفکّر مسٹر ایچ۔ اے۔ آر۔ گب قرآن کریم کے اس معجزہ کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ اپنی مشہور تصنیف محمڈنزم میں لکھتے ہیں:

Well, then, if the Quran were his own composition other men could rival it. Let them produce the verses like it. If they could not (and it is obvious that they could not) then let them accept the Koran as an out-standing accidental miracle.

اچھا اگر قرآن
حضرت محمد کا اپنا مقالہ ہے
تو اور لوگ بھی مدِ مقابل آسکتے ہیں
آئیں اور دس آئین
ایسی بنا لائیں۔
اگر وہ ایسا نہیں کرسکتے
اور ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں کرسکتے
تو کیوں نہیں مان لیتے
کہ قرآن ایک
نمایاں آفاقی معجزہ ہے

(Mohammadanism by H.A.R. Gbib)

اسلام کے اصول پاک اور ابدی ہیں۔ ہر انسان کی فلاح کا باعث ہیں۔ ڈاکر دیل قرآنی تعلیمات کو یوں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں:

The Quran condemns cruelty, pride, arrogance, extravagance calumny, games of chance, the use of intoxicants and other vices which debase the man and destroy social life.

قرآن مذمت کرتا ہے
ظلم، تکبّر، اکڑ
اسراف، بدگوئی، بہتان طرازی
جوئے بازی اور
منشیات کے استعمال اور دیگر برائیوں کی
جو انسان کو ذلیل اور
اجتماعی زندگی کو پامال
کرتی ہیں

۷

تیسری برکت

سبق ۳۶

دعوتِ عقل و فکر

قرآنِ کریم کی دعوت ہے کہ

آیت کریمہ ۱۴

اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے	وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ
پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے	اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا ۙ
اور تمہیں کان اور آنکھ اور دل دیئے	وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
کہ تم احسان مانو۔	وَالْاَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(النحل ۱۶-۷۸)

انسان پیدائش سے بے علم ہوتا ہے۔ اللہ کریم نے اسے کان، آنکھیں اور دل و دماغ دیئے ہیں۔ ان اعضاء سے کام لے کر وہ اپنی جہالت دور کر سکتا ہے اور وہ مقصد حاصل کر سکتا ہے جس کے لئے وہ دنیا میں آیا ہے۔

جو لوگ کان۔ آنکھوں اور دل و دماغ سے کام نہیں لیتے وہ
بہرے۔ گونگے اور اندھے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ
رہ جاتے ہیں۔ ایسے لوگ انسانی کمالات سے عاری ہوتے ہیں۔ وہ بظاہر زندہ ہیں۔ حقیقت میں مردہ ہیں۔ ایسے لوگوں نے اللہ کریم کے انعامات سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ وہ ناشکرے ہیں۔ نامراد ہیں۔

زندگی کی ہر شئے میں انسان کے لئے غور و فکر کی نشانیاں ہیں۔ جو شخص قرآنِ کریم

کی دعوت پر غور و فکر کا عادی بن جاتا ہے اس کی سعی اور اس کا عمل اللہ کے ہاں مقبول ہوتا ہے۔ وہ ایجاد اور تسخیر کی منزلیں کامیابی کے ساتھ طے کرتا ہے۔ ایسا انسانِ کامل نیابتِ الٰہی کے مقام پر فائز ہوتا ہے دنیا کو اعتراف ہوتا ہے کہ ؎

نائبِ حق در جہاں بودن خوش است
بر عناصر حکمراں بودن خوش است

(علامہ اقبال)

---

⑧

چوتھی برکت — سبق ۳۷

فضل و کمال کا زینہ

قرآنِ کریم علم و حکمت کا خزینہ ہے۔ اس میں وہ سب کچھ ہے جس کی ضرورت انسان کو لاحق ہو سکتی ہے۔

آیتِ کریمہ ۱۵

اور بے شک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر مثل بیان کی۔	وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۔ (الزمر ۳۹-۲۷)

جو جملہ امورِ دین میں کام آئے اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

حدیث مبارک ۱

سوائے اس کے نہیں کہ میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں	اِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ

دینے والا تو اللہ ہی ہے۔ وَاللّٰہُ یُعْطِی

(صحیحین)

نبیِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی علم وحکمت کے مطابق ہی دنیا کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ آپ نے دینِ اسلام کی تجدید۔ ایک نئے ضابطۂ اخلاق کی تشکیل اور ایک بے مثال فلاحی ریاست کی بنیاد قرآنی معارف پر ہی رکھی اور حسنِ تدبّر ایسا کہ ان اداروں کی آئیندہ تمام ضروریات پوری کر دیں۔

قرآنی افکار کے مطابق ہی تعلیم وتربیت حاصل کر کے صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ایسے فرماں رواؤں نے جہاں بانی کی تمام گزشتہ روایات مات کر دیں۔ خالد اور عمرو بن العاص ایسے مجاہدین نے فنِ حرب میں دُنیا کو محوِ حیرت کر دیا۔

اور حضرت علی اور حضرت عائشہ نے تفسیر اور فقہ میں اپنا لوہا منوایا۔ حضرت عثمان اور حضرت عبد الرحمٰن ایسے اغنیا اور حضرت بلال اور حضرت ابوہریرہ ایسے اصحابِ صفہ نے ایثار اور قناعت میں نئی روایات قائم کیں۔

یہ سب خوشہ چین ہیں اُس کانِ کمال کے جس کا ہر فرد بے مثال ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم وتربیت کی بدولت ہر صحابی صاحبِ کمال اور رشد وہدایت کا امین رہے۔

فرمایا:	حدیث مبارک
میرے صحابہ تاروں کی مانند ہیں	اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ
تو ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے	فَبِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ
ہدایت پاؤگے	اِھْتَدَیْتُمْ

(مشکوٰۃ شریف)

قرآنِ کریم کے اصلاحی اثرات مسلمہ ہیں۔ غیر مسلم مفکرین کو بھی اس حقیقت کا اعتراف ہے

The Quran spoke so powerfully and convincingly to the hearts of his hearers as to weld hitherto centrifugral and antagonistic elements in to one compact and well-organised body, animated by the ideas far beyond that which had until then ruled the Arabian mind and its eloquence was so perfect that it created a civilised nation out of savage tribes and shot a fresh woof into the warps of history.

قرآن نے اس قوت اور تاثیر کے ساتھ اپنے سامعین کے دلوں کو خطاب کیا کہ آج تک انتشار پسند نفرت کیش قبائل منظم اور منضبط ملت ملت میں ڈھال دیا جو ان نظریات سے سرشار ہو گئی جو ان خیالات سے پیش از وقت ہیں جو اُس وقت عربوں کے دل و دماغ پر حاوی تھے اور قرآن کا خطاب اتنا بلیغ ہمہ گیر ہے کہ وحشی قبائل نہایت مہذب اور متمدن بن گئے۔ گویا آناً فاناً تاریخ کے تانے میں تر و تازہ بانے کا اضافہ ہو گیا

(Von kremer : Cultur geschichte des Orients.

مسٹر جے۔ اے۔ میکنز اس حقیقت کا انکشاف کرتے ہیں کہ:

"Many westners, accustomed by their history books to believe that

مغرب کے بہت سے لوگ اپنی تاریخی کتابوں کے زیر اثر یہ خیال کرنے کے عادی ہیں

Muslims were Barbarous infidles, find it difficult to comprehend how profoundly our intellectual life has been influenced by muslim scholars in the field of Science, Medicine, Mathematics. Geography and philosophy."

(The mis-understood religion J.A. Michener).

کہ مسلمان وحشی اور بے دین تھے۔ وہ مشکل سے ہی یہ حقیقت سمجھ سکے نہیں کہ ذہنی طور پر ہم نے مسلم علماء سے کتنا گہرا اثر لیا ہے۔ سائنس اور ادویات ریاضی اور جغرافیہ اور فلسفہ کے میدانوں میں

١٠

سبق ۳۸

پانچویں برکت

شرفِ انسانی

قرآن کریم نے پہلی دفعہ انسان کو یہ شعور دیا کہ

آیت کریمہ ۱۶

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ
(بنی اسرائیل ۱۷ -- ۷۰)

اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو فضیلت دی۔

عقل۔ علم۔ گویائی۔ پاکیزہ سیرت۔ دلربا صورت۔ عمدہ قامت معاش اور معاد کی تدابیر۔ اشیاء کی تسخیر کی توفیق۔ قدرت کے یہ سب عطیے انسان

کا خاصہ ہیں۔ اسی بنا پر اسے باقی مخلوق پر فضیلت ہے۔

جہالت کے دور میں انسان اپنے آپ کو مجبورِ محض خیال کرتا تھا ہر مفید اور ہر ڈراؤنی چیز کے سامنے سجدہ ریز تھا۔ پانی کو جل دیوتا قرار دیتا تھا۔ آگ کو اگنی ماتا۔ یہ نظریہ قرآن کریم نے دیا کہ

آیت کریمہ ۱۷

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں۔	اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی۔	وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ

(لقمٰن ۳۱ - ۲۰)

آسمانوں میں سورج۔ چاند۔ ستارے، سیّارے اور زمین میں دریا، نہریں، پہاڑ، آبشاریں۔ نباتات، جمادات۔ چوپائے، پرندے سب انسان کی خدمت کے لئے ہیں۔ انسان کے لئے ظاہرہ نعمت صحت ہے۔ باطنی نعمت علم اور عرفان ہے۔ اپنی صحت اور اپنے علم و عرفان کے بل بوتے پر وہ عناصر کا پجاری نہیں۔ ان پر حکمران ہے۔

قرآنِ کریم کا کرم ہے کہ جو کل چاند کو پوجتے تھے آج اس پر کمند ڈال رہے ہیں۔

اعجازِ قرآن

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے   وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قرآنی
یہی مقام ہے مومن کی قوّتوں کا عیار   اسی مقام سے آدم ہے ظلِّ سبحانی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غنیمت وہ چیز ہے جو کسی سے حاصل ہو۔

گویا بشارت ہے کہ سیر و سعی سے اللہ کریم کے فضل و کرم کے دروازے کھلے ہیں۔ دینِ حق کی تبلیغ ہوتی ہے۔ کاروبار ترقی کرتا ہے۔ مخفی خزانے ہاتھ آتے ہیں۔ مال و منال حاصل ہوتا ہے۔ فیضان اور عرفان کے مواقع مہیا ہوتے ہیں۔ پھر اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ

	آیت کریمہ ۲۰
اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں	فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ (النسآء ۴ - ۹۴)
پس خوب تحقیق کرو۔	فَتَبَیَّنُوْا

۱۲

سبق ۴۰

ساتویں برکت

تحریکِ عملِ صالح

قرآن کریم معجزانہ انداز میں ذاتی اور اجتماعی عمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

ارشاد ہے	آیات بینات ۲۰ - ۲۸
زمانہ گواہ ہے۔ سب لوگ گھاٹے	وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ
میں ہیں سوائے ان کے جو ایمان	خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ
لائے اور اچھے کام کیے۔ ایک	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَا
دوسرے کو اچھے کام کی نصیحت کی اور	صَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْ

ایک دوسرے کو اللہ کی اطاعت بِالصَّبْرِ
پر صبر کرنے کی نصیحت کی۔ (العصر ۱ تا ۳)

انسان! آنکھ کھول۔ تیرے سامنے کتنے بنے۔ کتنے بڑھے۔ کتنے بگڑے۔ تیری زندگی کے دن بھی گنتی کے ہیں۔ اور تیزی سے گزر رہے ہیں۔

؎ سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا، جب لاد چلے گا بنجارا

اللہ کریم پر اپنے ایمان کو پختہ کر۔ اللہ کی صفاتِ جمیلہ پر اپنے کردار کی عمارت تعمیر کر۔ فطری صلاحیتوں کو بروئے کار لا۔ وہ مقام حاصل کر جو مردِ مومن کے شایانِ شان ہے۔

تیرا کام حق کی دعوت ہے۔ اس کے لئے اشتراکِ عمل درکار ہے۔ اشتراکِ عمل نتیجہ ہے ثابت قدمی کا۔ پس صبر و استقلال کے ساتھ ایسا نظام قائم کرنے میں موثر کردار ادا کر جو حق اور صبر کے اصولوں پر مبنی ہو۔ جو ایسا کر لے گا وہ خسارے سے بچ نکلا۔ وہ زندۂ جاوید ہے۔

زمانہ پکار پکار کر شہادت دے گا۔

نوعِ انساں مزرع و تو حاصلی
کاروانِ زندگی را منزلی

(علامہ اقبال)

زندگی جہد است و استحقاق نیست
جز بعلمِ انفس و آفاق نیست (علامہ اقبال)

زندگی ذات اور آفاق کے علم کا نام ہے۔ یہ سراسر جد و جہد ہے۔ کسی کا حق [illegible] کہ بیٹھے بٹھائے اپنے آپ کو مراعات کا حق دار سمجھے۔ اس خام خیال سے [illegible]

⑬

آٹھویں برکت سبق ۴۱

وحدتِ افکار

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملّت
اور وحدتِ افکار کا داعی ہے قرآن کریم

اِس مبارک کتاب نے ہمیں ایک معبود کا تصوّر دیا جو اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ہے
(البقرہ ۲-۱۶۳)

ایک ہادی کا تصوّر دیا جو خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہے۔
(الاحزاب ۳۳-۴۰)

ایک قبلہ کا تصور دیا جو مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ہے۔ (البقرہ ۲-۱۲۵)
ایک ملّت کا تصور دیا کہ خَیْرَ اُمَّۃٍ ہے (ال عمران ۳-۱۰۹)
اور ایک ضابطۂ حیات دیا کہ فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البیّنۃِ ۹۸-۱)

مقصد یہ ہے کہ

منفعت ایک ہے اِس قوم کی، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک (علامہ اقبال)

قرآنِ پاک اُمّتِ مسلمہ کے اتفاق اور اتحاد کی علامت ہے۔ کتابِ الٰہی میں اختلاف کی راہ تلاش کرنا یہود و نصاریٰ کا کام ہے۔ نبیّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے دو آدمیوں کو ایک آیت کے معنی اپنے اپنے طور پر کرتے سُنا تو فرمایا۔

حدیث مبارک ۳

تم سے پہلے کے لوگ صرف اس بنا پر ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اپنی کتاب کے معنی میں اختلاف کیا۔	اِنَّمَا هَلَكَ من مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِی الْكِتَابِ (مشکوٰۃ شریف)

۱۴

سبق ۲۴

قرآنِ مجید میں تدبّر

قرآنِ کریم نہایت مبارک کتاب ہے۔

آیت کریمہ ۲۹

لوگوں کو حق کا راستہ دکھاتا ہے۔ اس میں ہدایت کی روشن دلیلیں ہیں جن سے حق اور باطل کی تمیز ہو جاتی ہے۔	هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (البقرہ ۲ - ۱۸۵)

قرآنِ مجید چاہتا ہے کہ حق طلبی کے جذبہ سے اس پر غور و فکر کیا جائے تاکہ لوگ ہدایت سے بے بہرہ نہ رہنے پائیں۔ ارشاد ہے:

آیت کریمہ ۳۰

تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے ان کے دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔ کہ حق بات ان میں پہنچنے ہی نہیں پاتی	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (محمد ۴۷ - ۲۴)

قرآن کریم کا سمجھنا آسان ہے۔

تاہم سمجھنے کی ضرورت آپڑے تو حکم ہے کہ

آیت کریمہ ۳۱

تمہیں علم نہیں تو اہل علم سے پوچھ دیکھو۔	فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (الانبیاء ۲۱-۷)

بس ہمیں چاہیے کہ قرآن کریم کو پڑھیں، سمجھیں اور اپنے خیالات اور اعمال کو قرآنی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالیں۔

ے گر تو مے خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

حدیث مبارک ۴

بے شک بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔	فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ۔ (صحیح مسلم)

(۱۵)

سبق ۴۳

قرآن کریم سے استفادہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حدیث مبارک ۵

قرآن کریم میں پانچ چیزیں ہیں	نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی خَمْسَةٍ

حلال و حرام اور محکم و متشابہ اور	أَوْجُهٍ حَلَالٍ وَّحَرَامٍ وَّ
عبرت بھرے قصے	مُحْكَمٍ وَّمُتَشَابِهٍ وَّأَمْثَالٍ
پس حلال کو حلال جانو۔ حرام کو حرام	فَأَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ
محکم پر عمل کرو۔ متشابہ پر ایمان	وَاعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ وَآمِنُوا
رکھو۔ مثالوں سے عبرت حاصل کرو	بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوا بِالْأَمْثَالِ

(مشکوٰۃ شریف)

مسلمان کو چاہیئے کہ محکم یعنی عقیدہ اور قانون کی تعلیمات پر دل و جان سے عمل کرے۔ متشابہات یعنی آخرت کی اطلاعات مثل جنّت۔ جہنّم۔ عرش۔ کرسی پہ ایمان رکھے۔ ان کے بارہ میں فضول بحثیں نہ کرے۔

ایک اور حدیث مبارک میں ہے۔

حدیث مبارک ٦

بے شک اللہ نے کچھ فرض مقرر کئے ہیں	إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ
انہیں ضائع نہ کرو۔	فَلَا تُضَيِّعُوهَا
بعض چیزوں کو حرام کیا ہے انہیں	وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا
نہ کرو۔	تَنْتَهِكُوهَا
اور کچھ حدیں مقرر کی ہیں انہیں نہ پھلانگو	وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا
اور بعض چیزوں سے خاموشی اختیار	وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ
کی ہے یہ بغیر بھولے ہے۔ ان کی	غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا
کرید نہ کرو۔	عَنْهَا (مشکوٰۃ شریف)

یہ شعار یہودیوں اور نصرانیوں کا ہے کہ کتاب پر عمل نہیں کرتے تاویلات اور بے کار بحثوں میں وقت ضائع کرتے ہیں۔

١٩

سبق ۴۴

تفسیر بالرّائے

حق جوئی کی نیّت سے قرآنِ کریم میں تدبّر کرنا سراسر سعادت ہے قرآنِ مجید نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا ۔ اس کے مخاطب براہِ راست صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے ۔ آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسلام کا اسلوبِ بیان معجزہ ہے ۔ اُدھر صحابہ کرام کے دل ودماغ فطرت کی صاف اور سیدھی حالت پر برقرار تھے ۔ قرآنِ پاک اپنی اصلی شکل اور معنی میں ان کے دلوں میں اتر گیا ۔ اس کے اثرات سے دنیا بخوبی واقف ہے ۔

دِئے پھیر دل اُنکے مکر وریا سے بھرا ان کے سینہ کو صدق وصفا سے
بچایا اُنہیں کذب سے افترا سے کیا سُرخ رُو خلق سے اور خدا سے
رہا قولِ حق میں نہ کچھ باک اُن کو
بس اِک شوب میں کر دیا پاک اُن کو

(مولانا حالی)

لیکن آج ایک بدعت تفسیر بالرّائے کی چل رہی ہے ۔ غلط قسم کے دانشور مجبور اپنی اغراض کے پیشِ نظر ایک نظریہ اپناتے ہیں اور اپنی اِسی کج اندیشی پر قرآن کریم کی آیات ڈھالتے ہیں ۔ انہیں اس کی پرواہ نہیں کہ قرآن کریم کیا کہتا ہے وہ کھینچ تان کر قرآن مجید کو اپنی رائے کے مطابق ظاہر کرتے ہیں ۔ خود قرآن کے مطابق نہیں بدلتے قرآن کو اپنے نظریہ کے مطابق بدلنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ایسا کرنا سراسر ظلم ہے ۔ اس کا سدِّ باب ضروری ہے ۔

فکر کی ایسی آزادی پرلے درجہ کی گمراہی ہے ۔
علامہ اقبال نے سچ فرمایا

آزادیٔ افکار سے ہے ان کی تباہی
رکھتے نہیں جو فکر و تدبّر کا سلیقہ
ہو فکر اگر خام تو آزادیٔ افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ

١٧

سبق ۴۵

قرآنِ کریم سے رُوگردانی

قرآنِ کریم ایک روشن کتاب ہے

حدیث مبارک ؑ

جو شخص اللہ کی کتاب سیکھے اور جو کچھ	مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ
اس میں ہے اس کی پیروی کرے ۔	تَبَعَ مَا فِيْهِ ۔
اور اللہ اُسے دنیا میں گمراہی سے بچائے گا ۔	هَدَاهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا
اور قیامت کے دن	وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اُسے بُرے حساب سے بچائے گا ۔	سُوْءَ الْحِسَابِ

پس قرآن مجید اس لئے ہے کہ اُسے پڑھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے ۔
قرآن وہ راستہ بتاتا ہے جس پر چل کر یہ انسان دنیا اور آخرت میں خوش حال رہ سکتا ہے ۔

اللہ کریم کا ارشاد ہے۔

آیت کریمہ ۳۲

جو شخص میری نصیحت (قرآن) سے	وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ
منہ پھیرے گا۔	فَاِنَّ لَهٗ
اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور	مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ
قیامت کے دن ہم اسے اندھا	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى
اٹھائیں گے	(طٰہٰ ۲۰ - ۱۲۴)

جو شخص حق کے راستے سے بھٹک جائے گا وہ دنیا میں تنگ رہے گا۔ اپنے مال و منال سے بھی فراغ خاطر حاصل نہ کر پائے گا۔ حرص و ہوا کے غموں میں مبتلا رہے گا۔ قبر میں بھی اس کے لئے تنگی ہوگی اسے ایسا دبایا جائے گا کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجائیں گی۔ آخرت میں بھی بدحال ہوگا جہاں تھوہر۔ کھولتا پانی اور پیپ اس کی غذا ہوگی۔

اللہ کریم ہر مسلمان کو سیدھی راہ چلائے۔ معیشت کی تنگی، قبر کی سختی، اور حشر کے عذاب سے بچائے۔ آمین۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

(ابوالخیر)

۱۸

سبق ۴۶

مسلمانو!

عبرت۔ عبرت۔ عبرت!

قرآنِ کریم کے نازل ہونے سے قبل لوگ بَرّ (دھرتی ماتا) اور بحر (جل دیوتا) کی پوجا کرتے تھے۔ قرآن مجید نے بتایا کہ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ خشکی اور تری کے خزانے ان کے لیے ہیں جو اللہ کریم کے بندے بنیں۔ بحر و بر میں پھیل کر اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرو اور قدرت کے مخفی خزانوں کے مالک بن جاؤ۔

ہمارے بزرگوں نے قرآنِ کریم کے اِسی ارشاد پر لبیک کہا۔ وہ صحرا نشین تھے مگر ایسے صحرا نشین کہ

ے جہاں گیر، جہاں دار، جہاں بان و جہاں آرا

اُن کی روحیں آج پکار پکار کر کہہ رہی ہیں نوجوانو!

ے دشت تو دشت ہیں۔ دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

(علامہ اقبال)

آج یہ حقیقت کیسی دل گداز ہے کہ:

لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیل
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز

(علامہ اقبال)

بر زیاں کاری کب تک؟ یہ سود فراموشی کہاں تک ؟
اللہ کے لئے

؎ کھول کر آنکھیں مرے آئینۂ گفتار میں
آنے والے دور کی دھندلی سی اِک تصویر دیکھ

(علامہ اقبال)

اللہ توفیق دے تو قوم و ملت کی فلاح کے لئے کمر بستہ ہو کر

بس اب علم و فن کے وہ پھیلاؤ ساماں کہ نسلیں تمہاری بنیں جن سے انساں
غریبوں کو راہِ ترقی ہو آساں امیروں میں ہو نورِ تعلیم تاباں
کوئی ان میں دنیا کی عزت کو تھامے
کوئی کشتیٔ دین و ملت کو تھامے

(مولانا حالی)

---

(۱۹)

اب تک آپ نے ۸۶ آیاتِ بینات پڑھی ہیں اور ۲۶ احادیثِ مبارکہ بار بار پڑھیے۔ ان کی معانی پر غور و فکر کیجیے۔
کہیے کتنی آیات اور کتنی احادیث مبارکہ آپ نے زبانی یاد کی ہیں؟

اپنا جائزہ خود لیجیے

۱۔ قرآنِ مجید کے نزول کی غرض کیا ہے ؟

۲- قرآنِ کریم کی چند برکات کا ذکر کیجیے۔

۳- قرآنِ پاک سے استفادہ حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

۴- قرآنِ پاک سے رُوگردانی کرنے والوں کا حشر کیا ہوگا؟

۵- "سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ" کے کیا معنی ہیں؟ اس آیت کریمہ کی رُو سے مسلمانوں پر کیا فرض عائد ہوتا ہے؟

۶- دو آیاتِ بیّنات اور دو احادیثِ مبارکہ زبانی لکھیئے۔ ان کے معنی بھی درج کیجیے۔

ندائے غیب

سبق ۴۷

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں، تم بھی نہیں
کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ مختار؟ مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟ ہوگئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟
قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد کا تمہیں پاس نہیں
ہر مسلماں رگِ باطل کے لئے نشتر تھا اس کے آئینۂ ہستی میں عمل جوہر تھا
جو بھروسا تھا اُسے قوتِ بازو پر تھا ہے تمہیں موت کا ڈر۔ اسکو خدا کا ڈر تھا
باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابلِ میراثِ پدر کیوں کر ہو!
خودکشی شیوہ تمہارا، وہ غیور و خود دار تم اخوّت سے گریزاں وہ اخوّت پہ نثار
تم ہو گفتار سراپا، وہ سراپا کردار تم ترستے ہو کلی کو، وہ گلستاں بکنار
اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی
نقش ہے صفحۂ ہستی پہ صداقت ان کی

(علامہ اقبال)

۳

سبق ۴۸

اللہ کریم کا دین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیت کریمہ ۱

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ (آل عمران ۳-۱۹)

بے شک اللہ کے ہاں اسلام ہی دین ہے (اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں)

اور پھوٹ میں نہ پڑیں اہلِ کتاب بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا (کہ سیّدِ عالم علیہ الصّلوٰۃ والسلام ہی وہ نبی ہیں جن کی کتب الٰہیہ میں خبریں دی گئی ہیں)

اپنے دلوں کی جلن سے (ان کے اختلاف کا سبب ان کا حسد اور ان کے دنیوی مفاد ہیں)

اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

آیت کریمہ ۲

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

(اٰلِ عمران ۳-۸۵)

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہوگا۔

آیت کریمہ ۳

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

(المآئدة ۵-۳)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا۔ (کہ اب پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ امور تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیے گئے) اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی (مکہ مکرمہ پر تسلط عطا فرما دیا)

اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا (کہ اس کے سوا کوئی اور اللہ کریم کا پسندیدہ دین نہیں)

کریما

تو فرستادی بما روشن کتاب
میکند با ما با حکامت خطاب
از طفیل آں صراطِ مستقیم
قوتے اسلام را دِہ اے کریم

(مولانا احمد رضا خاں)

۳

اَلْاِسْلَامُ

اس باب میں ۸۷ آیاتِ بیّنات ہیں اور ۱۷ احادیث مبارکہ سب کے معانی پہ غور و فکر کیجئے اور ان کے مطابق زندگی ڈھالیئے زیادہ سے زیادہ آیات اور احادیث زبانی یاد کیجیے۔ احباب کو ایسا کرنے کی ترغیب دیں۔

①

سبق ۴۹

اسلام

(انسانی فرائض کا حسین مرقع)

اسلام کے لفظی معنی ہیں سِلْمٌ یعنی صلح اور سلامتی میں داخل ہو جانا۔ گویا اسلام ایک عالمگیر تحریک ہے جو دنیا کے ہر انسان کے لئے صلح اور سلامتی کا پیغام ہے۔ حقیقت میں اسلام دنیا میں زندگی بسر کرنے کا صحیح طریقہ ہے۔ یہ اُن لوگوں کا راستہ ہے جن پر اُن کی راست روی کی وجہ سے اللہ کریم کا انعام ہوا۔ اس راستہ پہ چل نکلنے سے انسان اُن غلط راستوں سے بچ جاتا ہے جو اُن بھٹکے ہوئے لوگوں کے راستے ہیں جن پر ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔

اسلام ہی ایسا دین ہے جس کے نام سے اُس کی برکات واضح ہیں۔ اسلام قبول کر لینے سے انسان بے یقینی سے نجات پا لیتا ہے۔ وہ اللہ کی رضا کو اپنی زندگی کا نصب العین ٹھہرا لیتا ہے اور اطمینانِ قلب کے ساتھ قرآنِ حکیم کی روشنی میں زندگی کی منزلیں کامیابی کے ساتھ طے کرنے لگتا ہے۔ وہ اسلام کی عالم گیر برادری کا معزز رکن بن جاتا ہے اور جانتا ہے کہ

حدیث مبارک ۱

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے عمارت کی طرح ہے۔	اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ
اس کا ایک حصّہ دوسرے حصّہ کو طاقت دیتا ہے۔	يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا (صحیحین)

۲

اسلام کی پہلی خوبی — سبق ۵۰

اسلام دینِ حق ہے

تمام پہلے انبیاء کرام اسلام ہی کے مبلغ تھے۔ سب نے دنیا کو توحید اور حسنِ اخلاق کا درس دیا۔ مگر ان کی اُمتوں نے نفسانی خواہشات کی بنا پر اپنے انبیاء کی سچی تعلیموں کو مسخ کر ڈالا۔ اور انبیاء کرام کی پاکیزہ زندگیوں بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ مثلاً حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ مگر یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اور دعوے کیا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے لاڈلے یہودیوں کا

نگہبان ہے۔

عیسائیوں نے حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا مان لیا اور کہا کہ حضرت مسیح ان کے کفارہ میں سولی چڑھائے گئے۔ اب عیسائیوں کو چھٹی ہے۔ اُن سے کوئی بازپُرس نہ ہوگی۔

اللہ تعالےٰ نے واضح فرمایا کہ ! آیت کریمہ ۴
ان کا ایسا کہنا ان کے اپنے منہ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ج
کی بات ہے۔ (البرآءۃ ۹-۳۰)

اس غلط فہمی کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں
اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آیت کریمہ ۵
پاک ہے اس سے جو یہ اس کے سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
ساتھ شریک کرتے ہیں۔ (التوبہ ۹-۳۰)

ہنود اور دیگر اقوام کی حالت یہود و نصارٰے سے بھی بدتر تھی۔ انہوں نے اپنی خواہشات کو اپنے دیوی دیوتاؤں کی صفات قرار دے رکھا تھا۔ ان کی پوجا کرتے تھے اور انہیں حاجت روا گردانتے تھے۔

نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسلام کو ہر قسم کی افراط اور تفریط سے پاک کیا۔ اسلام کو اس کے اصلی رنگ میں پیش کیا۔

سچا دین دِیْنَ الْحَقِّ
(۹ - ۲۹)

عالمگیر اور ابدی دین دِیْنُ الْقَیِّمَةِ /
(البیّنۃ ۹۸ - ۵)

جہاں کی بگڑی بنانے والے درود تم پہ سلام تم پہ رہِ صداقت دکھانے والے درود تم پر سلام تم پر
(سید ظفر عسکری)

③

اسلام کی دوسری خوبی

سبق ۵۱

اسلام دُنیا بھر کے کُل انسانوں کا دین ہے

اسلام آخری الہامی دستورِ حیات ہے

یہ پہلے کے تمام الہامی دستوروں کا خلاصہ ہے۔ جدید تقاضوں کے مطابق اس میں نئے احکام بھی ہیں۔ انبیاء کرام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا۔ سب سے پچھلے رسول نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب انبیاء آئے۔ سب اللہ کریم کے سچے نبی ہیں۔ سب نے توحید اور حُسنِ اخلاق کا درس دیا۔

موجودہ صورت میں اسلام تمام ربانی سچائیوں کا مجموعہ ہے۔ تمام بنی نوعِ انسان کے لئے قابلِ قبول ہے۔ حق کا ہر متلاشی اس سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے :-	آیت کریمہ
یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور	قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ
اس پر جو اترا ہماری طرف	عَلَيْنَا
اور جو اترا ابراہیم اور اسماعیل اور	وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ
اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں پر	اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء	وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى
کو	وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ
ان کے رب سے۔	رَّبِّهِمْ ۔

اور ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے حضور گردن جھکاتے ہیں۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔

(آل عمران ۳-۸۳)

اسلام اللہ کریم کے تمام انبیاء تمام رسولوں اور اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں کی سچائی کو تسلیم کرتا ہے اور ہر حق بات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

ان فطری اور ابدی اصولوں کی وجہ سے اسلام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دنیا کے کل انسانوں کا دین ہے۔ اسلام کی روح میں ایسی کوئی شئے نہیں جو تفرقہ اور باہمی نفرت کا باعث ہو۔

---

④

اسلام کی تیسری خوبی — سبق ۵۲

اسلام روحانی مسلک ہے

آیت کریمہ ۷

اسلام میں جبر نہیں۔ بے شک خوب ظاہر ہو گئی ہے نیک راہ گمراہی سے

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ

(البقرہ ۲-۲۵۶)

صفاتِ الٰہیہ اور اسلامی تعلیمات کے واضح بیان اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

نیک نمونہ — اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

کے بعد عاقل کے لیئے قبولِ حق میں تامل کی کوئی وجہ باقی نہیں رہی۔ حق واضح ہے۔ اس میں جبر نہیں۔ رضا اور رغبت ہے۔ اسلام ہی نے دنیا کو توہمات۔ جہالت اور ذات پات کی تمیز سے نجات دلائی۔

اسلام تہذیب۔ تمدن۔ شائستگی۔ مساوات اور نیکی کا دین ہے۔

اسلام جہاں گیا ہے اس نے وہاں سب سے پہلے مسجد کی بنا رکھی ہے جہاں مسلمان مل کر اللہ کریم کی عبادت کرتے ہیں اور مشترکہ فلاحی تدابیر بروئے کار لاتے ہیں۔ مسجد سے ہی علم و عرفان کے دھارے بہتے ہیں۔ اتفاق و اتحاد کے درس ملتے ہیں۔ سازگار فضا قائم ہوتی ہے۔ نیک معاشرہ جنم لیتا ہے۔ کیا اسلام کی یہ امتیازی شان تہذیب اور تعمیر کی تحریک نہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ

حدیث مبارک ۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ محلوں میں مسجدیں بنائیں پاک و صاف رہیں اور خوشبو لگائیں

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ فِی الدُّوْرِ وَاَنْ یُّنَظَّفَ وَ یُطَیَّبَ (جامع ترمذی)

مسجد

مسجد اسلام کا پہلا بنیادی مرکز ہے۔ مسجد بنانا افضل ترین عبادت ہے۔ تاہم کہیں ایسا تو نہیں کہ

مسجد تو بنا دی شب بھر میں، ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے، برسوں میں نمازی

۵

اسلام کی چوتھی خوبی　　　　سبق ۵۳

مثالی تہذیب اور اعلیٰ تمدّن

اسلامی تہذیب کی بنا ایمانیات پر ہے۔ دربارِ رسالت میں عرض کیا گیا ایمان کیا ہے؟ فرمایا

حدیث مبارک ۳

کہ اللہ۔ اس کے فرشتوں۔ اس کی کتابوں۔ اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کو مانو۔	أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔
اور اچھی اور بُری تقدیر کو مانو۔	وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ۔

ایمانیات پر ایمان لے آنے سے دل کا زنگ دھل جاتا ہے۔ نفس پاک ہو جاتا ہے۔ نیک اعمال کا جذبہ ابھرتا ہے۔

پھر عرض کیا گیا اسلام کیا ہے۔ فرمایا

حدیث مبارک ۴

کہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں۔	أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو۔	وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ
رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ	وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ

کا حج کرو اگر پہنچ سکو اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۹

شہادت ۔ نماز ۔ زکوٰۃ ۔ روزے ۔ حج اسلام کے ارکان ہیں یہ گویا اسلام کا تمدّن ہے ۔

جو شخص دل سے ایمانیات کو مان لے اور پھر عملی طور پر ارکانِ اسلام بجا لائے وہ مسلمان ہے ۔

ظاہر ہے کہ اسلام صرف عقائد کا نام نہیں ۔ ایمان لے آنے کے بعد حکم ہے کہ :

آیت کریمہ ۸

رب کی عبادت کرو	وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ
نیک کام کرو	وَافْعَلُوا الْخَيْرَ

(الحج ۲۲ ـ ۷۷)

ایمان ۔ عبادت اور اعمالِ صالح کے مجموعے کا نام اسلام ہے ۔ اِس اعلیٰ تہذیب اور تمدّن کی مثال نہیں ۔

٦

اسلام کی پانچویں خوبی

سبق ۵۴

ہمہ گیر نظامِ حیات

صرف اسلام ہی وہ دین ہے جس میں اِنسانی زندگی کے ہر گوشہ کے بارہ میں اِس تفصیل کے ساتھ ہدایات ہیں کہ دنیا محوِ حیرت ہے ۔

دنیا میں انسان کا تعلق خالق سے بھی ہے مخلوق سے بھی ۔ خالق کے ساتھ تعلق کو ایمان کہا جاتا ہے ۔ مخلوق کے ساتھ تعلق کو عملِ صالح ۔ خالق کے ساتھ

تعلق کی نوعیت صرف زبانی اقرار کی ہے تو یہ عقیدہ ہے۔ اگر خالق کے ساتھ تعلق کا اظہار اعضا سے ہے تو یہ عبادت ہے۔ تکبیر قیام۔ رکوع۔ سجود سب عبادتیں ہیں۔

مخلوق کے ساتھ انسان کے تعلقات کی حیثیت قانونی ہے تو یہ معاملات ہیں مثلاً امیر کی طاعت۔ سائل کی داد رسی۔ حقوقِ وراثت۔ غریبوں کے لئے زکوٰۃ۔
مخلوق کے ساتھ انسان کے روحانی اور برادرانہ تعلقات کو اخلاق کہا جاتا ہے۔

ارکانِ اسلام نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج میں ایمانیات۔ عبادت۔ معاملات اور اخلاقیات سب کی رعایت ہے۔ ہر رکن تمام قسم کی عبادتوں کا حسین مجموعہ ہے۔

صحابہ کرام کو اسلامی تعلیمات کی ہمہ گیری پر ناز تھا۔ یہی چرچا رہتا کہ اسلام نے یہ بھی بتایا ہے۔ وہ بھی بنایا ہے۔ سب کچھ بتایا ہے۔ ایک دن مشرکین نے حضرت سلمان فارسی سے مذاق کے طور پر کہا کیا اسلام تمہیں یہ بھی بتاتا ہے کہ ٹٹی اور پیشاب کیسے کرو۔ حضرت سلمان نے فرمایا۔ ہاں۔ بتایا ہے کہ ٹٹی پیشاب کرتے وقت قبلہ رُو نہ بیٹھو۔ دائیں ہاتھ سے طہارت نہ کرو۔ ڈھیلے تین سے کم استعمال نہ کرو۔ ہڈی اور گوبر سے استنجا نہ کرو۔
یہ سُن کر مشرکین ہکّے بکّے رہ گئے۔

اے خزانہ دارِ علمِ اوّلین و آخرین
اہلِ خرمن کو بھی دیکھا ہم نے تیرا خوشہ چیں
در تیرے فیض و کرم کا ہر کسی پہ ہے کھلا
تو ہے ختمی مرتبت، تو رحمۃ للعلمین

عبدالعزیز خالد نوائے وقت میگزین

۷

اسلام کی چھٹی خوبی

سبق ۵۵

مکمل دین

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

آیت کریمہ ۹

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا۔

(المآئدہ ۵-۳)

احکام اور قواعد مکمل ہو گئے۔ ان کے نفاذ کی راہ ہموار ہو گئی۔ حکومتِ الٰہیہ قائم ہو گئی۔ مستقبل میں نہ بنیادی عقاید اور احکام میں اضافہ کی گنجائش رہی نہ کسی نئے نبی کے آنے کی حاجت۔

دینِ اسلام قبل ازیں حالاتِ زمانہ کے مطابق علاقائی اور جغرافیائی حدود کے مطابق تھا۔ اب وقت آگیا وحدتِ نسل انسانی کا۔ اسلام پہلی بار عالمگیر دین کے طور پہ نافذ ہو رہا ہے۔ اللہ کریم ربّ العالمین ہے۔ ہر ہر شئی کا ہر زمانہ میں مربی ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے ہوا۔ روشنی۔ غذا اور دیگر ضروریات پہلے سے مہیا ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اسی سنت کے مطابق جونہی اسلام اپنی عالمگیر شان میں آیا ریل۔ جہاز۔ تار۔ ٹیلیفون۔ ٹی وی۔ کی سہولتیں پیدا ہو گئیں۔ اب اسلام کی عالمگیر نشر و اشاعت میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ آج بیت اللہ سے بلند ہونے والی اذان دنیا کے ہر گوشہ میں بخوبی سنی جاتی ہے۔ دینِ متین کا بول بالا ہے۔

نزولِ قرآن کے ساتھ ہی دورِ جدید کا آغاز ہو چکا ہے۔ اسلام کے نفاذ کے ساتھ ہی نام و پیام کا نظام عام ہے۔ یہ شان صرف اسلام

کی ہے کہ اس نے انسانی اخلاق کی بنا اسماءالحسنیٰ پر رکھی۔ حکم ہے کہ اپنے اخلاق کی عمارت صفاتِ الٰہیہ پر کھڑی کرو۔ اور زندگی میں جو کام بھی کرو اعلیٰ اخلاق کو ملحوظ خاطر رکھو۔ اللہ کریم کے ہاں سے جو انعام تمہیں ملے ہیں اُن سے دوسروں کو فائدہ پہنچاؤ۔

اللہ کریم رَبُّ الْعٰلَمِیْن ہے۔ اس کا رسول رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن۔ اس کائنات میں سلسلۂ فیض کا جاری ہے۔ جس سے فیض ہے وہ اصل ہے۔ اُسے بقا ہے۔ جس سے فیض نہیں وہ جھاگ ہے۔ اسے فنا ہے۔

٨

اسلام کی ساتویں خوبی

سبق ۵۶

اللہ کریم کا پسندیدہ دین

اسلام ہی اللہ کریم کا پسندیدہ دین ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

آیت کریمہ ۱۰

اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔	وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (المآئدہ ۵-۳)

اسلام ہی اس دُنیا میں رہنے سہنے کا وہ راستہ ہے جو انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے اور دنیا و آخرت میں فلاح کا موجب ہے۔ چنانچہ پھر تاکید ہے کہ

آیت کریمہ ۱۱

یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔	اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران ۳-۱۹)

لوگ ہوا پرستی کی بنا پر طرح طرح کے طریقے گھڑ لیتے ہیں۔ وہ مسلک جسے لوگ اپنی خواہشات سے گھڑ لیں دین نہیں۔ نہ وہ ایسا مسلک انسان کے لئے ہدایت کا ضامن ہو سکتا ہے۔ کافر کا عمل مثل سراب کے ہے۔

آیت کریمہ ۱۲

کہ جب اس کے پاس آیا تو اسے کچھ بھی نہ پایا۔	حَتّٰٓی اِذَا جَآءَہٗ لَمْ یَجِدْہُ شَیْـًٔا۔ (النور ۲۴-۳۶)

اسی لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

آیت کریمہ ۱۳

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔	وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ج
اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں سے ہے۔	وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (آل عمران ۳-۸۵)

اللہ کریم کو اپنی مخلوق کی فلاح منظور ہے
صرف اسلام ہی مخلوق کی فلاح کا ضامن ہے
اسلام سے غافل ہونا انسان کو مصائب میں مبتلا کرتا ہے
عالمی مشکلات کا حل اسلامی اصولوں کے فروغ میں ہے

۹

اسلام کی آٹھویں خوبی   سبق ۵۷

آسان دین

دین اسلام اللہ کریم کی طرف سے ہے جو انسان کا خالق اور رب ہے۔ یہ عین انسان کی فطرت کے مطابق ہے۔ اس کے سب احکام ایسے ہیں کہ ان کی اچھائی سب پر واضح ہے۔ اس لئے ان کا بجا لانا آسان ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

آیت کریمہ ۱۴

جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرے گا   وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
اللہ اس پر ہر کام آسان کر دے گا   مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا۔

(الطلاق ۶۵-۴)

کیا کہنا اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کا کہ جس کام میں بندہ کی بہتری ہے اس کا راستہ بندہ کے لئے آسان فرما دیتا ہے۔

پیغمبرِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

حدیث مبارک ۵

دین آسان ہے۔   اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ (صحیح مسلم)

اور عاملین و مبلغینِ اسلام کو ہدایت فرمائی

حدیث مبارک ۶

آسانی کرو اور تنگی نہ کرو   يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا
اطمینان دلاؤ۔ نفرت نہ پھیلاؤ   وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا (صحیحین)

حکم ہے کہ اسلام کی نشر و اشاعت ایسے کرو کہ لوگ اُسے آسان سمجھیں اور اس کی طرف مائل ہوں۔ اسلام کو خواہ مخواہ اس طرح پیش نہ کرو کہ ناقابلِ عمل نظر آئے اور لوگ اس سے دُور بھاگیں۔

---

⑩

سبق ۵۸

ذمہ دارانہ زندگی کا محرّک

اسلام کی تعلیم ہے کہ اللہ کریم نے انسان کو طرح طرح کے نعم اور اختیارات دے کر کھلی چھٹی نہیں دے رکھی کہ ستم ڈھاتا اور ظلم کرتا پھرے۔ دُنیا کی چند روزہ زندگی دار العمل ہے۔ بعد کی ابدی زندگی دار الجزا ہے۔ بندہ جو یہاں بوئے گا۔ آخرت میں اس کا پھل پائے گا۔ اس عقیدہ سے ہر انسان کو دنیا میں ذمہ دارانہ زندگی بسر کرنے کی تحریک ہوتی ہے۔

قیامت حق ہے

آیات کریمہ ۱۵ تا ۱۷

اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہوکر۔	يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا
تاکہ اپنا کیا دکھائے جائیں۔	لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝
تو جو ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔	فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝
اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے	وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

اسے دیکھے گا۔ شَرًّا یَّرَہٗ ع

(الزلزال ۹۹ - ۸۶)

حساب وکتاب کے لئے باقاعدہ طور پر مستقل نظام مرتب ہے۔ اللہ کریم خود سمیع - بصیر - علیم - خبیر اور حسیب ہے۔

پھر اللہ کا رسول

خود شاہد اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ہے۔ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا

(الاحزاب ۳۳ - ۴۵)

پھر اللہ کے فرشتے

معزز محرر ہیں کِرَامًا کَاتِبِیْنَ

ہر انسان کے اعمال کا مفصل اور مکمل ریکارڈ مرتب کر رہے ہیں۔

نیز انسان کے ہاتھ - پاؤں اور تمام اعضاء بول بول کر گواہی دیں گے۔

اعمال کو تولنے کی میزان قائم ہے۔

نیک اعمال کا انعام ملے گا - بُرے اعمال کی سزا ملے گی۔

تو انسان کیوں نہ اس پر یقین رکھے کہ ؎

گندم از گندم بروید جَو ز جَو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

زندگانی نیست تکرار نفس
اصلِ او از حی و قیوم است و بس
قرب جاں با آنکہ گفت اِنّی قریب
از حیاتِ جاوداں بُردن نصیب

(اقبال)

۱۱

اوّل عصبیّت

آج دنیا کو طرح طرح کے عالمی مسائل درپیش ہیں۔ ان مسائل کی بنا پر دنیا کی آبادی متحارب جماعتوں میں بٹ چکی ہے۔ بارود تیار ہے صرف چنگاری درکار ہے۔ اسلام ہی ہے جو تمام عالمی مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ سب سے بڑی بلا عصبیّت ہے۔ عصبیّت بوجہ نسل۔ بوجہ وطن۔ بوجہ زبان یا بوجہ رنگ۔

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عرض کیا گیا آقا!

	حدیث مبارک ہے
کیا کسی کا اپنی قوم سے محبت رکھنا	اَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُّحِبَّ
عصبیّت ہے؟	الرَّجُلُ قَوْمَهٗ
فرمایا نہیں	قَالَ لَا
عصبیّت یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کی	وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ
ظلم میں مدد کرے۔	يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَى
	الظُّلْمِ مشکوٰۃ شریف

پھر فرمایا	حدیث مبارک
تمہارے نسب اس لئے نہیں کہ	اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ
دوسروں کو حقیر جانو	عَلٰى اَحَدٍ
تم سب آدم کی اولاد ہو	كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ

شرافت کے پیمانے پر کوئی پورا نہیں اُترتا	طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ
اس کمی میں سب برابر ہو۔ کسی کو کسی	لَمْ تَمْلَاءُوْهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ
پر فضیلت نہیں،	عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ
مگر بوجہ دین اور پرہیز گاری۔	اِلَّا بِدِيْنٍ وَّتَقْوٰى
وہ شخص پورا عیبی ہے جو	وَّكَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ
چھچھورا۔ بے حیا اور کنجوس ہے	بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا
	(مشکوٰۃ شریف)

پس اسلام میں غلط قسم کی عصبیّت نہیں۔ اس میں حقیقت پسندی اور روا داری ہے۔

عالمی مسائل ⑫ سبق ۶۰

دوم اعلیٰ اقدار کا فقدان

آج کل لوگوں کا اللہ تعالیٰ یوم حساب اور جزا سزا پر دل و جان سے ایمان نہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اخلاقی اقدار کا پاس نہیں۔

دوسری طرف پیغمبرِ اسلام علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے ہاں حسنِ اخلاق ہی معیارِ شرافت ہے۔

فرمایا

حدیث مبارک ۹

تم میں بہترین شخص وہ ہے جس کے	اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ
اخلاق بہترین ہوں۔	اَخْلَاقًا (مشکوٰۃ شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب

خطاب کرتے ۔ یہ ضرور فرماتے

حدیث مبارک ۱۰

اس کا ایمان نہیں جو امین نہیں	لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ
اور اس کا دین نہیں جو عہد کا پکا نہیں	وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ
	(مشکوٰۃ شریف)

حدیث مبارک ۱۱

پھر فرمایا	
بے حیائی جس چیز میں ہوگی اسے گنوا	مَا کَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا
دے گی۔	شَانَہٗ
حیا جس شی میں ہوگی	وَمَا کَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ
اسے جلا دے گی	اِلَّا زَانَہٗ

سچ پوچھیے تو حسنِ اخلاق کے نہ ہونے سے ہی اجتماعی خرابیاں رونما ہوتی ہیں۔

حدیث مبارک ۱۲

حدیث میں ہے	
جن کے اندر خیانت ہو ان کے دلوں	مَا ظَھَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا
میں اللہ دوسروں کا رعب بٹھا دیگا	اَلْقَی اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ
جن میں زنا عام ہوگا ان میں موتیں	وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْھِمْ اِلَّا کَثُرَ
زیادہ ہوں گی۔	فِیْھِمُ الْمَوْتُ
جو ناپ تول میں کمی کریں گے ان	وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ
کے رزق میں کمی ہوگی۔	اِلَّا قُطِعَ عَنْھُمُ الرِّزْقُ
جو ناحق فیصلے کریں گے ان میں	وَلَا حَکَمُوْا بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا
قتل و خون زیادہ ہوں گے۔	فَشَا فِیْھِمُ الدَّمُ
جو عہد کے پابند نہ ہوں گے ان پر	وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَھْدِ اِلَّا

اُن کے دشمن مسلّط ہو جائیں گے۔ سُلِّطَ عَلَیْھِمُ الْعَدُوُّ

(مشکوٰۃ شریف)

اِسلام اعلٰے اقدار کا نام ہے۔ اعلٰے اقدار سے اچھا معاشرہ جنم لیتا ہے جس پر امن و امان کا دارومدار ہے۔

۱۳

عائلی مسائل

سبق ۶۱

سوم مسئلہ زوجیّت

اسلام نے زوجیّت کے پیچیدہ مسئلہ کو حل کرنے میں پہل کی ہے۔

اسلامی تعلیمات سے پہلے عورت کو اس لئے ذلیل سمجھا جاتا تھا کہ وہ عورت ہے۔ وہ مکر اور معصیّت کی علامت تھی۔ مغرب ممالک میں شادی کے بعد نہ عورت کو جائداد کا ورثہ ملتا۔ نہ ہی اس کے لئے نا اہل خاوند سے نجات پانا ممکن تھا۔ یوروپ میں یہ تصوّر تھا کہ مرد اللہ کے لئے ہے اور عورت اُس اللہ کے لئے جو اس کے شوہر کے اندر ہے۔

اسلام نے عورت کو اس کا صحیح مقام دینے میں پہل کی۔

فرمایا

آیت کریمہ ۱۹

تمہارے لئے تمہیں میں سے جوڑے بنائے۔ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا

(الشوریٰ ۴۲ - ۱۱)

مرد اور عورت باہم جوڑا ہیں۔ میاں بیوی کا سلسلہ اس لئے ہے کہ اللہ

اس سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے۔ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ط
(الشوریٰ ۴۲ - ۱۱)

نیز یہ کہ حدیث مبارک ۱۳
دو محبت کرنے والوں میں نکاح لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ
جیسی محبت بڑھانے والی چیز تم نے النِّكَاح
نہ دیکھی ہوگی۔ (سنن ابن ماجہ)

پس مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے تسکین کا باعث ہیں۔ اُن کے خوشگوار تعلقات سے اولاد صالح پیدا ہوگی جو خاندانوں اور قوم وملّت کے لئے خوش حالی اور استحکام کا باعث ہوگی۔

مرد جہاد اور فتوحات ایسے اجتماعی کام کرکے فلاح دارین حاصل کریں۔ عورتیں عفّت۔ طاعت۔ اولاد کی پرورش اور گھر کی حفاظت کرکے درجات کی بلندی پائیں۔ دونوں کا اپنا اپنا مقام ہے۔ اپنے اپنے فرائض بجا لائیں۔

حکم ہے آیت کریمہ ۲۰
اور نہ آرزو کرو فضیلت کی کہ اللہ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ
نے دی بعض کو کہ تم سے مرد ہیں بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔
بعض پر کہ عورتیں ہیں۔ (النسآء ۴ - ۳۲)

گھر کی اقلیم میں مرد سربراہ ہے۔ عورت محافظ، معلم اور معاون ہے۔ اپنی اپنی جگہ دونوں ناگزیر ہیں۔ گھر کی گاڑی کو چلتا رکھنے کے لئے دونوں پہیوں کا ساتھ ساتھ چلنا ضروری ہے۔

۱۴

عالمی مسائل　　　　سبق ۶۲

بیویوں کی تعداد

بے نکاح کی زندگی بسر کرنا چونکہ انسانی فطرت کے خلاف ہے اس لئے حکم ہے کہ:

آیت کریمہ ۲۱

نکاح کرو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں۔

اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ (النور ۲۴-۳۲)

مرد ہوں یا عورت، کنوارے ہوں یا غیر کنوارے اگر بے نکاح ہوں تو ان کا نکاح کر دو۔

ساتھ ہی تنبیہ ہے کہ

آیت کریمہ ۲۲

اگر ڈرو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (النسآ ۴-۲)

یعنی ایک بیوی پر قناعت کرو۔

ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں عدل فرض ہے۔ یہ عدل لباس۔ خوراک۔ رہائش اور رات کو رہنے میں لازم ہے۔

مزید تاکید ہے کہ

آیت کریمہ ۲۳

تم سے نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو۔

لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ

اور چاہے کتنی ہی حرص کرو
تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ
کہ دوسری کو اُدھر میں لٹکتی چھوڑ دو۔

وَلَوْ حَرَصْتُمْ
فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ
فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ط
(النساء ۴ - ۱۲۹)

اگر صرف ایک بیوی پر قناعت کرنا ممکن نہ ہو اور ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا ناگزیر ہو جائے تو

آیت کریمہ نمبر ۲

نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں - دو دو، تین تین، چار چار

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ
النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

اگر صحت، مالی حالت یا کوئی اور امر مانع نہ ہو تو ایک بیوی ضرور نکاح میں لاؤ تاکہ فطری تقاضے پورے ہو سکیں اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکو۔ پہلی بیوی کے بانجھ - کمزور یا نا اہل ہونے کی بنا پر یا کسی اور معقول تقاضے کی وجہ سے دوسری۔ تیسری اور بالآخر چوتھی بیوی کا رکھنا ناگزیر ہو جائے تو عدل فرض ہے - لباس - خوراک - مکان اور رات کو رہنے میں سب کی حق رسی اور برابری لازم ہے۔

یہ ہے ازدواجی مسئلہ کا اسلامی حل۔

جو لوگ اعتراض برائے اعتراض کے عادی ہیں وہ کچھ کہتے پھریں ہر سمجھ دار کو اعتراف ہے کہ اسلام نے ازدواجی زندگی کے پیچیدہ مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ حل کر دیا ہے۔ اس سے بہتر حل ممکن نہیں۔ اسے غیر مسلم مفکرین نے بھی نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس مسئلہ کو اور طریقوں سے حل کرنے کی جو کوششیں بھی کی گئی ہیں ان کے نتائج نہایت شرم ناک اور مایوس کن ثابت ہوئے۔

سبق ۶۳

انگلستان کی مایۂ ناز خاتون این بینٹ ازدواجی مسائل کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتی ہیں :

مغرب میں جھوٹ موٹ	There is pretended mono-
یک زوجگی کا دستور ہے	gamy in the west, but
وہاں ہے صحیح معنوں میں	there is real polygamy
کثرتِ ازدواج غیر ذمہ دارانہ	without responsibility.
داشتہ کو نکال باہر کر دیا جاتا ہے	The mistress is cast off
جب آدمی اس سے دل برداشتہ ہو جاتا ہے	wher the man is weary of
وہ دھیرے دھیرے بازاری	her and she sinks gradually
عورت ہو کر رہ جاتی ہے	to the woman of the street
کیونکہ اس کا پہلا عاشق	for the first lover has no
اسکے مستقبل سے متعلق کوئی ذمہ داری	responsibility
نہیں لیتا	for her
اور وہ سینکڑوں گنا بدتر ہوتی ہے	future and she is hundred
اس خاتون سے جو دوسری بیوی	times worse off than a
کے طور پر محفوظ اور صاحب اولاد ہے	sheltered wife and mother
اپنے گھر میں جہاں یک زوجیت شرط نہیں	in the polygamy home.
جب ہم ہزارہا	When we see thousands of
بدحال عورتوں کو	miserable women who
مغرب کے گلی کوچوں میں	crowd the streets of the
رات کو جمع دیکھتے ہیں	western homes in the night

تو ہمیں لامحالہ احساس ہوتا ہے	we must surely feel that it
کہ مغرب کے لوگ کس منہ سے	does not lie in the western
اسلام پر اس لئے ملامت کرتے ہیں	mouthrs to reproach Islam
کہ اس میں ایک سے زیادہ بیویوں کی	for its polygamy.
اجازت ہے	

ازدواجی مسائل

سبق ۲۴

اسلام دینِ فطرت ہے

اگر عورت شرعی تقاضے نہ نبھا سکے تو مرد اُسے چھوڑ سکتا ہے۔ اور نئی شادی کر سکتا ہے۔ مرد شرعی تقاضے پورے نہ کر پائے تو عورت اس سے طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ اور کسی اور کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔

کیا یہ اصول ازدواجی مسائل کا صحیح حل نہیں؟ انہیں مسائل کے حل کے طور پر اسلام میں چار بیویوں تک کی اجازت ہے۔

اگر میاں یا بیوی کے لاعلاج عوارض میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ انہیں طوعاً و کرہاً ایک زوجیت کی بندھنوں میں گرفتار رکھیں گے تو نتیجہ کیا ہوگا؟

باہمی تعلقات کی خرابی۔ بدگمانی۔ جنسی امراض۔ بدکاری اور عصمت فروشی۔ ایسی ایسی گھریلو۔ خاندانی اور سماجی بُرائیاں کہ جن کے بیان کرنا قابلِ مصلحت نہیں۔

سرسری حالات میں اسلام کثرتِ ازدواج کے حق میں نہیں۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ عالمِ اسلام میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کا رواج عام نہیں۔

مغرب میں بظاہر ایک بیوی پر اکتفا کرنے کا دستور ہے۔ مگر عمل اس کے برعکس ہے۔ ناجائز تعلقات کی وبا عام ہے۔ یہ روگ وہاں نہ مذہب کے بس کا رہا ہے۔ نہ حکومت کے بس کا۔ کہیں عریانی۔ فحاشی اور بدکاری کو سماجی اور قانونی تحفظ دیا جا رہا ہے کہیں حرامی بچوں کو قانونی باپ دینے کا اہتمام ہو رہا ہے

کیا یہ حقیقت انسانیت کے دامن پر بدنما دھبہ نہیں؟

پردہ

سبق ۲۵

عورت کے پُر وقار مقام کے تحفظ کی خاطر مردوں کو حکم ہے کہ:

آیت کریمہ ۲۴

اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں	يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ
اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں	وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ط

اسی طرح

عورتوں کو حکم ہے کہ:

اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں	يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ
اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں	وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ
اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں	وَلَا يُبْدِينَ زِيْنَتَهُنَّ
مگر جتنا خود ہیں ظاہر ہے	اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا
اور دوپٹے اپنے گریبانوں	وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ
پر ڈالے رہیں	عَلٰی جُيُوْبِهِنَّ ۠

(۲۴ - ۳۰)

ظاہر ہے کہ اسلامی پردہ کا مقصد خواتین کی فطرتی صلاحیتوں کو دبانا نہیں۔ مقصد صرف جنسی ترغیبات کو روکنا ہے تاکہ ان کا سکونِ خاطر برقرار رہے اور وہ اطمینان کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکیں۔

قرآنِ کریم کی تعلیمات میں تاکید دل کی عظمت اور نظر کی عصمت پر ہے جن پر کردار کی بلندیوں کا دارومدار ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مسلم خواتین نے تاریخِ عالم کے ہر دور میں مذہبی۔ ملکی اور ملّی خدمات

میں نئے نئے درخشاں ابواب کا اضافہ کیا ہے۔

دیکھیے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کے آسان حل بتا کر انسانیت پر کتنا احسان فرمایا ہے اور کتنی حسین اور بلند ہیں اسلامی تعلیمات!

؎ یہ حسن و وفا، یہ شرم و حیا، یہ صدق و صفا، یہ صبر و رضا
سب تیری عطاء ہیں، تیرا کرم اے صلِّ علیٰ، اے صلِّ علیٰ

محمد احمد شاد (نوائے وقت میگزین)

مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ سمتھ نے اپنی تصنیف 'انڈیا میں جدید اسلام' کے صفحات میں برکہا ہے کہ اسلام نے دکھ بھری دنیا کو

جرأت۔ وقار Courage, dignity
اور سکونِ خاطر and Serenity.
کی دولت سے مالا مال کیا۔

⑮

عائلی مسائل

سبق ۶۶

تزویج اور طلاق

تزویج سے مراد ہے لڑکے اور لڑکی یا مرد اور عورت کا بطور خاوند اور بیوی بن کر رہنے کا عہد کرنا۔ یہی نکاح ہے جو عقد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اسلام میں نکاح کی تقریب نہایت سادہ ہے۔

اس تقریب کے دو رکن ہیں:۔

اوّل : ایجاب یعنی مان لینا
دوم : قبول یعنی لے لینا

مرد یا عورت میں سے کوئی ایک مانے کہ میں نے اپنے آپ کو تیرے نکاح میں دیا۔ یہ ایجاب ہے۔ دوسرا کہے کہ میں نے لیا۔ یہ قبول ہے۔

باہمی حقوق اور اختیارات کو محفوظ رکھنے کے لئے اس سلسلہ میں تین چیزیں ضروری ہیں۔

اوّل : شہادت۔ ایجاب اور قبول دو گواہوں کے روبرو ہونا چاہیئے۔

دوم : اس کا عام اعلان ہونا چاہیئے۔

سوم : مہر۔ مہر وہ رقم ہے جو عورت کو نکاح کے وقت دینا طے کی جائے۔ حقِ مہر عورت کی عزّت اور اس کے وقار کا اعتراف ہے اس کا تعین لازم ہے۔

ایجاب اور قبول سے پہلے نکاح کا خطبہ پڑھا جاتا ہے جس میں حمد اور شہادت کے علاوہ حقوق العباد خصوصاً زوج اور زوجہ کے حقوق کے بارہ میں آیاتِ تلاوت کی جاتی ہیں۔

ایجاب اور قبول کے بعد

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ

کہا جاتا ہے۔ یعنی سب کے حق میں اللہ کریم کی رحمتیں طلب کی جاتی ہیں۔

زوجہ کے زوج کے ہاں رات بسر کرنے کے بعد دعوتِ ولیمہ کی جاتی ہے۔

نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حدیث مبارک ۱۲

بدترین کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں فقیر نظر انداز کئے جائیں۔	شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَ يُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ (صحیح بخاری)

سبق ۶۷

دعوت میں فقیروں کو وہی مقام اور احترام دیا جائے جو دوسرے مہمانوں کے حق میں روا رکھا جائے۔

دعوتِ ولیمہ دُلہن کے اعزاز میں دی جاتی ہے۔ اس میں اس کی قدر افزائی ہے اور اسے محلہ کی مستورات کے ساتھ متعارف ہونے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ باہمی روابط استوار ہوتے ہیں۔

نکاح مقدس عہد ہے جس کی پاس داری نہایت ضروری ہے۔

میاں بیوی کا باہمی نباہ ممکن نہ رہے تو طلاق کے ذریعہ وہ ایک دوسرے سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ طلاق کے معنی ہیں کسی بندھن سے آزاد کرنا۔ طلاق کے ذریعہ عورت اور مرد نکاح کے بندھن سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

حکم ہے کہ طلاق کی نوبت آئے تو مرد عورت پر بہتان نہ لگائے اور جو کچھ اس نے اُسے دے رکھا ہے اُسے واپس نہ لے۔

جدائی کا معاملہ حُسنِ سلوک سے طے پانا چاہیئے۔

ناگزیر حالات میں طلاق کی ضرورت آپڑتی ہے مگر طلاق کو پسندیدہ قرار نہیں دیا گیا۔

ارشاد ہے

حدیثِ مبارکہ ۱۴

طلاق حلال ہے مگر اللہ کے ہاں
ہے نہایت مکروہ ہے۔

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰہِ
الطَّلَاقُ
(سنن ابوداؤد)

طلاق سے قبل مصالحت کی کوشش ہونی چاہیئے۔ پھر طلاقیں تین ہیں۔ تاکہ علٰحدگی کی نوبت جھوٹے غصّے کی بنا پر نہ ہو۔ کوشش اصلاح کی جاری رہے۔

مصالحت کی کوئی صورت رونما نہ ہو سکے تو نکاح کو آخر زندگی بھر کے لئے لعنت کا طوق تو نہ بننا چاہیئے۔ تیسری طلاق کے ذریعے گلو خلاصی ممکن ہے۔

(١٦)

چہارم معاشیات　　　　سبق ٦٨

١۔ کمانے کا حق

معاشی مسائل نے آج انسان کو پریشان کر رکھا ہے۔ نظامِ رحمت کا اپنا معاشی نظام ہے جس کی بنا بنی نوع انسان سے ہمدردی پر ہے۔

نظامِ رحمت کے معاشی نظام میں ہر انسان کو حلال کی کمائی کمانے کا حق حاصل ہے۔

قرآنِ پاک میں ہے

آیات کریمہ ٢٥۔ ٢٦

اللہ وہ ہے جس نے دریا کو تمہارے	اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ الْبَحْرَ
بس میں کر دیا۔ تاکہ اس کے حکم سے	لِتَجْرِیَ الْفُلْکُ فِیْہِ بِاَمْرِہٖ
اس میں کشتیاں چلیں۔	
اور تاکہ اللہ کے فضل سے فائدے	وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ
اُٹھاؤ۔ اور شاید اللہ کا شکر بجالاؤ۔	وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝
اور تمہارے لئے کام میں لگا رکھا ہے	وَسَخَّرَ لَکُمْ
جو کچھ آسمانوں میں ہے	مَّا فِی السَّمٰوٰتِ
اور جو کچھ زمین میں ہے۔	وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ ط
بے شک ایسا کرنا	اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ
اللہ کی قدرت اور اس کی حکمت کی	لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے	

جو اللہ کی صنعتوں اور خلقتوں پر غور و فکر کرتے ہیں يَتَفَكَّرُونَ ۝ (الجاثیہ ۴۵ - ۱۲ ، ۱۳)

ہر بندے کا حق ہے کہ اللہ کریم کی عطا کردہ قوتوں سے کام لے۔ سمندر کی تہ سے موتی نکالے اور سمندری سفر اور تجارت سے طرح طرح کے فائدے اٹھائے۔

آفتاب۔ ماہتاب۔ ستاروں۔ سیاروں۔ ہواؤں سے راہ نمائی پا کر مختلف قسم کی دریافتیں اور ایجادیں کرے جمادات۔ نباتات۔ درختوں۔ چوپاؤں۔ درندوں اور پرندوں سے متعلق تحقیقات کر کے اپنے وسائل بڑھائے۔

---

(۱۷)

سبق ۶۹

۲ - اکل حلال

یاد رہے کہ نظام رحمت میں سعی اور جد و جہد کی ترغیب اکل حلال کے لئے تحریک ہے۔ بے محنت دولت سے ہاتھ رنگنے کی اجازت نہیں۔ جوا۔ سٹا۔ فال۔ نجوم ہر رنگ میں حرام ہیں۔ یہ اتفاقیہ طور پر دولت کمانے کے ناجائز طریقے ہیں۔

اللہ کریم کے ہاں قدر نیک تمناؤں کی ہے نہ کہ چور بازاری کی۔

ارشاد ہے آیت کریمہ ۲۰

مومنو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بِالْبَاطِلِ

(النساء ، ۴ ۲۹)

رشوت ۔ غبن ۔ ناپ تول میں کمی بیشی ۔ چوری ۔ خیانت ۔ ملاوٹ سب حرام ہیں ۔

نظامِ رحمت میں اجازت نہیں کہ انسان دولت کے نشے میں فحاشی اور سرکشی اختیار کرے ۔

نہ نظامِ رحمت میں بے جا نمود و نمائش کی گنجائش ہے ۔

رحمتِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

حدیثِ مبارک ۱۳

جو دنیا میں نمود و نمائش کا لباس پہنے گا اللہ اسے آخرت میں ذلت اور رسوائی کا لباس پہنائے گا	مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (سنن ابنِ ماجہ)

۱۸

سبق ۷۰

۳ ۔ دولت سے ایذا رسانی

نظامِ رحمت کی نرالی شان یہ ہے کہ اس میں اجازت نہیں کہ انسان اپنی دولت کو دوسروں کا خون چوسنے کے لئے استعمال کرے ۔

دولت کے بل بوتے پر ایذا رسانی کی ایک صورت ذخیرہ اندوزی ہے ۔

رحمتِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

حدیث مبارک ۱۴

وہ جو چیزوں کو بروقت بازار میں لاتا   اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ
ہے اللہ کی رحمت کا مستحق ہے
جو روکتا ہے لعنت کا مستوجب ہے۔   وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ (سنن ابن ماجہ)

مفلسوں کی بے کسی پر عیش و عشرت کی عمارت بلند کرنے کی دوسری صورت سود ہے۔ سود خور اپنی دولت کے اثر سے ضرورت مندوں کے خون کا آخری قطرہ تک چوس لیتے ہیں اور اپنی اغراض کی خاطر فلاحِ عامہ کے اقدام کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔

رحمتِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

حدیث مبارک ۱۵

سود کا گناہ ستر حصے ہے سب   اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءً
سے چھوٹا حصہ اس گناہ کے برابر ہے   اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ
جو ماں کے ساتھ بدکاری کرنے   اُمَّهٗ
سے ہو۔   (سنن ابن ماجہ)

اور فخرِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

حدیث مبارک ۱۶

لعنت فرمائی سود کھانے والے پر   لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا
سود دینے والے پر۔   وَمُوْكِلَهٗ
اور نوشت لکھنے والے پر۔   وَكَاتِبَهٗ
اور گواہوں پر۔   وَشَاهِدَيْهِ
اور فرمایا گناہ میں وہ سب برابر ہیں۔   وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ (صحیح مسلم)

١٩

سبق ١٧

۴۔ دولت کا صحیح استعمال

اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو اس کا صحیح استعمال یہ ہے کہ

	آیت کریمہ ۲۸
جب خرچ کریں نہ حد سے بڑھیں	اِذَآ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ يُسۡرِفُوۡا
اور نہ تنگی کریں۔	وَ لَمۡ يَقۡتُرُوۡا
ان دونوں کے بیچ میں اعتدال	وَكَانَ بَيۡنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝
پر رہیں۔	(الفرقان ۲۵۔ ۶۷)

نہ ناحق میں بے جا اڑائیں۔ نہ حق میں بخل کریں۔ میانہ روی اختیار کریں۔ نہ معصیت میں مال و منال ضائع کریں۔ نہ طاعت میں ہاتھ پیچھے کھینچیں۔

فرمایا یاد رکھو	حدیث مبارک ١٧
کفایت شعاری زندگی کا نصف	اَلۡاِقۡتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ
حصہ ہے۔	نِصۡفُ الۡمَعِيۡشَةِ
	(شعب الایمان)

البتہ مستحقین پر کھلے دل سے خرچ کرو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے	آیت کریمہ ۲۹
ماں باپ سے بھلائی کرو۔ اور	بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّ
رشتہ داروں سے اور یتیموں،	بِذِي الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى
محتاجوں اور پاس کے ہمسائیوں،	وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَارِ ذِي الۡقُرۡبٰى

دور کے ہمسائیوں اور کروٹ کے ساتھی اور مسافر اور اپنی باندی اور غلام سے۔ بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا اترانے والا اور شیخی بگھارنے والا۔	وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ

(النسآء ۴ - ۳۶)

حسن سلوک کی تاکید ہے والدین سے لے کر ہر اس شخص تک کے لئے جس سے کسی قسم کا بھی واسطہ پڑے۔

۲۰

مذہب پر پہلا اعتراض

سبق ۲۰

امیروں کی بالادستی

بعض کم فہم لوگ مذہب پر کئی ایک اعتراض کرتے ہیں۔ اسلام ایسے تمام اعتراضات سے مبرّا ہے۔ مذہب پر پہلا اعتراض یہ ہے کہ اس میں امیر لوگ سربلند ہیں اور غریب پست

کون نہیں جانتا کہ اسلام نے غریبوں کو مناسب مقام دینے میں پہل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف ہی یہ ہے کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے	شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْن
غریبوں کے ہمدرد	اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْن
محبّت کرنے والے فقیروں اور غریبوں	مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ

اور مسکینوں سے　　　وَالْمَسَاكِيْنَ

فرمایا　　　حدیث مبارک ۱۸

اسلام غریب کے طور پر شروع ہوا۔　　　بَدَاَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ

عنقریب اسی حالت پر لوٹ آئے گا۔　　　كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ

خوشخبری ہو غریبوں کو۔　　　(صحیح مسلم)

اسلام نے غریبوں کو نچلے درجہ سے اٹھا کر جس بلندی پر پہنچایا ہے دُنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں۔ حضرت بلال کو امیرالمومنین، فاروق اعظم یَا سَیِّدِیْ (میرے آقا) کہہ کر پکارتے تھے۔

ہندوستان میں خاندانِ غلاماں نے اسلامی حکومت کی باقاعدہ طور پر بنا رکھی اور سالہا سال تک بادشاہی کی۔

اسلام پہلا دین ہے جس نے مالداروں کی کمائی کا چالیسواں حصہ غریبوں کا حق قرار دیا۔ اس زکوٰۃ کو امیروں سے وصول کرنا اور اُسے غریبوں میں تقسیم کرنا اسلامی حکومت کا ذمّہ ہے۔

اسلام نے بقرعید کی قربانی اور دعوتِ ولیمہ میں غریبوں کے حق کو ملحوظ رکھا ہے۔ اور رمضان کی عید کا فطرانہ تو ہے ہی محتاجوں کے لئے۔

دُنیا بھر کے ہادیوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب ہے کہ:

؎ فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولےٰ

کیوں نہ ہو:

وہ ابرِ فیضِ نعیم بھی ہے، نعیمِ رحمت شمیم بھی ہے
شفیق بھی ہے، خلیق بھی ہے، رحیم بھی ہے، کریم بھی ہے

(امر چند قیس)

۲۱

مذہب پر دوسرا اعتراض　　　　سبق ۴۳

توہم پرستی

مذہب پر دوسرا الزام یہ ہے کہ اس میں حقیقت پسندی اور واقعیت نہیں۔ توہم پرستی ہے۔ لیکن دنیا میں اسلام ہی دِینِ الحَقّ ہے۔

اور بار بار داعی ہے :　　　　آیت کریمہ ۳۰

اے بصیرت والو! عبرت حاصل کرو۔　　فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ

(۵۹ - ۲)

اور پیغمبرِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

حدیث مبارک ۱۷

اللہ نے کوئی مخلوق پیدا نہیں کی جو　　مَا خَلَقَ اللّٰہُ خَلْقًا اَکْرَمَ
اس کے نزدیک عقل سے زیادہ　　عَلَیْہِ مِنَ الْعَقْلِ
عزت والی ہو۔

اسلام ہی کا دعوے ہے کہ اس کے سب اصول فطرت کے مطابق ہیں اور عقلِ سلیم کے لئے قابلِ قبول ہیں۔ ان کی طرف لوگ برضا و رغبت مائل ہوتے ہیں۔ اِس دین میں اِکْرَاہ (زبردستی) نہیں۔ اس میں کوئی شے نامعلوم اور مجہول نہیں۔

اسلام نے اہلِ علم کو بصیر (صاحبِ نظر) کہا ہے اور جاہل کو اعمٰی (اندھا) اور فرمایا

آیت کریمہ ۳۱

اندھے اور بینا برابر نہیں۔　　لَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ

جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ ان کے درجے بلند کرے گا۔

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (المجادلة ۵۸-۱۱)

پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

حدیث مبارک ۱۸

مجھ سے نہیں مگر وہ کہ یا عالم ہو یا طالب علم

لَيْسَ مِنِّيْ اِلَّا عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ

مزید فرمایا

حدیث مبارک ۱۹

علم و حکمت کی بات مومن کی گم شدہ پونجی ہے جہاں بھی پائے اس کا حق دار ہے۔

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا (سنن ابن ماجہ)

پس اسلام حق - علم - عرفان - بصارت - بصیرت اور حکمت اور عقل کا دین ہے۔ اس میں جہالت اور توہم پرستی کا گزر نہیں۔

۲۲

مذہب پر تیسرا اعتراض

سبق ۴۷

دُعا پر تکیہ

مذہب پر تیسرا الزام یہ ہے کہ اس میں دُعا پر تکیہ ہے۔ ہمت کی تحریک نہیں۔ بے حسی جمود اور تعطل ہے۔

اسلام ہی وہ دین ہے جو انسان کو سعی۔ کوشش اور عمل کی تلقین کرتا ہے۔ اس نے جاہل اور کاہل عربوں کو سعی اور عمل کا درس دیا۔

ارشاد ہے

انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اس کی کوشش دیکھی جائے گی۔

آیت کریمہ ۳۲

أَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۙ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ (النَّجْمِ ۵۳ - ۳۹)

اور یقین دلایا گیا ہے کہ

کوشش رائیگاں نہ جائے گی

آیت کریمہ ۳۳

فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ ج (الْأَنْبِيَآءِ ۲۱ - ۹۴)

پھر فرمایا انسان خسارہ میں ہے۔ اس کی زندگی کے دن گنتی کے ہیں جو تیزی سے گزر رہے ہیں۔ تاہم وہ لوگ گھاٹے میں نہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

صرف نیک اعمال کا صلہ ابدی زندگی ہے

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ

غنیمت ہے صحت، علالت سے پہلے
فراغت، مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی، بڑھاپے کی زحمت سے پہلے
اقامت، مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کر لو کہ تھوڑی ہے مہلت

(مولانا حالی)

دُعا کیا ہے؟ عمل کے ساتھ ساتھ اللہ کریم سے امداد کی اُمید رکھنا۔ دُعا سے سعی کے جذبہ اُبھرتا ہے۔ اس سے تو ہمت کو قوّت ملتی [illegible]

عین عبادت ہے۔ اللہ کریم سے قرب کا باعث ہے۔ ترکِ عمل کا موجب نہیں۔
نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

حدیث مبارک ۲۰

نفع بخش چیز کی حرص رکھ۔ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ
اللہ سے مدد چاہا کر۔ عاجز ہو کر وَ اسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ
مت بیٹھ۔ (صحیح مسلم)

دست بکار رہے، دِل بیار

---

(۲۳)

سبق ۷۵

پیغمبرِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فعّال زندگی

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فعّال زندگی عملِ پیہم کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ آپ نے بچپن میں بکریاں چرائیں۔ جوانی میں تجارت کی۔ آخری دم تک گھر کا کام کاج خود کیا۔ نیک کاموں میں ہمیشہ دوسروں پر سبقت لے جاتے۔ مسجدِ قبا کی تعمیر میں بھاری پتھر خود اُٹھائے۔ چٹان حائل ہوتی تو خود توڑتے۔

ہم نشینی کی مجلس میں کام تقسیم کر لیا جاتا۔ ہر صحابی کو خدمت بجا لانے کی تمنّا ہوتی مگر آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھرپور حصّہ لیتے اور سخت نوعیت کا کام خود سرانجام دیتے۔ مشہور واقعہ ہے کہ ایک دن مدینہ منوّرہ میں خطرہ کا الارم ہُوا۔ لوگ ابھی جمع ہو رہے تھے کہ نبیِّ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام گھوڑے پر سوار نمودار

ہوئے۔ فرمایا جاؤ۔ آرام کرو۔ مَیں خود ہی فسادیوں سے نپٹ آیا ہوں۔

خلاصۂ مطلب یہ کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر بھر اُمّتِ مسلمہ کو عملِ صالح، شجاعت، جرأت، جواں مردی اور صبر و تحمل کا درس دیا۔ مکہ مکرّمہ میں مشرکین کی جفا کاریوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آخر اللہ کریم کے حکم سے ہجرت فرمائی۔ ہجرت کے باوجود مخالفین ریشہ دوانیوں سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تلوار نیام سے باہر نکالنے کا حکم دیا۔ طے پایا کہ حق کے لیئے اذیتیں سہنا بجا۔ مگر معاملہ اللہ کے نام کو بلند کرنے کا ہو تو:

مصلحت در دینِ ما جنگ و شکوہ

دس سال کے قلیل عرصہ میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۷ غزوات میں بہ نفسِ نفیس حصہ لیا۔ جن سرایا میں آپ کے ایماء پر صحابہ کرام نے حصہ لیا ان کی تعداد ۲۴ سے ۷۳ تک ہے۔ ہر معرکہ میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فوجی قیادت اور حُسنِ تدبر نمایاں ہیں۔

ذاتی شجاعت کا یہ عالم کہ جب گھمسان کا رن پڑتا اور بہادروں کی آنکھوں میں خون اتر آتا تو نبیِّ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام خود آگے دشمنوں کی طرف بڑھتے۔ صحابہ آپ کی آڑ میں پناہ لیتے۔ شجاع اسے گردانتے جو میدانِ جنگ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتا۔

جنگِ حنین میں مشرکین نے پہاڑ کے درّہ میں بیٹھ کر پتھروں کا مینہ برسایا تو دس ہزار مجاہدین نے پیٹھ پھیر لی۔ اُس وقت آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سفید خچر کو ایڑ لگائی اور پکار پکار کر فرمایا

حدیث مبارک ۲۱

میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں　　　　أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِب

کیئے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ سے کیا ہمیں صرف دعا پر تکیہ کرنے کی تعلیم ملتی ہے۔

۲۴

سبق ۷۶

اسلام کس کی تلوار سے پھیلا

مخالفین کا پروپیگنڈا یہ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اسلام تلوار سے پھیلا۔ مگر وہ تلوار اُن کی تھی جو اسلام کو مٹانے کے درپے تھے۔

اسلام کے دشمن کیا چاہتے تھے۔

آیت کریمہ ۳۴

چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونک سے بجھا دیں۔	یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ (البرآءۃ ۹-۳۲)

تاہم اللہ کریم کو کچھ اور ہی منظور ہے

نہیں چاہتا اللہ مگر یہ کہ پورا کرے اپنے روشن دین کو	وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ (۹ - ۳۲)

ایک دفعہ تلوار عمر بن خطاب نے اُٹھائی کہ پیغمبر اسلام کو تلوار کی گھاٹ اتار کر اسلام کا قصہ پاک کر دیں۔ ہوا یہ کہ قاتل قائل ہو کر غلام بن گیا۔

پھر ہجرت کی رات عرب کے ہر قبیلہ کے ایک ایک سفاک نے تلوار اٹھائی اور پھر پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کو گھیر لیا۔ اللہ کا رسول اُٹھا اور سورۃ یٰسین پڑھتا ہوا گزر گیا۔ مظلوم مسلمانوں کو آزاد اور ساز گار ماحول سے ہمکنار فرمایا۔

پھر ایک ہزار خونخواروں نے میدانِ بدر میں تیز دھار تلواریں اُٹھائیں مگر شکست فاش کھائی۔ یہ حقیقت ثابت ہو گئی کہ اصل طاقت صداقت ہے نہ کہ سازوسامان۔

پس اسلام اس لئے پھیلا کہ کفر نے اُسے بزورِ شمشیر دبانا چاہا۔

اسلام اس لئے پھیلا کہ وہ عینِ حق ہے۔ ایک فعّال اور تعمیری قوت ہے۔ قدرت کا اٹل قانون یہی ہے کہ

آیت کریمہ ۳۵

حق آیا ہی آیا۔ باطل نے نہ پہلے پہل کچھ پیدا کیا۔ نہ دوبارہ پیدا کر پائے گا۔

جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ۔

(سبا ۳۴ - ۴۹)

۲۵

مسلمانوں کی اسلام سے روگردانی کیوں؟

پہلا فرض

سبق ۔۔

اسلامی نظامِ زندگی کو اپنانا

صرف زبانی طور پر مسلمان ہونا کافی نہیں اسلامی نظامِ زندگی کو نافذ کرنا ضروری ہے۔ مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان کیوں نہیں؟

اسلام اتحاد کا دین ہے۔ کیا مسلمانوں میں اتحاد ہے؟

اسلام حسنِ اخلاق کا داعی ہے کیا مسلمان حسنِ اخلاق کا پیکر ہیں؟

اسلام دینِ حق ہے۔ کیا مسلمان حق پسند ہیں؟ توہم پرستی میں تو مبتلا نہیں؟

اسلام علم و عرفان کا درس دیتا ہے۔ کیا مسلمان جہالت اور عصبیت کا

شکار تو نہیں ؟

اسلام چاہتا ہے کہ مسلمانوں کی امانت اور دیانت میں ساکھ ہو کیا مسلمان ڈنڈی مارنے اور ملاوٹ کرنے میں تو بدنام نہیں ؟

اللہ کے لئے اپنا محاسبہ کرو۔ آپ اسلام کو عملی طور پر دُنیا کے سامنے پیش کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

سوچو! کیا حالت یہ تو نہیں کہ :

ہر کوئی مستِ مئے ذوقِ تن آسانی ہے   تم مسلمان ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟
حیدری فقر ہے نے دولتِ عثمانی ہے   تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے؟

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلمان نابود   ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہو نصارے، تو تمدن میں ہنود   یہ مسلمان ہیں؟ جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

ہر مسلماں رگِ باطل کے لئے نشتر تھا   اس کے آئینۂ ہستی میں عمل جوہر تھا
جو بھروسا تھا اُسے قوّتِ بازو پر تھا   ہے تمہیں موت کا ڈر، اسکو خدا کا ڈر تھا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابلِ میراثِ پدر کیونکر ہوا

(علاّمہ اقبال)

۲۶

دوسرا فرض

سبق ۷۸

فطری صلاحیتوں کو بروئے کار لانا

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اللہ کریم نے انسان کو

آیت کریمہ ۳۶

کان، آنکھ اور دل

سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْئِدَةً

(الاحناف ۴۶ - ۲۶)

دئے ہیں۔ چاہیئے کہ انسان ان سے کام لے۔ اپنی فطری صلاحیتوں کو اجاگر کرے۔ اپنی ذات اور اپنے اردگرد کی چیزوں کو سمجھے

آیت کریمہ ۳۷

بے شک آسمانوں اور زمین کی
پیدائش اور رات دن کے ادل بدل
میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ
وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ

آیت کریمہ ۳۸ - ۳۹

یہی لوگ کھڑے، بیٹھے اور لیٹے
اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور
آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں
غور کرتے رہتے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ
یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ج

اے ہمارے رب! تونے یہ سب
کچھ لایعنی نہیں بنایا۔ تو پاک ہے

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا
بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا

بچا ہمیں دوزخ کے عذاب سے ۔ عَذَابَ النَّارِ

(آل عمران ۳ - ۱۹۰، ۱۹۱)

نظامِ فلکی، ہیئتِ ارضی، ستاروں کی گردش اور موسموں کے تغیر پر غور و فکر کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ نہ یہ چیزیں دیوی اور دیوتا ہیں۔ نہ محض اتفاق اور تماشہ۔ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی حکمت اور قدرت کی نشانیاں ہیں۔

اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس کا منشا ہے کہ انسان علومِ طبعی پر ایمانی نقطۂ نظر سے محنت کرے اور اپنی بساط کے مطابق نتائج اخذ کرے۔ ایسا کرے گا تو اللہ کریم کا فضل و کرم اس کے شاملِ حال ہوگا اور وہ غلبہ حاصل کرکے حق کا بول بالا کرنے کا اہل ہوگا اور مخلوقِ خدا کی خدمت کر پائے گا۔

۲۷

سبق ۷۹

تیسرا فرض

سائنس میں فوقیت حاصل کرنا

سائنس میں برتری آج ہماری قومی اور ملّی ضرورت ہے۔

آج سائنس کا دَور دورہ ہے۔ ہر ترقی سائنس کی بدولت ہے۔ ملک و ملت اور جان و مال کا دفاع سائنس کے بغیر ممکن نہیں۔

جو قومیں سائنس میں ممتاز ہیں وہی بالادست ہیں۔ وہی خوشحال ہیں۔ وہی صاحبِ اقتدار ہیں۔

جو قومیں سائنس میں پس ماندہ ہیں۔ وہ زیردست ہیں۔ بدحال ہیں۔ غیروں کی غلام ہیں۔

ترقی پذیر ممالک کو اپنے احیاء اور بقاء اپنی ترقی اور فلاح کے لیۓ اپنے ہاں سائنس کو فروغ دینا ہوگا۔

سائنس کے بغیر ان کے قدرتی وسائل ان کے بس میں نہیں ہیں غیروں کے تصرف میں ہیں۔ ترقی یافتہ قومیں خام مال کوڑیوں کے بھاؤ خریدتی ہیں۔ اور اپنی مصنوعات کو سونے کے بھاؤ بیچتی ہیں۔ وہ ترقی پذیر قوتوں پر پوری طرح مسلط ہیں۔

جو قومیں سائنس میں پس ماندہ ہیں ان کی افرادی قوت بھی بے کار ہے۔ وہ اپنے دفاع کے لیۓ جدید اسلحہ نہیں رکھتیں۔ ترقی یافتہ قوموں سے اسلحہ کا بھیک مانگتی ہیں۔

اسرائیل کی ساری وسعت اور اس کی افرادی قوت پاکستان کے ایک ضلع کے برابر نہیں۔ مگر اس کے پاس امریکہ کا دیا ہوا اسلحہ ہے۔ وہ سارے عالمِ اسلام کو دھمکیاں دے رہا ہے۔

عالمِ اسلام اپنی آزادی کو برقرار اور اپنی ترقی کو استوار رکھنا چاہتا تو اسے سکولوں سے لے کر یونیورسٹیوں تک سائنسی علوم اور سائنسی تجربات کو فروغ دینا ہوگا۔ اور ان کے سائنس دانوں کو کتابیات سے باہر آکر اپنی سائنسی استعداد اور فنی مہارت سے اپنی قوم کو ٹھوس صورت میں کچھ دینا ہوگا تاکہ ملک و قوم خوشحال بھی ہو اور ناقابلِ تسخیر بھی۔

۲۸

چوتھا فرض سبق ۸۰

اسلام کو اسکے صحیح رنگ میں دُنیا کے سامنے پیش کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعا فرمایا کرتے :

حدیث مبارک ۲۲

اسے دلوں کے پھیرنے والے میرے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ
دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ہمارے لئے درسِ عبرت ہے ۔ چاہیئے کہ جو کچھ کریں

اپنے رب کے لئے کریں لِرَبِّكَ

عزّت اور شرافت کا مالک وہی قدیر ہے ۔ دین کو افراط اور تفریط سے پاک رکھیں ۔ نمود اور نمائش سے بچیں ۔

اللہ کریم کے ہاں قدر خلوصِ نیّت کی ہے ۔ دکھاوے اور تماشے کی نہیں ۔ نہ گھمنڈ اور اسراف کی ۔ اللہ کریم کو دو خصلتیں پسند ہیں ۔

حلم اور وقار اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ
(صحیح مسلم)

اور یاد رہے کہ حدیث مبارک ۲۳
سادگی ایمان سے ہے اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ
(سنن ابوداؤد)

اسلام کی نمایاں خصوصیت اخلاقی اقدار ہیں۔ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

حدیث مبارک ۲۴

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ

مجھے تو بھیجا ہی اس لئے گیا ہے کہ حُسنِ اخلاق کو پورا کردوں

(مشکوٰۃ شریف)

حُسنِ اخلاق کی جو رعایت اسلام میں ہے اور کہیں نہیں۔ قرونِ اولیٰ میں اخلاقی بلندی اُمّتِ مسلمہ کا طرۂ امتیاز رہی ہے۔ اِس دَور میں اخلاق کی پائمالی نہایت افسوسناک ہے۔ اور مسلمان اس پستی میں دیگر اقوام سے کم نہیں ہیں۔ حکام اور عوام کو مل کر اخلاقی پستی کا سدِباب کرنا چاہیئے۔ اِسلام کا نعرہ یہ ہے کہ اخلاقی پستی سے بچو! اخلاقی پستی سے بچو!! ہم ہیں کہ دھڑا دھڑ اخلاقی طور پر گرتے جا رہے ہیں۔ اللہ! ہمیں اس سے بچا۔

---

(۲۹)

سبق ۸۱

مثبت تبدیلی

یہ حقیقت ہے کہ جہاں دیگر مذاہب ختم ہو رہے ہیں۔ دینِ اسلام کے بارہ میں مثبت حالات رونما ہیں۔ مسلمان جو چند سال قبل تک سحرِ فرنگیانہ میں مبتلا تھے اور اسلام سے بیگانگی کو اپنی دنیوی ضروریات کا حل خیال کرتے تھے اب کھُل کر مسلمان ہونے کا اعتراف کرتے ہیں اور قومی تشخص کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ ہیٹ۔ پینٹ۔ کوٹ اور بوشرٹ جا رہے ہیں۔ ٹوپی۔ شلوار۔ شیروانی اور قمیص آ رہے ہیں۔

قومی اور دینی روایات سے وابستگی بڑھ رہی ہے کہیں حسنِ قرأت کی محفلیں

ہیں تو کہیں قرآنی کانفرنسیں کہیں عیدِ میلاد کی مجلسیں ہیں تو کہیں یومِ پاکستان کی تقریبیں۔

غیر مسلم مفکرین کو بھی اسلام کے شاندار مستقبل کی امیدیں ہیں۔ برطانیہ کلاں کے مایۂ ناز مفکر برنارڈ شا لکھتے ہیں۔

آج مذہب دم توڑ رہا ہے
دنیا بھر میں
اگر کوئی دین باقی
اور برقرار رہ سکتا ہے تو وہ اسلام ہے
کیونکہ اسلام اہمیت دیتا ہے
سیاست اور مجلسی معاملات کو
عبادت سے بھی زیادہ
میرا نظریہ تو یہاں تک ہے
کہ اگر دنیا، مستقبل میں کوئی
دین اختیار کرے گی تو وہ اسلام ہوگا
کیونکہ اسلام بنی نوع انسان
کی راہ نمائی کرتا ہے
کامل اور اکمل طور پر

Religion is coming to an end in the world. If any religion can remain and establish now that is Islam, because it emphasizes on politics and social affairs more than worship. My point is up to this, that if the world will adopt any religion in future, that will be Islam because it guides Mankind in a complete and perfect manner

(Bernard Shaw.)

امریکہ کے مشہور مفکر جیرلڈ۔ ایل۔ بیری کو اعتراف ہے کہ :

Islam is a great religion, a high and noble faith. We must not lose Muhammad the prophet in looking at Muhammad the history maker and Organiser. He left a code of ethics which was a tremendous step forward for his time.

Islam became one of the world's great civilizing forces.

اسلام ایک عظیم دین ہے
بہت بلند اور نیک مسلک
لازم ہے کہ حضرت محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام)
کی پیغمبرانہ شان کو نہ بھولیں۔
جب ہم انہیں بطور تاریخ ساز
اور ناظم امور دیکھتے ہیں۔ انہوں نے
اخلاقیات کا ایسا ضابطہ
اور دستور دیا ہے جسے وقت کے لحاظ سے
حیرت انگیز اولیت اور پیش رفت حاصل ہے

اسلام دنیا کو مہذب اور متمدن بنانے
والی قوتوں میں سے ایک عظیم قوت
بن گیا ہے

(Religions of the world"
by Gerald L. Berry)

اسلام اور غیر مسلم مفکرین

سبق ۸۲

قرآن کریم۔ دینِ متین اور پیغمبرِ اسلام علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ جوں جوں زمانہ گزرتا ہے غیر مسلم مفکرین بھی بڑھ چڑھ کر انہیں خراجِ تحسین پیش کر رہے ہیں:

دُنیائے ادب کے مشہور مفکر مسٹر گاڈفری ہیگنس رقم طراز ہیں:

میرے علم میں کوئی مذہب ایسا نہیں	I do not know any religion
جس میں پیچیدہ اور	which is free from com-
ناقابلِ فہم باتیں نہ پائی جاتی ہوں	plicated and unintelligible
صرف اسلام میں ایسا نہیں۔	matters except Islam. It
اسلام نہایت سادہ اور	is exteremly simple and
اطمینان بخش ہے۔	philosophical. It has
نہ اس میں بتسمہ ہے۔ نہ مجسمہ	neither Baptism, statuette
نہ اس کے دامن پر خدا کی ماں ماننے	nor is soiled with the
کے گھناؤنے عقیدہ کا داغ ہے	blame of God's mother.
اسلام میں	Islam is not imaginary
موہوم تصورات نہیں	but practice is necessary
اس میں عقیدہ کی تکمیل کے لئے عمل لازم ہے	for the completion of
اسلام میں حقیقی کشش	faith. Islam has real
اور سحر ہے	attraction and charm. For
مثلاً بت پرست ترکوں نے	example, the Turk

مسلمانوں پر حملے کئے
اور سلطنت بغداد کی
اینٹ سے اینٹ بجا دی
آٹھویں صدی کے آواخر میں
مگر آخر کار وہ فاتح
حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ۔
جو ان کے محکوم مسلمانوں کا دین ہے

idolators invaded on
muslims and destroyed the
Empire of Baghdad in the
end of eighth century, but
later on these conquerors
have accepted the religion
of Subdued Muslims

(Godfri Hagson)

۳۱

آج کی فوری ضروریات

۱

سبق ۸۳

اسلام کا نفاذ

یہ امر نہایت اطمینان کا باعث ہے کہ پاکستان میں اس وقت اسلام کے نفاذ کی راہ ہموار ہو رہی ہے ۔ اسلامی نظریات کو اپنانے اور قوانین کو کتاب و سُنّت کے مطابق ڈھالنے کی کوششیں جاری ہیں ۔ پاکستان اسی مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا ۔ اور اسی مقصد کا حصول ہماری عزت اور بقا کا باعث ہے ۔ اسلام ایک متوسط ۔ صحت مند اور قابلِ عمل نظام حیات ہے ۔ اس کے سب اصول انسانی فطرت کے مطابق ہیں اس لئے مقبول اور مرغوب ہیں ۔

معاشرہ کی موجودہ حالت کو اسلامی رنگ میں رنگنا ناممکن نہیں تاہم مشکل

ضرور ہے۔ اس کے لئے ہمہ گیر تحریک درکار ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ابتداء اپنی ذات سے کریں۔ پہلے اپنے آپ پر اسلام کو نافذ کریں پھر اہل وعیال پر۔ گھر کے بعد محلہ اور محلہ کے بعد قریہ۔ اس طرح سے اسلام کے نفاذ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے تو اسلام کے نفاذ کی منزل دُور نہیں۔

آج حکومت اور عوام ایک اور نیک ہو کر اسلام کے نفاذ کے لئے میدانِ عمل میں آجائیں تو کہا جا سکتا ہے کہ:

تیز ترک گام زن منزل ما دور نیست

۲

سبق ۸۳

اِسلامی نظامِ تعلیم

ہمارے دینی مدارس میں جستجو۔ تلاش۔ دریافت اور ایجاد کی ترغیب نہیں۔ طلباء جمود۔ بے علمی اور کم کوشی میں مبتلا ہیں۔

سرکاری سکول مغربی تعلیمات کے دلدادہ ہیں۔ یہاں لادینی اور مادی رُجحانات کا بول بالا ہے۔ سائنسی علوم کے لئے بے حد دوڑ دھوپ ہے۔ سارا زور مادی آسائشوں پر ہے۔ عقل سے کام لیا جاتا ہے انسان کی بربادی کا تمام تر توجہ مہلک آلات کے انبار پر ہے۔

علامہ اقبال کو نہ خانقاہ پسند ہے نہ سکول ؎

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک
نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت، نہ نگاہ

ملّتِ اسلامیہ کو اپنا نظامِ تعلیم مرتب کرنا چاہیئے اس میں اخلاقیات کا اہتمام ہو۔ تحقیق و اختراع کا درس ہو۔ محنت و کاوش کی تعلیم ہو۔ تسخیرِ کائنات کی ترغیب ہو۔ موجودہ علوم و فنون پر عبور اور نئے نئے علوم و فنون کی ترویج کا جذبہ ہو۔

تعلیم و تربیت سے غرض انسان پر غلبہ اور اس کی تباہی نہ ہو۔ مقصد شخصیّت کی تعمیر اور انسانیّت کی سربلندی ہو۔

ملّتِ اسلامیہ کو بلاخیر اپنے نظامِ تعلیم کو جدید تقاضوں کے مطابق مرتب اور رائج کرنا چاہیئے۔ سائنسی علوم اور ایجاد و دریافت کا میدان غیر مسلموں کی تحویل میں دے دیا گیا تو دنیا میں اطمینان و سکون دم توڑ دیں گے۔ اُمّتِ مسلمہ غیروں کی محکوم ہو کر رہ جائے گی۔

---

③

سبق ۸۴

اِصلاحِ معاشرہ

تمام مقدس صحیفوں اور سارے انبیاء کرام کی تعلیمات کا خلاصہ انسانی فطرت کی درستی اور اصلاحِ معاشرہ ہے۔

آج ہماری حکومت بھی اصلاحِ معاشرہ کا چرچا کر رہی ہے اور اس کارِ خیر میں اہم کردار ادا کرنے والوں کے لئے مراعات کا اعلان کر رہی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے اصولی بحث مباحثوں کے ساتھ ساتھ فوری عملی اقدام کو فوقیت دی جائے۔

حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ کے حضور اصلاحِ معاشرہ کا ذکر آیا تو فرمایا ہر شخص بسم اللہ پڑھ کر عملاً تا حیات اپنی ذات سے شروع کرے۔ امیر المؤمنین کا یہ ارشاد یقین

حق ہے جیسا کہ ابھی ابھی عرض کیا گیا ہے ہر شخص سب سے پہلے اپنی اصلاح کرے۔ پھر اپنے گھر والوں کی۔ یہ گھر دوسرے گھروں کے لئے مشعلِ راہ ہو۔ پہلے محلہ۔ محلہ کے بعد قریہ۔ اور قریہ کے بعد سارا ملک اصلاح یافتہ ہونے پر فخر کرے۔

مسلمانوں کو اللہ کریم نے پاکستان اس لئے دیا ہے کہ وہ اسے ایک ایسی مثالی ریاست بنائیں جو دیگر ریاستوں کے لیے نیکی اور ترقی کا نمونہ ہو۔

فرمایئے اللہ کریم کے فضل وکرم سے پاکستان نے ہمیں کیا نہیں دیا؟ عزّت نہیں دی؟ دولت نہیں دی؟ وقار نہیں دیا؟ امن وامان نہیں دیا۔ کونسی شی ہے جو نہیں دی !

ذرا اپنے گریباں میں منہ ڈالئے۔ ہم نے پاکستان کو کیا دیا ہے؟ کیا وطن عزیز کو نیک کرداری میں سربلند کیا ہے؟ کیا دفاعی ضروریات میں اسے خودکفیل کیا ہے؟ کیا صحت وثبات کے لحاظ سے اسے ممتاز کیا ہے؟ کیا یہاں علم و عرفان اور ایجاد و اختراع کا بول بالا کیا ہے، کیا یہاں نظام ومقام مصطفےٰ کا اہتمام کیا ہے؟ کیا اسے عالم اسلام کا ناقابلِ تسخیر قلعہ بنایا ہے؟

حیف! ہماری غفلت کی وجہ سے مملکتِ خداداد پاکستان جہالت۔ غربت۔ پستی اور کمزوری سے نجات نہیں پاسکتی۔

آج قوم ہوسِ زر اور نفسا نفسی کا شکار ہے قانون اور اسلامی اقدار کا پاس نہیں۔ رشوت۔ ملاوٹ۔ جعلی ادویہ ذخیرہ اندوزی۔ کالے دھندن۔ چور بازاری۔ بدکاری۔ بے راہ روی۔ اغوا۔ لوٹ مار۔ منشیات کی ناجائز نقل وحمل کا دَور دَورہ ہے۔

سربراہِ مملکت: حکومت کے اہلِ کار۔ اور محلوں کے دانشور جب تک ایک اور نیک ہو کر اصلاحِ معاشرہ کا بیڑا نہ اٹھائیں گے فلاح کی منزل دُور رہے گی۔

چاہیئے کہ :

سبق ۸۵

۱- حکومت ہر قیمت پر قانون کا احترام بحال کرے - کوئی مجرم قانون کی فوری اور عبرت انگیز گرفت سے بچنے نہ پائے تاکہ مجرم سزا پائیں اور لوگ عبرت حاصل کریں -

۲- ذرائع ابلاغ اور تعلیمی ادارے اور علمائے کرام عوام کو نظریہ پاکستان سے آگاہ کریں - اور محلوں کو اسلامی رنگ میں رنگنے سے متعلق اپنا فرض بجا لائیں تاکہ قوم کے نوجوان ملک و ملت کے تقاضوں کے مطابق صحیح رُخ اختیار کریں -

۳- ملک گیر سطح پر ہر ہر محلہ میں نیک اور اسلامی سوچ کے افراد پر مشتمل فعال اصلاحی کمیٹیاں قائم کی جائیں جو بے راہ رویوں کی کڑی نگرانی کریں - اور اپنے حلقۂ اثر میں خوشگوار ماحول قائم کریں -

۴- ملک دشمنوں - تخریب کاروں - بے حیاؤں - غنڈوں اور بدمعاشوں کا سخت محاسبہ کیا جائے اور ان کے گھناؤنے عزائم کا سدِ باب کیا جائے -

۵- عوام کے شعور کو بیدار کیا جائے تاکہ وہ نیکی کو پھیلانے اور بدی کو مٹانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں -

۶- موجودہ دَور کی تین بدترین وبائیں رشوت - ملاوٹ اور فحاشی ہیں - اور ان کی جڑیں اتنی گہری ہیں کہ جب تک دردِ دل رکھنے والے دانشور اور خوفِ خدا رکھنے والے اعلیٰ افسران مجرموں کے اثر و رسوخ کو نظر انداز کرتے ہوئے انہیں ڈٹ کر کیفر کردار تک پہنچانے کا تہیہ نہ کریں گے حالات سدھرنے نہ پائینگے -

۷- کیا ہی اچھا ہو کہ اصلاحِ معاشرہ کے سلسلہ میں کاروباری لوگ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ لوگ ذخیرہ اندوزی - چور بازاری اور ملاوٹ کی لعنتوں سے نجات پا سکیں - اور عوام فراخ دلی کے ساتھ جا بجا ایسے ادارے قائم کریں جہاں مفلس لوگ ہنر سیکھ کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں -

۴

سبق ۸۶

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

(اللہ کریم کے حسین ناموں کو اپنے اخلاق کی بنا بنائیے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

جس نے انہیں محفوظ کرلیا جنّت میں داخل ہوگیا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ

(صحیح بخاری)

آئیے اللہ تعالیٰ کے اسمائِ حُسنیٰ کو یاد کریں۔ ان کے معانی اور مطالب سمجھیں۔ ان کے نُور سے اپنے دل اور دماغ منوّر کریں۔ اللہ کریم کی صفات پر اپنے اخلاق کی عمارت استوار کریں۔

اَللّٰہُ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ تمام عمدہ صفات کا جامع ہے۔ آئیے اچھی صفات اختیار کرنے کا عہد کریں۔

اَلْاَحَدُ اللہ ایک ہے

اَلْوَاحِدُ وہ صفات میں یکتا ہے

آئیے اللہ کریم کی دی ہوئی صلاحیتوں کو کام میں لائیں اور اپنے اندر کوئی خصوصیت اُجاگر کریں۔ بزرگ فرماتے ہیں:

کسبِ کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شوی

اَلْاٰخِرُ وہ آخر ہے جس کی انتہا نہیں

اَلْاَوَّلُ وہ اوّل ہے جس کی ابتدا نہیں

آئیے نیک اعمال بجا لانے میں اول رہنے کا جذبہ بیدار کریں، اور صدقات جاریہ کی بدولت بقا حاصل کریں۔

اَلْخَالِقُ وہ سب کا اندازہ کرنے والا ہے۔ (پیدا کرنے سے پہلے)

اَلْبَارِیُٔ وہ سب کا پیدا کرنے والا ہے۔

اَلْمُصَوِّرُ وہ سب کو صورت بخشنے والا ہے۔

ہر شئی کی ترتیب۔ پیدائش اور صورت اللہ کریم کی حکمت سے ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ جس چیز کو دیکھیں اس کے خالق کی حمد بیان کریں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی قوتوں سے ایسی چیزیں بنائیں جو مخلوقِ خدا کے لیئے مفید اور کارآمد ہوں۔

اَلْبَاسِطُ اللہ کریم کی قدرت ایسی ہے کہ اس کی فراخی اور وسعت کی حد نہیں۔

آئیے سخی اور فراخ دل بنیں۔ اللہ تعالیٰ جو کچھ دے اُسے آگے دیتے چلے جائیں۔

اَلْبَاطِنُ اللہ اپنی ذات میں مخفی ہے۔

اَلظَّاھِرُ وہ اپنے صفات میں ظاہر اور باہر ہے۔

آئیے اپنے ظاہر اور باطن کی اصلاح کریں۔ بظاہر مخلوق کے ساتھ ہوں۔ باطن خالق کے ساتھ۔ کم بولیں تاکہ وقار قائم رہے۔ بولیں تو بول ایسا اچھا ہو کہ اس کی خوبی عین واضح ہو۔

اَلْبَاعِثُ اللہ تعالیٰ ہر شئی کو عدم سے وجود میں لاتا ہے۔ ہماری موت کے بعد ہمیں قیامت کے دن پھر زندہ کرے گا۔

ہمیں چاہیئے کہ حشر کو یاد رکھیں اور آخرت کا سامان فراہم کریں۔

اپنے آپ کو علم اور عرفان سے زندہ رکھیں دوسروں کو غفلت سے بیدار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

اَلْبَاقِیْ اللہ کریم کے وجود۔ جلال اور کمال کو زوال نہیں۔

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہو کر بَاقِیْ بِاللّٰہ ہو جائیں اور اپنے فیض کے اثرات باقی چھوڑنے کا پختہ عزم کریں۔

(اس وقت اتنی گنجائش ہے۔ انشاء اللہ باقی پھر)

۵

سبق ۸۷

اَلْمَعَادُ

اَلْمَعَادُ کے معنی ہیں لوٹنا اور لوٹنے کی جگہ یا لوٹنے کا زمانہ۔

قرآنِ کریم میں ہے:	آیت کریمہ ۴۰
محبوب! جس اللہ نے آپ پر	اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ
قرآن فرض کیا	عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ
وہ آپ کو لوٹنے کی جگہ لوٹا دے گا	لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (۲۸ - ۱۰۵)
ارشاد ہے:	آیت کریمہ ۴۱
ہماری رحمت سب کو شامل ہے	رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ
تاہم	
خاص طور پر ان کے نام لکھ لیں گے	فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ
جو تقویٰ اختیار کریں گے۔	(۷ - ۱۵۶)

اپنی جس رحمتِ بے پایاں کا ذکر اللہ کریم اِس اہتمام سے فرما رہے ہیں کیا اس کی حد صرف انسان کی چار روزہ زندگی ہے۔ یہ باور کئے بغیر چارہ نہیں کہ نظامِ رحمت کا فیضان قلیل اور عارضی نہیں ہو سکتا۔ وسیع، باقی اور ابدی ہے۔

دنیا کی فانی زندگی کے دن گنتی کے ہیں۔ ان میں ہر اہل اور نااہل کو [illegible] زندگی کی ضرورتیں میسر ہیں۔

اس دنیا میں پرہیز اور تقوےٰ کی زندگی بسر کرنے والوں کو ان کے نیک اعمال کا پورا صلہ موت کے بعد کی ابدی زندگی میں دیا جائے گا۔

ہمارا ایمان ہے کہ

رحمتِ عالم کے رب کی رحمت کے خزانے خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ (۱۷-۱۰۰

عارضی اور محدود نہیں۔ باقی اور ابدی ہیں جو کبھی ختم ہونے کے نہیں۔

---

⑥

سبق ۸۸

یَوْمُ الْحِسَاب

الوہیت پر ایمان لے آنے کے مضمرات میں سے سب سے اہم تقاضا روزِ حساب پر پختہ ایمان ہے۔ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کے لئے اللہ کریم کے ہاں

خاص قرب اور نیک انجام ہے۔ لَہٗ لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ (صٓ ۳۸-۲۵)

جو لوگ اللہ کے راستہ سے بھٹک جائیں ان کے لئے

سخت عذاب عَذَابٌ شَدِیْدٌ (صٓ ۳۸-۲۶)

ہے ۔ یہی ہے عقیدہ حیات بعد الممات ۔ انسان کے ہر عمل پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے ۔ اچھے عمل کا انعام اس دنیا میں بھی ہے مرنے کے بعد بھی ۔ برے عمل کی سزا یہاں بھی ہے وہاں بھی ۔ انسان کا اس حقیقت پہ ایمان ہو تو ظلم اور تعدی کا خاتمہ ہو جائے ۔

ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ کریم ہے ۔ ہم اللہ کریم کی نعمتوں کے امین ہیں ۔ اللہ خالق ہے ہم سب اس کی مخلوق ہیں ۔ ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو باہم انصاف کے ساتھ بانٹیں ۔ کسی کا حق نہ ماریں ۔ قدرتی وسائل کو کام میں لائیں ۔ اشیائے پیداوار کو بڑھائیں اور انہیں بنی نوع انسان کی فلاح پر صرف کریں ۔

---

⑦

سبق ۸۹

فہم قرآن

مسلمانوں پر واجب ہے کہ قرآن کریم کو پڑھیں ۔ سمجھیں اور اس پر عمل کریں ۔ قرآن کریم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے ۔ خود قیامت تک قائم اور باقی ہے ۔ اس کا اثر بھی ابدی اور دائمی ہے ۔

کلام حسین ہے ۔ اسلوب نرالا ۔ الفاظ مختصر اور میٹھے ۔ معانی سراسر حکمت اور ہدایت جن سے دل کی سیاہیاں دھلتی ہیں ۔ دل اور دماغ منور ہوتے ہیں ۔ نیچے چند آیاتِ بینات درج ہیں ۔ خود یاد کیجیے ۔ بچوں کو یاد کروائیے ۔

۴۲ تا ۷۸

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ   اللہ کے لئے ساری تعریف جو کل جہان کا مربی ہے ۔

۲- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ	اللہ ہمیں سیدھے راستے چلا
۳- ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ	قرآن مبارک کتاب شبہ کی جگہ نہیں۔
۴- كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ	کھاؤ پیو پاک چیزوں میں سے جو اللہ نے دے رکھی ہیں۔
۵- وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ	اللہ کریم کا شکر بجا لاتے رہو۔
۶- لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔
۷- وَاتَّقُوا اللّٰهَ	اللہ سے ڈرتے رہو۔
۸- وَاذْكُرُوا اللّٰهَ	اللہ کو یاد کرتے رہو۔
۹- اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
۱۰- اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا	قوت اللہ ہی کی ہے ساری کی ساری۔
۱۱- فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ	نیکیوں کی طرف بڑھو
۱۲- اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اللہ ایمان والوں سے محبت رکھتا ہے۔
۱۳- لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى	انسان کو وہی ملتا ہے جو اس نے کوشش کی۔
۱۴- صِبْغَةَ اللّٰهِ	ہم نے اللہ کا رنگ اختیار کیا ہے۔
۱۵- وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ	قسموں کی حفاظت کیا کرو۔
۱۶- اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً	اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

۱۷ - تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ	لوگوں میں صلح کروا دیا کرو۔
۱۸ - وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا	چاہیئے کہ معاف اور درگزر کرتے رہو۔
۱۹ - لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ	زمین میں خرابی نہ کرو۔
۲۰ - وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ	ضروری باتوں میں مشورہ کر لیا کرو۔
۲۱ - لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	نہ ہمت ہارو۔ نہ غم کھاؤ (اللہ کارساز ہے)
۲۲ - اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ	تولنے میں گڑبڑ نہ کرو۔
۲۳ - اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ	وزن انصاف کے ساتھ ٹھیک رکھو۔
۲۴ - كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ	تم بہترین اُمت ہو۔
۲۵ - اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ	سائل کو مت جھڑکیئے۔
۲۶ - حَسْبِيَ اللّٰهُ	میرے لئے اللہ کافی ہے۔
۲۷ - اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ	اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔
۲۸ - قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (۲-۸۳)	لوگوں سے اچھی باتیں کہیئے۔
۲۹ - لَا تَفَرَّقُوْا (	ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاؤ۔
۳۰ - لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ( )	ایک دوسرے کا نام نہ بگاڑو
۳۱ - وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ	اپنے کپڑے پاک رکھو
۳۲ - يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِكُمْ	اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو

۳۲- لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا نہ فضول اڑاؤ۔ نہ بخل کرو۔
(۶۷ : ۲۵)

سبق ۹۰

قرآن کریم کا ہر لفظ بلکہ ہر حرف ناگزیر ہے اور سراسر موعظت۔ ہدایت اور شفا ہے۔ صحابہ کرام کے نزدیک صرف سورہ والعصر اکیلی کی یہ شان ہے کہ اصلاحِ معاشرہ کے لئے کافی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ظہورِ مصطفیٰ کے زمانہ کی قسم	وَالْعَصْرِ ۙ
بے شک انسان ضرور نقصان میں ہے (اگر ہر سانس پر عمر کی پونجی کو غفلت میں برباد کر رہا ہے)	اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ
مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے	اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی۔	وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ
اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔	وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

(ثابت قدمی کے ساتھ حق کا بول بالا کرتے رہے۔ نہ خوشی میں خواہ مخواہ پھولے۔ نہ رنج میں گھبرائے۔ دوسروں کو بھی ایسا کرنے پر کمربستہ کرکے مثالی نیک معاشرہ قائم کیا)

ایسے نیک بندوں کا ہر سانس اللہ کریم کے خزانوں میں جمع ہو کر ہر آن ان کے درجات کو بڑھا رہا ہے۔

سبق ۹۱

میں نثار تیرے کلام پر

لوگ جوق در جوق بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوتے۔ اس طرح سر جھکا کر بیٹھ جاتے جیسے ان کے سروں پر پرندے آ بیٹھے ہوں۔

فخرِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام خوش مزاجی سے پیش آتے۔ غم غلط ہو جاتے۔ عافیت حاصل ہوتی۔

گفتگو ایسی جیسے موتی کے دانے جو پرو دیئے گئے ہوں۔ ہر لفظ پاک۔ صاف اور واضح۔ کوئی گننا چاہتا تو گن لیتا۔ ضرورت ہوتی تو بات کو تین دفعہ دہراتے تاکہ سننے والے بخوبی سمجھ لیں۔

ہر بات حکمت کی کان۔ علم و عرفان کا خزینہ۔

سچ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور محتاج آتے اور غنی ہو کر جاتے۔ آگے تبلیغ کے لئے دوڑ پڑتے۔

احادیثِ مبارکہ کے چند جواہر پارے درج ہیں۔ یاد کیجئے اور ان پر عمل پیرا ہو جایئے۔ احباب کو ایسا کرنے کی ترغیب دیجئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند ارشادات

۲۵ تا ۷۱ خود یاد کیجئے۔ بچوں کو زبانی یاد کروایئے

۱۔ اَلصَّلٰوۃُ نُوْرٌ	۱۔ نماز نور ہے۔
۲۔ اَلصَّبْرُ ضِیَاءٌ	۲۔ صبر روشنی ہے (منزلِ مقصود تک پہنچنے کی)

۳- اَلصَّدَقَۃُ بُرْهَانٌ	۳- صدقہ دلیل ہے (ایمان کی)
۴- عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ	۴- جماعت کے ساتھ رہو۔
۵- خُذْ مَا تَعْرِفُ	۵- نیک باتیں اپناؤ۔
۶- دَعْ مَا تُنْكِرُ	۶- بُری باتوں سے دُور رہو۔
۷- اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ	۷- زبان پر قابو رکھو۔
۸- لَا تَحَاسَدُوْا	۸- حسد نہ کر۔
۹- لَا تَبَاغَضُوْا	۹- کینہ نہ کر
۱۰- كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا	۱۰- اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔
۱۱- خَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ	۱۱- بہترین بات اللہ کی کتاب ہے۔
۱۲- زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ	۱۲- قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو
۱۳- خَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ	۱۳- بہترین طریقہ محمد مصطفےٰ کا طریقہ ہے۔
۱۴- اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ	۱۴- صفائی آدھا ایمان ہے۔
۱۵- اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ	۱۵- سادگی ایمان کا حصہ ہے
۱۶- اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ	۱۶- آہستہ روی اللہ کی طرف سے ہے۔
۱۷- اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ	۱۷- جلد بازی شیطان سے ہے۔
۱۸- مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ	۱۸- جو اللہ کے لئے جھکتا ہے اللہ اسے بلند کرتا ہے۔
۱۹- خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ۔	۱۹- سب سے اچھا وہ ہے جو سب سے زیادہ فیض رساں ہے۔
۲۰- اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ	۲۰- نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت لے۔

۲۱ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔	۲۱ اے اللہ! تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔
۲۲ - مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ	۲۲ - جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہ کیا جائیگا۔
۲۳ - اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ	۲۳ - غنی وہ ہے جس کا دل غنی ہو۔
۲۴ - يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا	۲۴ - آسانی کرو۔ تنگی نہ کرو۔
۲۵ - يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا	۲۵ - آسانی کرو۔ سختی میں نہ ڈالو۔
۲۶ - سَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا	۲۶ - اطمینان دلاؤ۔ نفرت نہ دلاؤ۔
۲۷ - فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ	۲۷ - مہمان کی عزت کرو۔
۲۸ - فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ	۲۸ - مدد اللہ سے مانگو۔
۲۵ - خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِسَقَمِكَ	۲۹ - تندرستی میں بیماری کے لئے کچھ کرلو۔
۳۰ - لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ	۳۰ - نہ نقصان اُٹھاؤ۔ نہ نقصان پہنچاؤ۔
۳۱ - لَا تَسْئَلُوا النَّاسَ	۳۱ - لوگوں سے سوال نہ کیا کرو۔
۳۲ - اَطْعِمُوا الْجَائِعَ	۳۲ - بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔
۳۳ - عُوْدُوا الْمَرِيْضَ	۳۳ - مریض کی بیمار پرسی کرو۔
۳۴ - لَا طَاعَةَ فِی الْمَعْصِيَةِ	۳۴ - گناہ کے کاموں میں طاعت
۳۵ - اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ	۳۵ - دین خیرخواہی ہے۔
۳۶ - اَلْوَعْدَةُ دَيْنٌ	۳۶ - وعدہ ایک قرض ہے۔
۳۷ - اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ	۳۷ - مجلسوں کا انحصار امانت پر ہے۔
۳۸ - اَلدَّيْنُ شَيْنُ الدِّيْنِ	۳۸ - قرض دین کے لئے عیب ہے۔
۳۹ - اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ	۳۹ - جو چیز مفید ہے اسکی خواہش رکھ۔
۴۰ - فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ	۴۰ - پڑوسی کی عزت کرو۔

۴۱۔ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔	۴۱۔ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔
۴۲۔ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔	۴۲۔ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ۲۷ درجہ بہتر ہے۔

سبق ۹۲

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے عزیز! میں نے پانچ لاکھ احادیث مبارکہ میں سے پانچ حدیثوں کو چُن لیا ہے۔ انہیں یاد کرلو اور ان پر عمل کرو انشاء اللہ دُنیا اور آخرت میں سرخ رُو رہو گے۔

اوّل:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (صحیح بخاری)	عملوں کا ثواب نیتوں پر ہے۔

دوم:

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ	آدمی کے اسلام کا کمال یہ ہے کہ ان چیزوں کو چھوڑ دے جو کام کی نہیں ہیں۔

سوم:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ (صحیحین)	تم میں سے کوئی شخص پورا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

چہارم:

اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ	سنو! سنو! انسان کے بدن میں
مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ	گوشت کا ایک لوتھڑا ہے
صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ	وہ درست ہے تو تمام بدن درست ہے
وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ	اور وہ خراب ہوا تو تمام بدن خراب ہے
اَلْجَسَدُ کُلُّہٗ	
اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ	سُن لو وہ دل ہے

پنجم:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ	کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ	ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔
وَیَدِہٖ	(صحیح بخاری)

ان پانچ احادیثِ مبارکہ کے مضامین پر غور فرمائیے۔ ان میں اُن بنیادی اُصولوں کی تاکید ہے جن پر دینِ اسلام کا انحصار ہے۔

سب سے اہم پہلی حدیث ہے جسے سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے برسرِ منبر اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ یہ حدیث علمِ دین کا مغز ہے۔ عمل وہ مقبول ہے جو خالصتہً اللہ کریم کے قرب حاصل کرنے کے ارادہ سے کیا جائے۔ یہ خالق کا حق ہے۔ باقی احادیث مخلوق کے حقوق سے متعلق ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ لاکھوں احادیث کے خزینہ سے دین پر عمل کرنے کے لئے یہ پانچ حدیثیں کافی ہیں۔

تبلیغِ حق

سبق ۹۲

ارشادِ باری تعالیٰ ہے	آیت کریمہ ۱۴
ضرور ہونی چاہیے تم میں ایک جماعت	وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ
جو بلایا کرے نیکی کی طرف	اِلَى الْخَيْرِ
حکم دیا کرے بھلائی کا۔	وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
اور روکا کرے بدی سے	وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط
اور یہی لوگ کامیاب ہیں	وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(آل عمران ۳-۱۰۴)

اسلام حق ہے۔ اس کی تبلیغ اہم فریضہ ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ دُنیا کے کونہ کونہ میں اس کی نشر و اشاعت کریں۔ خود مسلمانوں کے دلوں کو بھی حُبّ اور طاعتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جذبہ سے گرم رکھنے کی ضرورت ہے۔ تبلیغ کے بغیر وہ قومیں جو اسلام سے ناآشنا ہیں جہالت اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتی رہیں گی اور خود مسلمانوں کی اکثریت دین سے متعلق شوق اور ذوق کھو بیٹھے گی۔ گویا تبلیغ سے متعلق عمل کی گرمی سرد پڑ گئی تو یہی نہیں کہ دیگر اقوام میں اسلام کی توسیع رُک جائے گی۔ بیرونی تاثرات کی وجہ خود ملتِ اسلامیہ پر اسلام کا گہرا رنگ پھیکا پڑنے لگے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا	حدیث مبارک ۳
لوگ اپنے پڑوسیوں کو لازماً تعلیم دیں	لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ جِيْرَانَهُمْ

اور انہیں دین سمجھائیں نیکیوں کا حکم دیں	وَلَيَعِظَنَّهُمْ وَلَيَأْمُرَنَّهُمْ
بُرائی سے روکیں	وَلَيَنْهَوُنَّهُمْ
اور لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھنا ہوگا	وَلَيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ
وعظ و نصیحت کو قبول کرنا ہوگا۔ سوجھ بوجھ	وَيَتَّعِظُنَّ وَيَتَفَقَّهُنَّ
حاصل کرنی ہوگی۔	
ورنہ میں انہیں جلد اس دنیا میں ہی سزا	اَوْ لَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ
دوں گا۔	فِي الدُّنْيَا (طبرانی)

حق کی تبلیغ میں غفلت کرنے کا نتیجہ عذاب ہے تو اس فریضہ کو بجالانا سراسر ثواب ہے۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ:

اللہ اسے ہرا بھرا رکھے جو ہم سے کچھ سُنے	نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا
پھر جیسا سُنے ویسا ہی پہنچا دے	فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ
کیونکہ بہت سے پہنچائے ہوئے سننے	فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهُ
والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں	مِنْ سَامِعٍ
	(جامع ترمذی)

آیت کریمہ ۱۵

اے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی	رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
عطا فرما اور آخرت میں بھی	وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
ہمیں آگ کے عذاب سے بچا	عَذَابَ النَّارِ ۝
	(البقرۃ ۲۔ ۲۰۱)

اس کتاب میں آپ نے ۱۶۴ آیاتِ بیّنات پڑھی ہیں۔ ۹۰۔ احادیث مبارکہ۔ سب کے معانی سمجھیے اور ان پر دل و جان سے عمل کیجیے۔ زیادہ سے زیادہ آیات اور احادیث مبارکہ حفظ کیجیے۔ اپنے احباب کو ایسا کرنے کی ترغیب دیجیے۔

خود اپنا جائزہ لیجیے

۱۔ یہ کہنا کیوں حقیقت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی سب سے پُر اثر ہستی ہیں؟

۲۔ اسلام کے معنی کیا ہیں؟ اسلام کیوں کر سب کا دین ہے؟

۳۔ موجودہ دَور میں اسلام سے متعلق مسلمانوں پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں؟

۴۔ آج اُمتِ مسلمہ کی اہم ضرورتیں کیا ہیں؟

۵۔ کیا اسلام صرف چند عقائد کا نام ہے؟ مفصل بحث کیجیے۔

۶۔ غیر مسلم مفکرین نے اسلام کے بارہ میں جن اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے۔

۷۔ دو ایسی آیات اور دو ایسی احادیث معہ ترجمہ لکھیے جن سے ہمیں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی تاکید ہے۔

آئینِ مصطفےٰ کے سوا حلِّ مشکلات
یہ عقل کا فریب، نگاہوں کی بھول ہے

(مولانا کوثر نیازی)

نذرانۂ عقیدت

بحضورِ پیغمبرِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے خدا ہا ساختیم از گاؤ و خر
نے حضورِ کاہناں افگندہ سر
نے سجودِ پیشِ معبودانِ پیر
نے طوافِ کوشکِ سلطان و میر
ایں ہمہ از لطفِ بے پایاں تست
موجِ ما شرمندۂ طوفانِ تست
گردِ تو گردد حریمِ کائنات
از تو خواہم یک نگاہِ التفات
ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی
کشتی و دریا و طوفانم توئی

(علامہ اقبال)

دُعا

اے اللہ! تو سلامتی دینے والا ہے	اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
سلامتی تیری ہی طرف سے ہے۔	وَمِنْکَ السَّلَامُ
سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے	وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ

اے اللہ! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔	حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ
اور ہمیں سلامتی کے گھر میں داخل فرما	وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
اے اللہ! تو بڑی برکت والا ہے	تَبَارَكْتَ رَبَّنَا
اور بہت بلند ہے تو اے جلال	وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
اور بزرگی والے	وَالْاِكْرَامِ ○

نذرانۂ نعت

(از حضرت سکندر لکھنوی)

○

اُن کے دربارِ اقدس میں جب بھی کوئی   غم زدہ آ گیا تشنہ کام آ گیا
غم غلط ہو گئے ، معصیت ڈھل گئی   مغفرت ، عافیت کا پیام آ گیا

○

دل کو لذت ملی چشم پُرنم ہوئی   جسم و جاں آ گئے ، عالمِ وجد میں
ضبط صدقے ہوا ، ہوش قربان ہوئے   جب زباں پر محمد کا نام آ گیا

○

کشتی نوح میں ، نارِ نمرود میں   بطنِ ماہی میں ، یونس کی فریاد پر
آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ   ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

○

لاڈلے تھے خدا کے کلیمِ خدا   فرق ہے پر کلیم اور محبوب میں
وہ دیدار کرنے گئے طور پر   ان کے گھر خود خدا کا پیام آگیا

○

بزمِ کونین ساری سنواری گئی   عرش کی چھت، زمیں کی صفیں بچھ گئیں
انبیاء آ گئے مرسلیں آ گئے   مقتدی آ چکے تو امام آگیا

○

ذکرِ ساقیٔ کوثر سے اے ہم نشیں   دل کو تسکین و فرحت کچھ ایسی ملی
جیسے تسنیم خود سامنے آ گئی   ہاتھ میں جیسے کوثر کا جام آگیا

○

یہ سکندر بھی اے شاہِ جن و بشر   لے کے نعتوں کا نذرانہ مختصر
آپ کی محفلِ پاک میں یا نبی   آج پھر بہرِ عرضِ سلام آگیا

سکندر لکھنوی
(نغمۂ حبیب)

ہدیۂ عقیدت

از جناب بالمکند عرشؔ ملسیانی

رُخِ مصطفیٰ کا جمال اللہ اللہ

زبان کا وہ حسنِ مقال اللہ اللہ
نگاہوں میں جادو، دلوں پر تسلّط
جمال اللہ اللہ، جلال اللہ اللہ
اُتر آئے خود عرش و کرسی کے جلوے
نبوّت کا اوجِ کمال اللہ اللہ

سلام

بحضور خیر الانام علیہ الصّلوٰۃ والسلام

سلام اے آمنہ کے لال، اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات، فخرِ نوعِ انسانی
سلام اے ظلِّ رحمانی، سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی
زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی
زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے
ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرّے کو تابانی
ترا در ہو مرا سر ہو۔ میرا دل ہو ترا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

سلام اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے
(ابوالاثر حفیظ جالندھری)

خراجِ تحسین

از جناب جگن ناتھ آزاد ایم۔ اے و

سلام اُس ذاتِ اقدس پر، سلام اُس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دُنیائے امکاں پر
سلام اُس پر جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا جو بےکسوں کا آسرا، مشفق غریبوں کا
مددگار و معاون بےبسوں کا زیر دستوں کا
ضعیفوں کا سہارا اور محسن حق پرستوں کا
سلام اس پر کہ جس کے نُور سے پُر نُور ہے دُنیا
سلام اس پر کہ جس کے نطق سے مسحور ہے دُنیا
سلام اس پر جلائی شمعِ عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بیتاب سجدوں کو جبینوں میں
سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جس نے پیمانہ
بڑے چھوٹوں میں جس نے اک اخوّت کی بنا ڈالی
زمانے سے تمیزِ بندہ و آقا مٹا ڈالی

۷

تکملہ

اس باب میں ۱۰ آیاتِ بیّنات ہیں اور ۳ احادیث مبارکہ۔ کیا آپ نے سب کے معانی سمجھ لئے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ آیات اور احادیث زبانی یاد کیجئے۔ اپنے احباب کو ایسا کرنے کی ترغیب دیجئے۔ آیات اور احادیث کو یاد کرنا اور ان کے مطالب کو سمجھنا فلاحِ دارین کا موجب ہے۔

۱

سبق ۱

اُمّتِ مسلمہ

اللہ کریم کا ارشاد ہے	آیت کریمہ ۱
اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ
سب اُمتوں میں افضل	أُمَّةً وَّسَطًا
کہ تم لوگوں پر گواہ ہو	لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ
اور یہ رسول تم پر گواہ۔	وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط ۱

اُمّتِ مسلمہ احوالِ امم اور تبلیغِ انبیاء پر گواہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّت کے حقیقتِ ایمان، اعمالِ نیک وبد اور

اخلاص و نفاق پر شاہد ہیں۔

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُمتِ مسلمہ کی اصلاح ۔ فلاح اور فضیلت کا موجب ہوئے۔

اُمتِ مسلمہ کا منصب یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور انوارِ نبوت کو آگے پھیلائیں۔ علم و عرفان اور تسخیرِ کائنات میں دیگر سب اُمتوں پر سبقت لے جائیں۔ اصلاح اور فلاح و ارتقا اور عروج میں بنی نوع انسان کی قیادت کریں۔ ہر افراط و تفریط سے ایسے بچیں کہ حق و صداقت کا معیار بن جائیں ۔ ان کا کردار دیگر تمام اقوام کے لئے نیک عملی نمونہ ہو وہ اقوام عالم کے لئے مشعلِ راہ ہوں۔ ان کی رائے ہر متنازعہ اور علمی مسئلہ کے لئے قولِ فیصل ہو۔

یہ دعوے محض عقیدہ نہیں ۔ تاریخ شاہد ہے کہ قرونِ اولٰے کے مسلمانوں کی واقعی یہی شان تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفسِ نفیس اُن میں تشریف فرما تھے ۔ نگاہِ کرم سے ان کا تزکیۂ نفس فرماتے ۔ صحابہ کرام یقین اور زہد کا پیکر تھے ۔

حدیث نبوی میں ہے :	حدیث مبارک ا
پہلی نیکی اس اُمت کی	اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
یقین اور زہد ہے	اَلْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ

اتحاد اور یک جہتی کے لئے تو قوم میں کسی ایک قدرِ مشترک کا ہونا کافی ہے ۔ امتِ مسلمہ کا تو اللہ ایک ، رسول ایک ، قرآن ایک ، قبلہ ایک وہ اغیار کے مقابلہ میں سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط اور ناقابلِ تسخیر ہو۔

٢

سبق ٢

اعتماد

پھر کیسی نعمتِ عظمیٰ ہے کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجودِ باجود اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد کہ :

حدیث مبارک ٢

اعتماد میرا خزانہ ہے۔ اَلثِّقَةُ كَنْزِی

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعتماد سہ گونہ تھا۔

- اوّل اللہ کریم پر۔ یعنی مساعی مقبول کے بعد پورا توکل۔

قادرِ قدیر کی ذاتِ اقدس پر۔

- دوم اپنی ذاتِ والا صفات پر اس خود اعتمادی کی بنا پر آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عظیم اور بے مثل قائد ہیں۔
- سوم صحابہ کرام پر۔ یہ شفقت باعث بنی صدق وصفا اور طاعت و وفا کی اور ایثار جاں نثاری کی۔

ایسا اعتماد افراد اور اقوام کو ناقابلِ تسخیر بنا دیتا ہے اور دنیا و آخرت میں ہر کامیابی کا زینہ ہے۔

چنانچہ فیضِ نبوّت سے ایسا معاشرہ معرضِ وجود میں آیا کہ

آیت کریمہ ٢

اللہ اُن سے راضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

وہ اللہ سے راضی وَرَضُوْا عَنْہُ

(۲۲ - ۵۸)

انہوں نے اللہ کریم کی رضا کے لئے قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کامرانیوں سے نوازا۔

③

سبق ۳

قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کی خصوصیتیں

قرونِ اولےٰ کے ان مسلمانوں کی دو خصوصیتیں عین نمایاں ہیں۔

آیت کریمہ ۳

۱۔ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ

(۴۸ - ۲۹)

(کافروں پر ایسے غالب جیسے شیر شکار پر)

۲۔ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

(۴۸ - ۲۹)

(باہم الفت اور محبت کے پیکر)

اُنہیں حکم تھا:

آیت کریمہ ۳

اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھامے رکھو
اور پھٹ نہ جانا

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا
وَلَا تَفَرَّقُوْا

(۳ - ۱۰۳)

○

فرقہ داریت

بعد کے مسلمانوں نے ان قرآنی ہدایات کو نظر انداز کر دیا۔ وہ متحد نہ رہے۔ فرقہ داریت کا شکار ہو گئے۔

اس وقت تک وہ فرقہ بندی اور گروہی سیاست میں اپنی طاقت دولت اور عزت کھو رہے ہیں۔

④

سبق ۴

مسلمانوں سے خطاب

مسلمانو!

	آیتِ کریمہ ۵
اللہ کریم نے تمہیں پسند کیا	هُوَ اجْتَبٰكُمْ
اور تم پر دین میں تنگی نہیں رکھی	وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ
تمہارے باپ ابراہیم کے دین	مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ
اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا	هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۵
	(۲۲ - ۷۸)
	آیتِ کریمہ ۶
ایمان والو!	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

رکوع کرو اور سجدہ کرو	ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا
اپنے رب کی بندگی کرو	وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ
بھلے کام کرو	وَافْعَلُوا الْخَيْرَ
تاکہ فلاح پاؤ	لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو	وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ
جیسا حق ہے جہاد کرنے کا۔	حَقَّ جِهَادِهٖ ط

(۲۳ - ۷۷ و ۷۸)

(اعلاءِ دینِ حق کے لئے نیتِ صادقہ خالصہ کے ساتھ جہاد اور سعی پیہم جاری رکھو)

۵

سبق ۵

اصل دین

اِن آیات بیّنات کی روشنی میں اصل دین یہ ہے کہ:

۱۔ ہم مسلمان کہلائیں اور مسلمان کہلانے پر نازاں اور خوش ہوں۔

۲۔ اپنے رب کی عبادت بجا لائیں۔

۳۔ خلوصِ نیت کے ساتھ نیکی کے فروغ میں جہاد جاری رکھیں۔

چاہیئے کہ ہم اسلام کے اِن تین بنیادی اصولوں کے دل و جان سے پابند ہوں فروعات کی بحثوں میں پڑ کر نہ وقت، دولت اور طاقت ضائع کریں۔ نہ مِلّت کا شیرازہ، افتراق اور انتشار کی بھینٹ چڑھائیں۔

اصولوں سے غافل ہو کر ہم فروعات اور گروہی مفادات کو اوّلیت دیتے

ہیں تو فرقہ بندی اور تعصب پر مبنی سیاست جنم لیتی ہے جو قومی یک جہتی۔ سلامتی اور استحکام کے لئے زہرِ قاتل ہے اور ہمارے بنیادی مقاصد کے حصول اور نفاذِ نظامِ اسلام کی راہ میں بُری طرح حائل ہے۔

ہماری تعلیمی پالیسی

موجودہ حکومت کی مرتب کردہ قومی تعلیمی پالیسی یہ ہے کہ طلباء میں اسلامی جذبہ اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اسلامی سیرت اور وطن عزیز سے الفت پیدا ہو۔ فرض شناسی اور انسانی دوستی پر مبنی معاشرہ قائم ہو۔

اگر ہم اصل دین اور اپنی قومی پالیسی کو دل و جان سے اپنا لیں تو فرقہ واریت کا نام و نشان مٹ جائے اور ہم پھر سے دُنیا بھر کی

بہترین جماعت خَیرِ اُمَّۃٍ

کے منصب پر فائز ہو جائیں۔

٦

سبق ۶

ملّتِ اسلامیہ میں افتراق اور انتشار

آج ملّتِ اسلامیہ افتراق اور انتشار کا شکار ہے۔

- عالمِ اسلام قومیت ذات۔ برادری اور فروعی اختلافات میں مبتلا ہے۔
- علمائے وقت دولت عزت اور اپنی صلاحیت کو فرقہ واریت میں صرف کر رہے ہیں ملک کی مذہبی فضا آئے دن خراب ہوتی رہتی ہے۔ قوم و ملّت کی رسوائی ہو رہی ہے۔ نہ مسجدیں محفوظ ہیں۔ نہ حدیں۔

- ملّت کا فرقوں اور دھڑوں میں تقسیم ہو جانا قرآنی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے اور ہماری ذلّت اور ہمارے زوال کا باعث ہے۔

قرآن کریم میں ہے:	آیت کریمہ ۶
نہ جھگڑنا آپس میں	لَا تَنَازَعُوْا
کہ پھر تم بزدلی کروگے	فَتَفْشَلُوْا
اور تمہاری بندھی ہوا جاتی رہے گی	وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ

(۸-۴۶)

(تم ضعیف۔ کمزور۔ ناتواں اور بے کار ہو کر رہ جاؤگے)

پس مذہبی فرقے بنا کر ملّتِ اسلامیہ کی وحدت کو پاش پاش کرنا قرآنی تعلیمات اور ہدایات کے منافی ہے۔

آج ہمارے ہاں افرادی قوت و معدنی ذخائر اور دیگر وسائل کی کمی نہیں تاہم سیاست، معاشرت، معاش، اقتصاد اور دفاع میں ہم غیروں کے محتاج ہیں۔ ہمارا قبلۂ اوّل یہودیوں کے قبضہ میں ہے۔ دوسرے ممالک میں مسلمان جہاں کہیں اقلیت میں ہیں ظلم و ستم کا شکار ہیں ہم ان کی اعانت سے قاصر ہیں۔

۷

سبق ۷

اتحادِ ملّی کی تدابیر

- عالمِ اسلام ملّتِ واحدہ کی صورت اختیار کرے۔ فضا اتفاق اور اتحاد کی ہو۔
- علمائے کرام معمولی اور فروعی مسائل کو اولیّت نہ دیں۔ عوام کو ترغیب یہ دیں کہ:

آیت کریمہ ۷

سب مل کر اللہ کی رسی (دینِ اسلام) کو مضبوط تھام لو	وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (۳-۱۰۳)
نہ آپس میں پھٹو	لَا تَفَرَّقُوْا (۳-۱۰۳)

آیت کریمہ ۸

اور نہ باہم جھگڑو	وَلَا تَنَازَعُوْا (۸-۴۶)

- منبرِ رسول سے تلقین اخوّت۔ مروّت۔ اتفاق اور اتحاد کی ہو۔ نہ کہ افتراق۔ انتشار، نفرت اور فرقہ داریت کی۔
- تکفیر۔ تحقیر اور تردید کی ہنگامہ آرائیاں ختم ہوں۔ متحد۔ متفق اور بھائی بھائی بن کر رہنے کی تحریک ہو۔

- مسجدوں میں اسلام کے بنیادی اصولی بیان ہوں ۔ تاکہ عقائد درست ہوں ۔ اخلاق بلند ہوں ۔ نیکی کا بول بالا ہو ۔ اخوت اور مروت کے جذبات فروغ پائیں ۔
- دینی مدارس میں تعلیم و تربیت دینِ حق کے اصولوں پر ہو طلبا اور طالبات میں شعور درپیش مسائل کا ہو ۔ جذبہ ایجاد و اختراع کا ہو ۔ شوق تسخیر کائنات کا ہو ۔ نصب العین صحیح معنوں میں دنیا بھر کی بہترین جماعت بننا ہو ۔ تحریک اشاعتِ اسلام کی ہو ۔ کوشش اصلاحِ معاشرہ کی ۔
- عوام کو شاندار ماضی کے حوالہ سے یاد دلایا جائے کہ امتِ مسلمہ کے ذمہ دنیا کی امامت کا فریضہ ہے وہ سوچیں کہ آج مسلمان اقتصادی اور دفاعی لحاظ سے دوسروں کے دست نگر کیوں بنتے جا رہے ہیں ۔

اللہ کے بندو ! اسلام میں دل و جان سے امن اور سلامتی کے ساتھ پوری طرح داخل رہو تاکہ اللہ کریم کے فضل و کرم اور اسکی نصرتِ تمہارے شاملِ حال رہے ۔

۸

سبق ۸

روحانی اور مادی ترقی

روحانی اور مادی ہر قسم کی قوتوں کا سرچشمہ حضرات انبیا کرام کی تعلیمات ہیں :

سورہ الحدید میں ہے ۔ آیت کریمہ ۹

بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا

دلیلوں کے ساتھ بِالْبَیِّنَاتِ

اور ان کے ساتھ اتاری کتاب وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ
(احکام اور شرائع کی بیان کرنے والی)
اور ترازو (عدل کی) وَ الْمِيْزَانَ
کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ج
(کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے)
اور ہم نے اتارا لوہا وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ
(ہم نے لوہا پیدا کیا۔ لوگوں کے لئے معادن سے نکالا اور انہیں اس کی صنعت کا علم دیا)
اس میں سخت آنچ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ
(نہایت قوت کہ اس سے اسلحہ اور آلاتِ جنگ بنائے جاتے ہیں)
اور لوگوں کے فائدے وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ
(کہ صنعتوں اور حرفتوں میں بہت کام آتا ہے)
اور اس لئے کہ اللہ دیکھے اس کو جو وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ
اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد وَ رُسُلَهٗ
کرتا ہے بے دیکھے بِالْغَيْبِ ط
بے شک اللہ قوت والا غالب ہے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ ع (۵۷-۲۵)
(اللہ تعالےٰ کو کسی کی مدد درکار نہیں۔ مدد کرنے کا حکم اس لئے ہے کہ دین کی مدد لوگوں کے اپنے نفع کے لئے ہے)

آلاتِ حرب اور فنِ حرب میں مہارت کی ترغیب مسلمانوں کو ہے مگر اس ترغیب پر لبیک کہنے میں سبقت لے گئے اغیار۔ غافل رہے مسلمان۔

۹

سبق ۹

ایک تلخ حقیقت

یہ زمانہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا ہے۔ اِس میدان میں امریکہ۔ روس۔ جاپان اور یورپی ممالک کو پچانوے فی صد اجارہ داری حاصل ہے۔ ایسے ترقی یافتہ ممالک کی تعداد بیس سے زیادہ نہیں۔

باقی ایک سو بیس سے زائد ملکوں کا حصہ مشکل سے پانچ فی صد ہے۔ ان میں بھارت۔ برازیل۔ میکسیکو پیش پیش ہیں۔ اسلامی دنیا کا حصہ اس وقت تک نہ ہونے کے برابر ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی میں اسلامی دنیا کا تمام تر انحصار دوسرے ممالک پر ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی ملک انفرادی اور اجتماعی طور پر اقتصادی اور معاشرتی ترقی میں بہت پس ماندہ ہیں۔ ان کا دفاع، اور ان کی سالمیت بھی خطرے میں ہے۔

مسلمانوں کے ہاں مادی وسائل ہیں۔ افرادی قوت ہے مگر وہ سائنسی اور فنی مہارت میں کورے ہیں۔ سائنسی اور فنی میدان میں دوسروں کے صرف محتاج ہی نہیں۔ ان کے رحم و کرم پر ہیں۔ یہ بے بسی نہایت تشویش ناک ہے۔

اُمتِ مسلمہ کو اپنی اِس کمزوری کا احساس ہُوا ہے۔ اسلامی کانفرنس کی مجلس قائمہ نے ۱۱ مئی ۱۹۸۳ء سے اسلام آباد میں چار روزہ اجلاس کر کے اسلامی دنیا میں سائنسی اور ٹیکنالوجی کی موجودہ حالت و کیفیت کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔ بیس ۲۰ کے قریب مسلم ملکوں کے نمائندوں نے بھرپور حصہ لے کر سائنس اور ٹیکنالوجی

کے فروغ اور اس سلسلہ میں طریق کار کے بارہ میں آٹھ نکاتی پروگرام کا اعلان کیا ہے۔ اسے اعلانِ اسلام آباد کا نام دیا گیا ہے۔

١٠

سبق ١٠

اعلانِ اسلام آباد

اعلانِ اسلام آباد نے عالمِ اسلام کو جھنجوڑ کر یہ بتا دیا ہے کہ ترقی اور پیش رفت تو بڑی بات ہے محض زندہ رہنے کے لئے بھی اُمتِ مسلمہ کو سائنس اور ٹیکنالوجی میں بلا تاخیر دسترس کی ضرورت ہے۔

اسلامی ملکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ قومی سائنس اور ٹیکنالوجی کے نظاموں کی ترقی کے لئے ضروری وسائل وقف کریں اور بنیادی سائنسی علوم میں ضروری قابلیت اور اہلیت پیدا کریں۔

اعلانِ اسلام آباد میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اُمتِ مسلمہ کو روشن خیال اور سائنسی لحاظ سے تخلیقی معاشرے میں تبدیل کریں۔

عالمِ اسلام کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ ایسی تعلیمی، سیاسی، ثقافتی اور سماجی فضا پیدا کرے جو سائنسی تخلیق اور ترقی کے لئے سازگار ہو۔

اعلانِ اسلام آباد میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تخلیقی ذہن اور اعلٰی صلاحیتیں رکھنے والے افراد کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تلاش کیا جائے اور انہیں فکر و عمل کی آزادی کے ماحول میں سائنسی امور کی تربیت دی جائے۔

اعلانِ اسلام آباد نے مسلم ممالک کو باہمی تعاون کے ذریعے سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی پر گامزن ہونے کی ٹھوس بنیاد مہیا کر دی ہے۔ کمیٹی کی سفارشات

پر اسلامی سائنسی اداروں کو مربوط بنایا جائے گا اور اسلامی ملکوں کے مابین مفید تعاون کے ذریعے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

اسلامی کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے طے کیا ہے کہ موجودہ صدی کے آخر تک اسلامی سائنس اور ٹیکنالوجی کا ایسا موثر نظام بروئے کار لایا جائے جو اکیسویں صدی کے آغاز میں مسلمان ملکوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں دوسروں کے برابر لا کھڑا کرے۔

١١

سبق ١١

دعوتِ حق

مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر خلق کو حق کی دعوت دینے کے پابند ہیں۔

قرآن کریم میں ہے :	آیت کریمہ ١٠
اور ضرور ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہے	وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ
جو نیکی کی طرف بلایا کرے	يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ
اور بھلائی کا حکم دیا کرے	وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
اور بدی سے روکا کرے	وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ
اور پورے کامیاب یہی تو ہیں	وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(٣ - ١٠٤)

دعوتِ حق کے لئے ایک مستقل جماعت کا قیام ضروری ہے۔ مسلمان توحید کے امین ہیں۔ وہ اس لئے ہیں کہ نظامِ حق کے نفاذ اور تحفظ کے لئے کمربستہ رہیں۔ اُمّتِ مسلمہ کی خیریت اور افضلیت اسی وقت تک ہے جب تک وہ دُنیا

کے لئے نیکی کا نمونہ ہیں۔ ان کی زندگی کا نصب العین یہ ہے کہ باطل کو بڑھنے نہ دیں۔ حق کا بول بالا رکھیں۔ حالاً اور قالاً حق کی تائید کریں۔ وہ صدقِ دل سے ایسا کریں گے تو اللہ کریم کا فضل و کرم ان کے شامل حال ہوگا۔

اُمتِ مسلمہ کو خطاب ہے: آیت کریمہ ۱۱

یقیناً تم ہی غالب آؤ گے	اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
اگر صاحبِ ایمان ہو	اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ

مومن وہ ہے جو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں۔ اس کے رسولوں۔ تقدیر۔ یوم حساب اور جزا و سزا پر ایمان لائے۔ یہ اسلام کے بنیادی عقائد ہیں۔ ان پر دل و جان سے ایمان لانے والا سروکار نہیں رکھتا۔

بتوں سے اور شیطانوں سے	بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

(۴ - ۵۱)

ایسے لوگ دنیا اور آخرت میں کامیاب اور خوش حال رہتے ہیں۔

ارشاد ہے:

بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے	اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ
پھر اس پر قائم رہے	ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
ان پر فرشتے اترتے ہیں	تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
کہ نہ ڈرو۔ نہ غم کھاؤ	اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
اور خوش رہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔	وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ تُوْعَدُوْنَ ۝

(۴۱ - ۳۲)

حالات کا شدید تقاضا

جاگو وگرنہ حشر تک سوتے رہوگے پھر   دیکھو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

موجودہ حالات کا ناگزیر تقاضا یہ ہے کہ اُمّتِ مسلمہ بلا تاخیر اپنی نشاۃ ثانیہ کے لئے اُٹھ کھڑی ہو۔ اعمالِ صالحہ، باہمی اتحاد اور تسخیرِ کائنات میں دیگر تمام اقوام سے فوقیت حاصل کر کے اسلام اور عالمِ اسلام کے تحفظ اور استحکام کی ذمہ داری پوری کرے۔

اسلامی بلاک ٹھوس حقیقت ہے۔ اللہ کریم نے اسے افرادی قوت اور معدنی ذخائر سے مالا مال کر رکھا ہے۔ عوام میں اسلامی شعور بیدار ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ سربراہانِ ملّت بھی نشاۃ ثانیہ کے لئے کمربستہ ہوں۔ اندرونی اختلافات کو خیرباد کہیں کتاب وسنت کی روشنی میں مثالی معاشرہ قائم کریں۔ اور دُنیا کی برادری میں مرکزی کردار ادا کریں۔

اسلامی حکومتیں جذبۂ ملّی سے سرشار ہوں۔ اپنی دولت کو مغربی بنکوں کی تحویل میں سونپ رکھنے کی بجائے فراخ دل سے قوم وملّت کی ترقی اور بہبودی کے منصوبوں کی سرپرستی کریں۔

نشاۃ ثانیہ

اپنی نشاۃ ثانیہ کے لئے بھرپور کوشش کے سلسلہ میں اُمّتِ مسلمہ کو صحیح معنی میں اُمّۃً وَسَطًا کا کردار ادا کرنا ہوگا۔ قرآنِ کریم نے انہیں

بہترین اُمّت   اُمّۃً وَسَطًا

(۳۔ ۱۴۳)۔

کے منصب پر سرفراز فرمایا ہے۔ ایسی اُمّت جو بہ افراط و تفریط سے پاک ہو اور دیگر اقوام کے لئے نمونہ اور قولِ فیصل ہو۔ اس بلند مقام پر سربلند ہونے کے لئے

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہترین ہے۔	لَقَدْ كَانَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(۳۳-۲۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب وسنت کی روشنی میں ہمیں مفصل ضابطۂ حیات عطا فرمایا ہے۔ یہ ضابطۂ حیات بنی نوع انسان کی اصلاح اور فلاح کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے۔ علامہ اقبال نے اس مفصل اور وسیع مضمون کو تین بلیغ اصطلاحوں میں سمو دیا ہے۔

۱۔ یقین محکم ۲۔ عمل پیہم ۳۔ محبت فاتح عالم

آئیے انہی عنوانات کے تحت اسلامی تعلیمات کا مختصر جائزہ لیں۔

یقین محکم

سُوْرَۃ مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہے:

وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور ایمان لائے جو محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اتارا گیا	وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
اور دین انکے رب کے پاس سے حق ہے	وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ
اللہ نے ان کی برائیاں اتار دیں	كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
اور ان کی حالتیں سنوار دیں	وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ

(۴۷-۲)

(امورِ دین میں توفیق عطا فرما کر۔ دنیا میں ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد

فرما کر اور ایامِ حیات میں ان کی حفاظت فرما کر کہ ان سے گناہ سرزد نہ ہوں)

پھر فرمایا:

وہی ہے جس نے اپنا رسول	هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا	بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے	لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

(اس کی حجت قوی کرکے اور دوسرے دینوں کو اس سے منسوخ کرکے) (۹-۳۳)

پڑے بُرا مانیں مشرک	وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

مزید فرمایا:

چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور بجھا دیں	یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
اپنے منہ سے	بِاَفْوَاهِهِمْ
اور اللہ نہ مانے گا	وَیَاْبَی اللّٰهُ
مگر اپنے نُور کا پورا کرنا	اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ
پڑے بُرا مانیں کافر	وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○

پھر ارشاد ہے:

لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے	لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
انہی نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا	جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
اور انہی کے لئے بھلائیاں ہیں	وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ
اور یہی مراد کو پہنچے	وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(۹-۳۳)

○

عمل پیہم

سورہ اَلْمَآئِدَہ میں ارشاد ہے:

میرے رسول!	یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ
جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اترا ہے پہنچا دیجئے	بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ
اور ایسا نہ ہو کہ آپ نے کوئی پیغام نہ پہنچایا	وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ
اور اللہ آپ کی نگہبانی کرے گا لوگوں سے	وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ

(۵ - ۶۷)

(کفار جو آپ کو قتل کرنے اور اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں۔ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ ناکام رہیں گے۔ اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے آپ کو محفوظ رکھے گا)

(اسلام غالب آکے رہے گا۔)

(دنیا اور آخرت میں کامیاب اور خوش حال ہیں)

(ان آیات بینات میں عمل پیہم کی تاکید بھی ہے۔ کام یابی کی بشارت بھی یقین محکم بھی ہے۔)

محبت فاتح عالم

قرآن کریم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا بیان یوں ہے:

بے شک تمہارے پاس آئے تم ہی میں سے وہ رسول	لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے	عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ

دشمن ہو یا دوست۔ مومن ہو یا کافر کسی کا مشقت میں پڑنا آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گوارا نہیں ہے۔ خیر خواہ سب کے ہیں۔

تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے	حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ
مومنوں پر کمال مہربان ہیں۔	بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

(۹ - ۱۲۸)

(خیر اندیش تو غیر مسلموں بلکہ دشمنوں تک کے بھی مسلمانوں پر تو کمال شفقت ۔ رحمت اور عنایت وا رکھنے والے) آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہر کس و ناکس کے حق میں شفقت اور رحمت کا ذکر ان الفاظ میں ہے ۔

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ — فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہوئے — لِنْتَ لَهُمْ

(ان پر غضب نہ فرمایا ۔ لطف و کرم اور رأفت و رحمت سے تالیف قلوب کر کے انہیں ایمان کی دولت اور اسلام کی برکات سے مالا مال فرمایا)

اگر تند مزاج سخت دل ہوتے — وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ
تو وہ ضرور آپ کے گرد سے پریشان ہوجاتے — لَا-انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

(ایمان اور اسلام سے محروم رہتے)

انہیں معاف کر دیا کریں — فَاعْفُ عَنْهُمْ
ان کی شفاعت کیا کریں — وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ
اور کاموں میں ان سے مشورہ کر لیا کریں — وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ (۱۵۹-۳)

(اس میں ان کی دلداری بھی ہے ۔ عزت افزائی بھی ۔ نیز مشورہ سُنت ہو جائے گا ۔ اُمت کو اس سے فائدہ ہوگا)

کسی بات کا پکا ارادہ کر لیں — فَاِذَا عَزَمْتَ
تو بھروسہ اللہ پر ہی کیا کرتے — فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
بے شک اللہ کو توکل والے پیارے ہیں — اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○

اس اصول کی بدولت اُمّت کے کسی طبقہ کو احساسِ محرومی نہ رہا ۔ سب کے حوصلے بلند ہو گئے ۔ اور وہ متحد ہو کر اپنی اصلاح و فلاح کے لئے کمر بستہ ہو گئی ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان اعلیٰ مؤثر اور دلربا اصولوں کی زندہ تفسیر ہیں اور اسوۂ حسنہ کی وجہ سے رہتی دنیا تک ۔

مومنوں کی جانوں کے اُن سے زیادہ مالک ہیں — اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔ (۱۶-۶۳)

اعتراف

ترجمہ اور تفسیر بیش تر انحصار کنز الایمان پر ہے۔

زاں بعد تفسیر ماجدی اور ضیاء القرآن پر۔

نوائے وقت۔ جنگ اور مشرق ایسے موقر روزناموں کے ادارئیے شذرات نہایت بصیرت افروز ہوتے ہیں۔ میں انہیں ہر روز پڑھتا ہوں اور ان سے دلخواہ استفادہ حاصل کرتا ہوں۔ مالکان مؤلفین۔ ناشرین اور اڈیٹر حضرات کا تہِ دل سے شکریہ۔

مفردات کی تشریح کے لیے مفردات القرآن امام راغب اصفہانی مترجم مولفہ علامہ محمد عبدہٗ الفلاح فیروزپوری کی ورق گردانی کی ہے۔ اس کتاب سے بہت کچھ حاصل کیا ہے راقم فریدکوٹ (مشرقی پنجاب) کے معروف علمی خاندان سے متعلق ہے دینیات اور فنِ طب اپنے جدِّ امجد حضرت مولانا رکن الدین محمد اور والدِ ماجد حضرت مولانا محمد یٰسین سے ورثہ میں پایا۔ یہ دونوں حضرات ریاست فریدکوٹ کے قاضی۔ امام اور خطیب تھے۔ اسلام کے خادم مسلمانوں کے مخدوم تھے۔ میری تعلیم و تربیت میں والدہ مرحومہ کا بہت ہاتھ ہے ہومیو ڈاکٹر اے ڈی بھٹی کی مثالی زندگی مشعلِ راہ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ قائم رکھے۔

اے ہمارے رب بخش دے مجھے۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ

میرے ماں باپ اور سارے مسلمانوں کو وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

اُس دن جب عملوں کا حساب ہوگا یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

اوکاڑہ میں استاد العلماء حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی کے درسوں میں شامل ہوا۔ لاہور آکر مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ سے رابطہ ہے۔ علمائے کرام کے سامنے زانوئے تلمذ کرنے اور اسلامیات کے بارے میں سوال پوچھنے کو عار نہیں سمجھا۔ اور جو کچھ سنا اور سمجھا ہے اسکی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

یہ کتاب

یہ کتاب چھوٹے چھوٹے اسباق پر مشتمل ہے ۔ ہر سبق پانچ چھ منٹ میں پڑھا اور سنایا جا سکتا ہے ۔ فی زمانہ لوگ بہت مصروف ہیں ۔ یہ سب کچھ سلسلۂ تبلیغ کی سہولت کی خاطر کیا گیا ہے ۔ کُل سبق ۹۲ ہیں ۔ اسمِ پاک مُحمّدؐ (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کے عدد بھی ابجد کی رُو سے ۹۲ ہیں ۔ اِس نامِ مبارک کے وسیلہ سے اللہ کریم میری اس حقیر سعی کو شرفِ قبول بخشے اور اسے مقبولیت عطا فرمائے تاکہ نوجوان طبقہ اور شائقین اس سے فائدہ اٹھائیں ۔ آیاتِ بیّنات کے ذیل میں دو عدد دئے گئے ہیں ۔ پہلا عدد سورہ کا ہے ۔ دوسرا آیت کریمہ کا مثلاً آیت مبارکہ

آیتِ کریمہ

مسلمان مسلمان بھائی ہیں — اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

(۴۹ - ۱۰)

کا مطلب یہ ہے کہ یہ آیت مبارک قرآن کریم کی ۴۹ ویں سورۃ الحجرات کی ۱۰ ویں آیت ہے ۔ ہر باب کے اخیر میں سوالات دئے گئے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو غور و فکر اور اعادہ کی عادت ہو ۔ یہ عادت اکتسابِ علم کے لئے نہایت مستحسن ہے ۔ مطالعہ کرنے والوں میں سے اگر کوئی شخص اِن سوالات کے جواب مؤلف کو ارسال کرے گا تو جوابات کا جائزہ لے کر سرٹیفکیٹ دیا جائے گا کہ بھیجنے والے نے نصاب کے اس حصہ پر عبور حاصل کر لیا ہے ۔ اس سے مقصود باہم دینی رابطہ ہے جو دیگر تمام رشتوں سے زیادہ اہم اور قوی تر ہے ۔

اب تک آپ نے ۱۷۶ آیات بیّنات اور ۵۳ احادیثِ مبارکہ پڑھ چکے ہیں۔ سب کے معانی اور مطالب پر غور و فکر کیجئے۔ زیادہ سے زیادہ آیات اور احادیث زبانی یاد کیجئے۔ احباب کو ایسا کرنے کی ترغیب دیجئے۔ آیات اور احادیث کو زبانی یاد کرنا اور ان کے مطالب کو سمجھنا سراسر ثواب اور فلاحِ دارین کا موجب ہے

اپنا جائزہ خود لیجئے

۱۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی دو اہم خصوصیتیں کیا تھیں؟

۲۔ آج امتِ مسلمہ کی دو اہم کمزوریاں کیا ہیں؟ ان کا دور کرنا کیوں ضروری ہے؟ ان سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر کیا ہیں؟

۳۔ اعلانِ اسلام آباد کیا ہے؟ اس کی اہمیت بیان کیجئے؟

۴۔ اسلامی کانفرنس کی مجلسیں ہوتی رہتی ہیں۔ کیا آپ ان کی قرار دادوں کا ریکارڈ رکھتے ہیں؟ اور ان پر عمل کرنے کے لئے کمربستہ رہتے ہیں؟

۵۔ ملّی اتحاد کی تدابیر کیا ہیں؟ اس بارہ میں آپ کا اپنا کردار کیا ہے؟

۶۔ آپ نے کتنی آیات اور احادیث زبانی یاد کی ہیں۔ احباب کو ایسا کرنے کی ترغیب دینے میں آپ نے کیا کام کیا ہے؟ کیا نتیجہ حوصلہ افزا ہے؟

کتاب	دانائے سُبُل
حجم	۱۷۶ صفحات
مؤلف	محمد عبدالحکیم قاضی ایم۔ اے
محرک	ہومیو ڈاکٹر اے ڈی۔ بھٹی
	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
مصحح	مولانا محمد منشا تابش قصوری
کتابت	محمد یوسف قادری خوشنویس

شاہجہان روڈ، عقب داتا صاحب
گلی نمبر۔ مکان نمبر۲۔ لاہور
طبع اوّل ایک ہزار
ربیع الاول ۱۴۰۵
دسمبر ۱۹۸۴ء
مگھر ۲۰۴۱

جمیل احمد شرقپوری نقشبندی

ہماری مطبوعات ۱۴۰۵ھ / ۸۵

مکتبہ قادریہ
اندرون لوہاری دروازہ

۱

السبین	۲۱/۰۰
التوسل (عربی اردو)	۶/-
الحجۃ الفائحہ	۳/-
الروض المجود	۷/۵۰
معیارِ حق	۱۶/۵۰
استاذ العلماء مولانا لطف اللہ علی گڑھی	۴/-
بذل الجوائز	۴/۵۰
باغی ہندوستان	۳۰/-
تذکرہ اکابر اہلسنت	۴۰/-
تعارف علماء اہلسنت	۲۷/-
تاریخ شادیاں	۷/۵۰
خطباتِ رضویہ	۳/-
دوام العیش	۷/۵۰
دو نامور مجاہد	۴/۵۰
سبع سنابل (فارسی)	۲۷/-
سنی کانفرنس (پس منظر)	۲/-
" " (روداد)	۶/-
غایۃ التحقیق	۲/-
فتاوے قادریہ	۹/-
قاضی سلطان محمود (آوان شریف)	۱/۵۰

مرآۃ التصانیف	۲۵/-
مولانا عبدالقدیر بدایونی	۲/-
مخمسۂ نور	۴/۵۰
نغمۂ توحید	۱۸/-
یادِ اعلیٰ حضرت	۴/-

۲

[illegible]	۵/-
پند نامہ	۴/-
کریما حاشیہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	۱/۴۰
نام حق	۲/-
تحفہ نصائح	۱۲/۵۰
بدائع منظوم	۹/-
نحو میر	۱۲/-
المرقات (منطق)	۹/-
المقدمۃ الجزریہ	[illegible]
التعلیق المجلی حاشیہ منیۃ المصلی	۶۰/-
تجوید	۲/-
فارسی قاعدہ	۳/-
قانونچہ کھیوال	۶/-
صرف [illegible]	۸/-

۳

تحقیق الفتوے	۳۰/-
التعلیقات [illegible] علی شرح جامی (عربی)	۶۰/-
شرح میر زاہد ملا جلال علامہ خیر آبادی	۱۵/-
فیض الادب	۷/۵۰
جواہر المنطق	۶/-
شرح مرقات	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۴/-
وصایا شریف	۵/-
فقہ اسلامی	۳۶/-
دعوتِ فکر	[illegible]
تذکرہ محدث سورتی	[illegible]
[illegible]	[illegible]

مکتبہ قادریہ
اندرون لوہاری دروازہ

ہماری مطبوعات ۱۴۰۵ھ / ۸۵

۱

المبین	۲۱/۰۰
التوسل (عربی اردو)	۶/-
الحجۃ الفائحہ	۳/-
الروض المجود	۷/۵۰
معیارِ حق	۱۶/۵۰
استاذ العلماء مولانا لطف اللہ علی گڑھی	۴/-
بذل الجوائز	۴/۵۰
باغی ہندوستان	۳۰/-
تذکرہ اکابر اہلسنت	۴۰/-
تعارف علماء اہلسنت	۲۷/-
تاریخ شادیاں	۷/۵۰
خطباتِ رضویہ	۳/-
دوام العیش	۷/۵۰
دو ناموَر مجاہد	۴/۵۰
سبع سنابل (فارسی)	۲۷/-
سنی کانفرنس (پس منظر)	۲/-
〃 〃 (روداد)	۶/-
غایۃ التحقیق	۳/-
فتاوٰی قادریہ	۹/-
قاضی سلطان محمود (آداب الشریعت)	۱/۵۰
مرآۃ التصانیف	۴۵/-
مولانا عبدالقدیر بدایونی	۲/-
مخبئہ نور	۴/۵۰
نغمۂ توحید	۱۸/-
یادِ اعلیٰ حضرت	۴/-

۲

نقدِ بہشت	۵/-
پند نامہ	۴/-
کریما حاشیہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	۱/۴۰
نامِ حق	۲/-
تحفہ نصائح	۱۲/۵۰
بدائع منظوم	۹/-
نحو میر	۱۲/-
المرقات (منطق)	۹/-
المقدمۃ الجزریہ	[illegible]
التعلیق المجلی حاشیہ منیۃ المصلی	۶۰/-
تجوید	۲/-
فارسی قاعدہ	۳/-
قانونچہ کھیوالی	۶/-
صرف مجتزال	۸/-

۳

تحقیق الفتوٰی	۳۰/-
التعلیق النامی علی شرح جامی (عربی)	۶۰/-
شرح میر زاہد ملا جلال علامہ خیر آبادی	۱۵/-
فیض الادب	۷/۵۰
جواہر المنطق	۶/-
شرح مرقات	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۴/-
وصایا شریف	۵/-
فقہ اسلامی	۳۶/-
دعوتِ فکر	۲/-
تذکرہ محدث سورتی	[illegible]
[illegible]	[illegible]

اسلامی نصاب

حصہ چہارم

13
م

دانائے سُبُل

ذخیرہ
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی لاہور پاکستان

محمد عبدالحکیم قاضی۔ ایم اے

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور
مکتبہ قادریہ

الحکمت ۲۸ صدیق سٹریٹ
چیدر روڈ، اسلام پورہ۔ لاہور